e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۴۵) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۰-ستمبر ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 345 Saturday , September 20 2025 Pages -8

پارٹی کے داخلی اختلافات کے درمیان سونیا اور راہل وائناڈ پہنچے

وائناڈ (یواین آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس پارلیمانی پارٹی (سی پی پی) کی چیئرپرسن سونیا گاندھی پارٹی میں اندرونی کشمکش کی وجہ سے پیدا ہوئے بحران کے درمیان جمعہ کو دوروزہ دورے پر وائناڈ پہنچے۔ کانگریس لیڈر صبح تقریباً دس بجے ایک چارٹرڈ طیارے سے ضلع ملپّرم کے کریپور ہوائی اڈے پر اترے۔ بعد میں وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وائناڈ پہنچے اور قریب پونے گیارہ بجے پدنجراتھر اسکول میدان میں اترے۔ رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی، کانگریس کے جنرل سکریٹری کے۔سی۔ وینوگوپال، کیرالہ پردیش کانگریس کمیٹی (کے پی سی سی) کے صدر سنی جوزف اور دیگر پارٹی کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ مقامی بلدیاتی اور اسمبلی انتخابات کی حکمتِ عملی تیار کرنے کے لیے یہ لیڈر کانگریس کے اہم رہنماؤں اور کے پی سی سی صدر کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کریں گے۔

قطر نے اسرائیلی حملے کے خلاف عالمی فوجداری عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا

جنیوا (یواین آئی) قطر نے اسرائیلی حملے کے خلاف عالمی فوجداری عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔ قطر کے وزیر نے عدالت کو قانونی چارہ جوئی پر غور سے آگاہ کیا۔ 9 ستمبر کو دوحہ پر اسرائیلی حملے کے خلاف قانونی اقدام کے سلسلے میں قطر نے عالمی فوجداری عدالت (آئی سی سی) سے رابطہ کرلیا ہے۔ قطر کے اعلیٰ مذاکرات کار محمد الخلیفی نے بدھ کے روز دی ہیگ میں عالمی فوجداری عدالت کے سربراہ سے ملاقات کی۔ قطر کا یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب آئی سی سی نے پہلے ہی اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو پر جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم پر مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ ان الزامات میں جان بوجھ کر عام شہریوں کو نشانہ بنانا اور جنگی ہتھیار کے طور پر بھوک کا استعمال شامل ہیں، جو غزہ میں اسرائیل کی کارروائیوں کے دوران کیے گئے۔ قطر کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے دوحہ کو نشانہ بنانا ایک بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

ہمیں سڑکوں پر آنے کو مجبور نہ کیا جائے: مولانا توقیر رضا

بریلی: (یواین آئی) اتحاد ملت کونسل (آئی ایم سی) سربراہ مولانا توقیر رضا خان نے جمعہ کو حکمراں جماعت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے نبی آخر الزماں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو ایک ہفتے کے اندر گرفتار کرنے کا انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں سڑکوں پر آنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ اتحاد ملت کونسل کے صدر نے یہاں منعقد ایک پریس کانفرس میں بی جے پی اور حکومت کو جم کو نشانہ بنایا۔ جن لوگوں نے مسلمانوں کے ساتھ زیادہ کی ہے اور رسول اعظم کی شان میں گستاخیاں کی ہیں ایسے لوگوں میں گری راج سنگھ بھی شامل ہیں۔ اگر ایسے افراد پر ایک ہفتے میں کوئی کاروائی نہیں کی جاتی ہے تو ہم سڑکوں پر آنے کو مجبور ہونگے جس کی ذمہ داری مرکزی اور ریاستی حکومت کی ہوگی۔ توقیر رضا نے کہا کہ رسول اعظم کے لئے آئی لو محمد کہنے کو جرم بنادیا گیا ہے۔ اس پر مقدمے لکھے جارہے ہیں۔ تبدیل مذہب کے نام پر یک طرفہ کاروائی کی جارہی ہے جبکہ مسلم بہن بیٹیوں کا مذہب تبدیل کرنے والوں پر کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ اب حد ہوچکی ہے۔ ہماری خاموشی اور رواداری کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے کوئی مسلمان کسی مذہب کے بارے میں غلط تبصرہ نہیں کرتا تو کسی دوسرے کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ ہمارے مذہب پر تبصرہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ملک میں نیپال، بنگلہ دیش، سری لنکا جیسے حالات نہیں بننے دینا چاہتے ہیں کیونکہ ہم اپنے ملک سے محبت کرت ہیں۔ ان تینوں ممالک میں جتنے مسلمانوں کی آبادی ہے اس سے کہیں زیادہ مسلمان ہندوستان میں رہتا ہے۔ اگر یہ مسلمان سڑکوں پر آگیا تو ملک میں کیا حالات بنیں گے اور اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس، سپریم کورٹ کے عبوری فیصلے اور آئندہ کے لائحہ عمل پر قرارداد منظور

نئی دہلی۔ آج آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی آن لائن اجلاس صدر بورڈ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں وقف ترمیمی قانون 2025 پر سپریم کورٹ کے عبوری فیصلہ کا تفصیل سے جائزہ لے کر درج ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ اللہ رب العزت کا بے پایاں شکر ادا کرتی ہے کہ اس کے فضل وکرم سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، مسلم تنظیمیں اور امت مسلمہ ہندیہ کو متنازعہ، امتیازی، دستور ہند کی بنیادی دفعات سے متصادم اور وقف املاک کو ہڑپنے کے ارادے سے لائے گئے وقف قانون کے خلاف عوامی دباؤ بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی، جس کے اثرات عدالت عظمیٰ کے عبوری فیصلے پر بھی نظر آئے۔ اسی کے ساتھ مجلس عاملہ اپوزیشن ممبران پارلیمنٹ اور حزب مخالف کی سیاسی جماعتوں کا پارلیمنٹ اور جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی میں ان کی غیر معمولی تائید وحمایت کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ بورڈ کی مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ انصاف پسند غیر مسلم برادران وطن، حقوق انسانی کی تنظیمیں، سول سوسائٹی جہدکار اور ملک کے اقلیتی رہنما بھی قدم قدم پر ہمارے ساتھ رہے، ان کے بھی ہم مشکور وممنون ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی ان کا تعاون اور حمایت حاصل ہوتی رہے گی۔

مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ عدالت عظمیٰ نے اپنے عبوری فیصلہ میں کلکٹر اور حکومت کی طرف سے نامزد افسر کے غیر معمولی اختیارات پر قدغن لگا کر ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ جہاں تک وقف بالاستعمال (Waqf by User) کا تعلق ہے تو سپریم کورٹ نے اپنے عبوری حکم میں سابقہ ”وقف بالاستعمال“ کو تحفظ عطا کیا ہے، جو یقیناً ایک بڑی کامیابی ہے۔ البتہ مستقبل میں ”وقف بالاستعمال“ اب کوئی دستیاب یا ممکنہ راستہ باقی نہیں رہا اور اس پر کوئی حکم امتناعی جاری نہیں ہوا۔ بورڈ کا یہ بھی احساس ہے کہ سپریم کورٹ نے اپنے عبوری فیصلے میں وقف ترمیمی قانون کی کئی متنازعہ دفعات کو یا تو جواز فراہم کیا ہے یا ان پر خاموشی اختیار کی ہے۔ آثار قدیمہ کے تحت وقف املاک کی وقف حیثیت کے خاتمے، وقف رجسٹریشن کو لازمی قرار دینے، قبضہ مخالفانہ (Law of Limitation) سے استثنیٰ کے خاتمے اور سینٹرل وقف کونسل وریاستی وقف بورڈوں میں غیر مسلموں کی شمولیت کو عدالت عظمیٰ کا جواز فراہم کرنا ناقابل فہم اور مایوس کن ہے۔ مزید برآں واقف کے لئے 5 سال تک اسلام پر عامل ہونے کی شرط کو صرف ریاستوں کے ذریعہ اصول مرتب کرنے تک معطل رکھنا اور قبائلی علاقوں کے مسلمانوں پر اپنی زمین وقف کرنے پر عائد پابندی کو برقرار رکھنا بھی افسوسناک ہے۔ مجلس عاملہ عبوری فیصلے کے درج بالا شقوں پر اپنی تشویش اور دکھ کا اظہار کرتی ہے۔ عزت مآب جج صاحبان نے اپنے فیصلے کی بنیاد ہی اس غلط مفروضے پر قائم کرلی تھی کہ وقف املاک کے متولیان اور وقف بورڈ من مانے طریقے پر کام کرتے ہیں اور اکثر اپنے حدود سے تجاوز کرجاتے ہیں۔ مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ جن دیگر مسائل پر عدالت نے حکم امتناعی نہیں دیا، وہ محض ایک عارضی کیفیت ہے۔ ان نکات پر ہم آئندہ بھی قانونی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اصلاً ہماری لڑائی حکومت کی قانون سازی کی پالیسی سے ہے، جو وقف قوانین کے حوالے سے اختیار کی گئی ہے۔ عدالت کا مرحلہ اس کا دوسرا درجہ ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ ان شاء اللہ حتمی فیصلہ مزید بہتر آئے گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عدالت کے رویے اور نقطہ نظر میں وقتاً فوقتاً تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس کی مثال ہمیں سبریمالہ جیسے کئی دیگر معاملات میں بھی نظر آتی ہے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے لایا گیا یہ ترمیمی قانون بنیادی طور پر غلط ہے اور ایک مخصوص طبقہ کی جائیدادوں کو نشانہ بنانے کے مقصد سے مرتب کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہماری یہ جدوجہد عدالت کے عبوری فیصلے پر ختم نہیں ہوتی۔ ہم اور ملت اسلامیہ ہندیہ اس بات کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے کہ حکومت اور اس کے ادارے ہندوستانی مسلمانوں کی اوقافی جائیدادوں میں کم از کم یا بالکل بھی مداخلت نہ کرسکیں۔

بانو مشتاق کو دسہرہ جشن میں بلانے کے خلاف دائر عرضی مسترد

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے جمعہ کے روز ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے وہ عرضی خارج کردی جس میں معروف ادیبہ اور بکر انعام یافتہ بانو مشتاق کو اس سال میسور دسہرہ کے افتتاح کے لیے مدعو کرنے پر اعتراض کیا گیا تھا۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ہندوستان کا آئین سیکولر اقدار پر مبنی ہے اور کسی بھی شہری کو مذہب کی بنیاد پر سرکاری تقریب سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ عرضی بنگلور کے رہائشی ایچ ایس گورو نامی شخص کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ ان کا موقف تھا کہ میسور دسہرہ محض ایک ثقافتی تقریب نہیں بلکہ یہ ہندو مذہبی رسومات اور عقیدے سے جڑا ایک مقدس تہوار ہے۔ گورو نے دعویٰ کیا کہ اس تہوار کی ابتدا ہمیشہ چامنڈیشوری دیوی کی پوجا اور ویدک منتروں سے ہوتی ہے، لہٰذا اس کا افتتاح صرف کسی ہندو شخصیت کے ہاتھوں ہی ہونا چاہیے۔ عرضی گزار نے عدالت سے یہ بھی استدعا کی کہ اس تقریب کے افتتاح کو ہندو روایت کا لازمی حصہ قرار دیا جائے۔ تاہم سپریم کورٹ نے ان دلائل کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے یاد دلایا کہ 2017 میں بھی ایک ممتاز مسلمان شاعر نثار احمد نے اسی تقریب کا افتتاح کیا تھا اور اس وقت بھی روایت میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہیں آئی تھی۔ عدالت نے واضح کیا کہ سرکاری تقاریب میں مذہب کی بنیاد پر کسی کو الگ رکھنا یا شامل نہ کرنا آئین کی روح کے خلاف ہے۔

پاکستان کا سعودی کے ساتھ دفاعی معاہدہ پر ہندوستان کا ردعمل

’سعودی عرب ہمارے تعلقات کا خیال رکھے گا‘

چاہ بہار بندرگاہ کے منصوبے پر امریکی پابندیوں کے ہندوستان پر پڑنے والے اثرات کا مطالعہ کیا جارہا ہے: وزارت خارجہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان نے کہا ہے کہ اسے یقین ہے سعودی عرب اپنے تعلقات میں بھارت کے مفادات اور حساسیت کو مدنظر رکھے گا۔ یہ بیان پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دو روز قبل طے پانے والے دفاعی معاہدے کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ بھارتی وزارتِ خارجہ نے واضح کیا کہ دنیا جانتی ہے پاکستان کی دہشت گرد تنظیموں جیسے جیش محمد اور لشکر طیبہ سے قربت ہے۔ ترجمان نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف بھارت کا موقف دوٹوک ہے اور وہ عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرحد پار دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر کارروائی کرے۔ معاہدے کے مطابق اگر پاکستان یا سعودی عرب میں سے کسی ایک پر حملہ ہوگا تو اسے دونوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ بھارت نے کہا کہ اس پیش رفت کے بعد وہ قومی سلامتی اور خطے کے امن پر اثرات کا بغور جائزہ لے گا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ ہندوستان اور سعودی عرب کے درمیان ایک جامع اسٹریٹجک شراکت داری ہے، جو پچھلے کچھ سالوں میں نمایاں طور پر مضبوط ہوئی ہے۔ ہندوستان کو امید ہے کہ یہ شراکت داری دونوں ممالک کے باہمی مفادات اور حساسیت کو مدنظر رکھے گی۔ ہندوستان اور سعودی عرب توانائی، سرمایہ کاری، تجارت اور سلامتی جیسے شعبوں میں قریبی شراکت دار ہیں۔ جیسوال نے کہا کہ ہندوستان اس اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کام کرتا رہے گا۔ پوری دنیا جانتی ہے کہ پاکستانی حکومت اور اس کی فوج کے دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے بارہا اس مسئلے کو بین الاقوامی فورمز پر اٹھایا ہے اور کرتا رہے گا۔ جیسوال نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان کی دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی ہے۔

وہیں دوسری جانب ہندوستان نے کہا ہے کہ وہ ایران میں چاہ بہار بندرگاہ کے منصوبے پر امریکی پابندیوں کے اعلان کے ہندوستان پر پڑنے والے اثرات کا مطالعہ کررہا ہے۔ جمعہ کے روز یہاں ہفتہ وار بریفنگ میں امریکی فیصلے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ امریکہ نے نئی پابندیوں سے پہلے کی رعایت ختم کر دی ہے اور اس کے مدنظر ہندوستان پر پڑنے والے اثرات کا مطالعہ کیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ ٹیرف پر ہندوستان کے ساتھ جاری کشیدگی کے درمیان، امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس ماہ کے آخر سے ایران کی چاہ بہار بندرگاہ کو چلانے والی کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرے گا۔ یہ پابندیاں ہندوستان پر بھی اثر انداز ہوں گی کیونکہ وہ بندرگاہ کے ترقیاتی منصوبے میں شامل ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی رشتوں کے پیش نظر اس بندرگاہ کو اہم سمجھا جاتا ہے۔

روس میں منعقد ہونے والی Zapad 2025 فوجی مشق کے حوالے سے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ اس مشق میں ہندوستان سمیت کئی ممالک حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نیٹو کے ارکان جیسے کہ امریکہ، ترکی اور ہنگری بھی بطور مبصر شرکت کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی شرکت معمول کے دفاعی تعاون کا حصہ ہے۔

’ہندوستان ایک نئی معیشت کے ساتھ ابھر رہا ہے‘

پنڈت دین دیال کا سودیشی منتر مودی کی قیادت میں پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے: سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ

متھرا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو کہا کہ انتودئے کے علمبردار اور انٹیگرل ہیومن فلسفے کے مضبوط ترجمان پنڈت دین دیال اپادھیائے کا سودیشی کا خواب آج وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں پورا ہورہا ہے۔ پنڈت دین دیال کی یاد میں منعقدہ چار روزہ یادگاری میلے میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے، یوگی نے کہا، ”پنڈت اپادھیائے جی نے 1950 کی دہائی میں ہندوستان کی سیاسی قیادت کو جو وژن دیا تھا، وہ آج ’وکل فار لوکل‘ اور ’سودیشی‘ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ پی ایم مودی کی قیادت میں، ناممکن کو ممکن بنایا گیا ہے، چاہے وہ کشمیر سے آرٹیکل 370 کو ہٹانا ہو، اجودھیا میں رام مندر کی تعمیر ہو، یا 80 کروڑ لوگوں کو مفت راشن فراہم کرنا ہو۔ جو کبھی ناممکن نظر آتا تھا وہ اب قوم کی طاقت بن گیا ہے۔ یہ پنڈت جی کے منتر کا اثر ہے کہ ہندوستان دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن گیا ہے اور جلد ہی تیسرے نمبر پر پہنچ جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج نوجوانوں کا وقت ہے۔ اتر پردیش میں نوجوانوں کی سب سے زیادہ توانائی ہے، اور یہ ہندوستان کو آگے لے جائے گا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سی ایم یوتھ اسکیم کے تحت حکومت 5 لاکھ تک سود سے پاک، ضمانت سے پاک قرض فراہم کررہی ہے۔ جنوری سے اب تک 70,000 نوجوان اس اسکیم سے مستفید ہوچکے ہیں، اور 100,000 نوجوانوں تک پہنچنے کا ہدف ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان کے نوجوان روزگار کے متلاشی نہیں بلکہ روزگار پیدا کرنے والے بن رہے ہیں۔ اسٹارٹ اپ نہ صرف آئی ٹی کے شعبے میں بلکہ او ڈی او پی (ایک ضلع، ایک پروڈکٹ) اور گائے پر مبنی فارمنگ جیسے شعبوں میں بھی ابھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں کسی بھی محکمے میں آؤٹ سورس ملازم کو کم از کم اعزازیہ 16,000 سے 20,000 روپے ملے گا۔ حکومت اس کی ضمانت دینے جارہی ہے۔ کانگریس اور سماج وادی پارٹی پر حملہ کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ پچھلی حکومتوں نے ہندوستان کو طاقت ور بنانے کی سمت میں ”ناممکن“ لفظ جڑا تھا۔ یو پی کی حالت اس قدر بگڑ گئی تھی کہ آزادی کے وقت جی ڈی پی کے 14 فیصد حصے سے یہ 2017 تک ملک کی آٹھویں سب سے بڑی معیشت بن کر رہ گیا تھا۔ تاہم، ڈبل انجن والی حکومت نے اتر پردیش کو ایک بار پھر ملک کی نمبر دو معیشت بنانے کے اپنے عزم کو پورا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور اس کے اتحادیوں نے کشمیر کو ملک کے لیے کینسر میں تبدیل کر دیا تھا۔ کبھی لوگ کہتے تھے کہ آرٹیکل 370 کو ہٹانا ناممکن ہے، لیکن پی ایم مودی نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ اسی طرح مودی حکومت نے رام مندر کی تعمیر کا وعدہ پورا کیا۔ یاد رہے، لوگ سوچتے تھے کہ کیا کبھی کشمیر سے دفعہ 370 ہٹ پائے گا؟ تب دین دیال نے نعرہ دیا تھا ”وہ کشمیر جہاں مکھرجی کو شہید کیا گیا وہ ہمارا ہے“ اور آج اس کشمیر سے آرٹیکل 370 ہمیشہ کے لیے ہٹادیا گیا ہے۔

مختار انصاری کے بیٹے عمر انصاری پر الہ آباد ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

ماں کے دستخط جعلسازی کے معاملے میں ضمانت مل گئی

پریاگ راج: الہ آباد ہائی کورٹ نے جعلی دستخط کیس میں مختار انصاری کے بیٹے عمر انصاری کو ضمانت دے دی ہے۔ انصاری کو گینگسٹر ایکٹ کے تحت ضبط کی گئی زمین کی رہائی کے لیے جعلی دستاویزات بنانے اور اپنی ماں کے دستخط کرنے کے معاملے میں ضمانت دی گئی۔ جسٹس ڈاکٹر گوتم چودھری نے جمعہ کو یہ حکم عمر انصاری کے وکیل اور حکومتی وکیل کی درخواست سننے کے بعد جاری کیا۔ اس سے قبل 21 اگست کو غازی پور کی اے ڈی جے کورٹ نے عمر کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ جس کے بعد عمر نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ عمر انصاری کے خلاف غازی پور کے محمد آباد پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے جعلی دستاویزات کا استعمال کیا اور گینگسٹر ایکٹ کے تحت قبضے میں لی گئی زمین کی رہائی کے لیے اپنی مفرور ماں کے دستخط جعلی بنائے۔ پولیس نے اس معاملے میں عمر انصاری کو 4 اگست کو لکھنؤ سے گرفتار کیا تھا۔ تب سے عمر انصاری کاس گنج ڈسٹرکٹ جیل میں بند ہیں۔ یہ مقدمہ صدر کوتوالی علاقے کے ولیھ دیودھی داس محلہ میں واقع مختار انصاری کی بیوی افشاں انصاری کی جائیداد سے متعلق ہے۔ یہ جائیداد ضلع مجسٹریٹ کے حکم پر گینگسٹرس ایکٹ کے تحت ضبط کی گئی تھی۔

دہلی فسادات کیس: عمر خالد، شرجیل امام اور دیگر کی درخواست ضمانت پر سماعت ملتوی، نئی تاریخ 22 ستمبر

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے آج 2020 دہلی فسادات کی مبینہ سازش کے معاملہ میں عمر خالد، شرجیل امام، میران حیدر، گلفشاں فاطمہ اور شفا الرحمٰن سمیت دیگر ملزمان کی ضمانت کی درخواستوں پر سماعت 22 ستمبر تک ملتوی کردی۔ یہ مقدمہ جسٹس اروند کمار اور جسٹس منموہن کی بنچ کے سامنے درج ہے۔ یہ سماعت پہلے 12 ستمبر کو ہونی تھی لیکن عدالت نے کہا تھا کہ سپلیمنٹری لسٹ کی فائلیں انہیں صرف رات 2:30 بجے موصول ہوئیں، جس کی وجہ سے مقدمہ پڑھنے اور سماعت کرنے کے لیے مناسب وقت دستیاب نہیں تھا۔ یہ ضمانت کی درخواستیں دہلی ہائی کورٹ کے 2 ستمبر کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہیں، جس میں عمر خالد، شرجیل امام، اطہر خان، خالد سیفی، محمد سلیم خان، شفا الرحمٰن، میران حیدر، گلفشاں فاطمہ اور شاداب احمد کی درخواستیں خارج کی گئی تھیں۔

ہائی کورٹ کے اس فیصلے میں کہا گیا تھا کہ ملزمان کی شمولیت اور الزامات ابتدائی طور پر سنگین نوعیت کے ہیں۔ یہ مقدمہ دہلی پولیس کی اسپیشل سیل کے ذریعے درج ایف آئی آر 59/2020 کے تحت چل رہا ہے۔ ملزمان پر الزام ہے کہ انہوں نے 2019-2020 میں شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے خلاف مظاہروں کی قیادت کی اور فروری 2020 میں دہلی میں فرقہ وارانہ فسادات کے پیچھے ’بڑی سازش‘ تیار کی۔ ملزمان کے خلاف غیر قانونی سرگرمیاں (انسداد) قانون اور انڈین پینل کوڈ کی دفعات بھی لگائی گئی ہیں۔

دہلی یونیورسٹی انتخابات

اے بی وی پی کا 4 میں سے 3 سیٹوں پر قبضہ

نئی دہلی۔ دہلی یونیورسٹی طلبا یونین کے انتخابات میں آر ایس ایس سے منسلک اے بی وی پی نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اس نے صدر عہدہ سمیت 3 سیٹوں پر قبضہ جمالیا ہے۔ جمعہ کے روز اس انتخاب کا نتیجہ برآمد ہوا جس میں کانگریس کی طلبا تنظیم این ایس یو آئی نے محض ایک نائب صدر عہدہ پر کامیابی حاصل کی۔ اس طرح دیکھا جائے تو این ایس یو آئی کو گزشتہ طلبا یونین انتخابات کے مقابلے ایک عہدہ کا نقصان ہوا ہے۔ گزشتہ بار این ایس یو آئی نے صدارتی عہدہ پر بھی قبضہ کیا تھا۔ صدر عہدہ پر اے بی وی پی کے آرین مان، سکریٹری عہدہ پر کنال چودھری اور جوائنٹ سکریٹری عہدہ پر دیپیکا جھا نے جیت درج کی ہے۔ نائب صدر عہدہ کے لیے کھڑے اے بی وی پی امیدوار گووند تنور کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس انتخاب میں آرین مان کو 28841 ووٹ، گووند تنور کو 20547 ووٹ، کنال چودھری کو 23779 ووٹ، دیپک جھا کو 21825 ووٹ ملے۔ این ایس یو آئی امیدواروں کی بات کریں تو صدر عہدہ کے لیے کھڑی جوسلن نندیتا چودھری کو 12645 ووٹ، نائب صدر عہدہ پر فتح حاصل کرنے والے راہل یادو جھانسل کو 29339 ووٹ، کبیر کو 16177 ووٹ اور لوکش بھڈانا کو 17380 ووٹ ملے۔ دیگر طلبا تنظیموں کی بات کریں تو ایس ایف آئی-آئیسا کا حال انتہائی خراب رہا۔ اس کے صدارتی امیدوار کو 5385 ووٹ، این ایس یو آئی کے باغی آزاد امیدوار کو 5522 ووٹ، نائب صدر عہدہ پر ایس ایف آئی-آئیسا کو 4163 ووٹ، سکریٹری عہدہ پر 9535 ووٹ اور جوائنٹ سکریٹری عہدہ پر 8425 ووٹ ملے۔

اتر پردیش میں بھی ’ایس آئی آر‘ سے متعلق سرگرمیاں شروع

قانون ساز کونسل کے انتخاب سے قبل تکمیل کا منصوبہ

لکھنؤ۔ الیکشن کمیشن بہار کے بعد اب اتر پردیش میں بھی ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر کرانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ 11 سیٹوں پر گریجویٹ اور ٹیچر کے اراکین کے لیے انتخابات ہونے ہیں، جس سے قبل ایس آئی آر کا عمل مکمل کرنے کا منصوبہ تیار کیا جارہا ہے۔ 30 ستمبر سے گریجویٹ-ٹیچر قانون ساز کونسل انتخابات سے قبل ووٹر لسٹ کی یہ خصوصی گہری نظر ثانی شروع ہوگی۔ واضح رہے کہ گریجویٹ انتخابی حلقوں میں لکھنؤ، آگرہ، میرٹھ، الہ آباد-جھانسی شامل ہیں، جبکہ ٹیچر انتخابی حلقوں میں لکھنؤ، آگرہ، میرٹھ، بریلی-مرادآباد اور گورکھپور-فیض آباد شامل ہیں۔ اتر پردیش کے چیف الیکٹورل افسر کی طرف سے جاری حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے مطابق اتر پردیش قانون ساز کونسل کے 5 گریجویٹ انتخابی حلقوں یعنی لکھنؤ، وارانسی، آگرہ، میرٹھ والہ آباد-جھانسی اور 6 ٹیچر انتخابی حلقوں یعنی لکھنؤ، وارانسی، آگرہ، میرٹھ، بریلی-مرادآباد و گورکھپور-فیض آباد سے منتخب اراکین کی مدت 6 دسمبر 2026 کو ختم ہورہی ہے۔ اہلیت کی تاریخ یکم نومبر 2025 کی بنیاد پر متعلقہ انتخابی حلقوں کی ووٹر لسٹس کا نیا (De-Novo) تجدیدی پروگرام جاری کیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ کارروائی 30 ستمبر سے شروع ہوگی اور 30 دسمبر کو ووٹر لسٹ کی اشاعت ہوگی۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گریجویٹ انتخابی حلقوں کی ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کے لیے امیدوار کو لازمی طور پر اہلیت کی تاریخ یکم نومبر سے کم از کم 3 سال قبل ہندوستان کی کسی یونیورسٹی سے گریجویشن کیا ہونا چاہیے یا ایسی اہلیت رکھتا ہو جو ہندوستان کی کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ کے مساوی ہو۔ اسی طرح ٹیچر انتخابی حلقوں کی ووٹر فہرست میں نام شامل کرانے کے لیے امیدوار کو اہلیت کی تاریخ یکم نومبر سے پہلے ریاست کے ایسے تعلیمی اداروں میں، جن کی سطح ثانوی اسکول سے کم نہ ہو، گزشتہ 6 برسوں میں کم از کم 3 برس تک تدریسی کام میں مصروف ہونا لازمی ہے۔

یوپی میں انتخابی کمیشن نے 121 جماعتوں کو رجسٹریشن لسٹ سے ہٹایا

لکھنؤ (یواین آئی) الیکشن کمیشن آف انڈیا نے اتر پردیش کے 121 رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں کو لسٹ سے ہٹادیا ہے۔ ایسی پارٹیاں 30 دنوں کے اندر الیکشن کمیشن آف انڈیا میں اپیل کرسکتے ہیں۔ چیف الیکشن افسر نودیپ رانا نے بتایا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے اپنے آرڈر 19-09-2025 کے ذریعہ اتر پردیش ریاست کے ایسے 121 سیاسی جماعتوں کو رجسٹرڈ سیاسی پارٹیوں کو فہرست سے باہر کردیا ہے۔ جنہیں سال 2019 سے لگاتار چھ سالوں تک نہ تو اسمبلی اور نہ ہی لوک سبھا کا کوئی الیکشن لڑا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان جماعتوں کو پبلک ریپرزنٹیٹیو ایکٹ۔ 1951 کی دفعہ 29 بی اور دفعہ 29 سی، انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی پرویژنس اور انتخابی نشان (ریزرویشن اور الاٹمنٹ) آرڈر 1968 کے تحت سیاسی جماعتوں کو موصول ہونے والے کسی بھی فائدے کا حق اب ختم ہوگیا ہے۔ چیف الیکشن افسر نے بتایا کہ اس آرڈر سے متاثر کوئی بھی فریق آرڈر کی تاریخ سے 30 دنوں کے اندر الیکشن کمیشن آف انڈیا نئی دہلی کے سامنے اپیل کرسکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فہرست سے باہر کی گئی جماعتوں کی جانکاری ضلع سطح کی فہرست میں دستیاب کرادی گئی ہے۔

’چناؤ کا چوکیدار جاگتا رہا اور چوروں کو بچاتا رہا‘

ویڈیو شیئر کرکے راہل گاندھی نے بولا حملہ

نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا میں قائدِ حزب اختلاف راہل گاندھی نے ایک بار پھر انتخابی نظام اور الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں ووٹ چوری منظم طریقے سے ہورہی ہے اور اس پورے عمل میں الیکشن کمیشن کی جانبداری صاف جھلکتی ہے۔ راہل گاندھی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پریس کانفرنس کی 36 سیکنڈ کی ایک ویڈیو شیئر کی۔ اس ویڈیو میں وہ بتاتے ہیں کہ کس طرح صبح چار بجے آن لائن درخواستیں دے کر ووٹروں کے نام انتخابی فہرست سے حذف کیے گئے۔ راہل گاندھی نے کہا، ”ناگراج جی نے دو درخواستیں 36 سیکنڈ میں فائل کردیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ کوئی صبح چار بجے اٹھ کر ووٹر ڈیلیٹ کررہا ہے۔ یہ سب محض اتفاق نہیں بلکہ ایک منظم سازش ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ پہلے شبہ تھا کہ شاید الیکشن کمیشن اس پر نظر نہیں رکھ رہا لیکن حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ ایک منصوبہ بند طریقے سے ہوا اور اس عمل کو سہولت فراہم کی گئی۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ گلبرگہ ضلع کے آلند اسمبلی حلقے میں بڑی تعداد میں ان کی پارٹی کے حامیوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے ہیں۔ ان کے مطابق یہ کام ایک منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا تا کہ کانگریس کے ووٹرز انتخابی عمل سے باہر رہ جائیں۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر بھی براہِ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ’جمہوریت کے قاتلوں‘ اور ’ووٹ چوروں‘ کی حفاظت کررہے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ جب کسی جمہوری ملک میں ووٹ ہی چوری کرلیے جائیں تو عوام کی آواز اور رائے دونوں دب جاتی ہیں، جو دراصل جمہوریت کی روح کے خلاف ہے۔ کانگریس رہنما نے یہ بھی کہا کہ ووٹروں کے نام حذف کرنے کے بعد متعلقہ افراد کو اس بارے میں اطلاع تک نہیں دی گئی۔ ان کے بقول کئی لوگوں کو اس وقت پتا چلا جب وہ ووٹ ڈالنے پہنچے اور ان کا نام فہرست میں موجود ہی نہیں تھا۔ یہ پورا عمل نہ صرف غیر شفاف ہے بلکہ انتخابی نظام پر عوام کے اعتماد کو کمزور کرتا ہے۔

فلسطین کی حاکمیت کو تسلیم کرنے کیلئے تاریخی قرارداد پیش

امریکہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قیادت کرے، اور یہ عمل کرنے کا وقت ہے: جیف مرکل

امریکہ کا اسرائیل پر اثرِ رسوخ ہمارے سوچ سے کم ہو سکتا ہے: ترک وزیر خارجہ

واشنگٹن، 19 ستمبر (یو این آئی) امریکی سینیٹر جیف مرکلی نے ایک سینیٹ قرارداد پیش کی ہے جس میں واشنگٹن سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ریاست فلسطین کو باضابطہ طور پر تسلیم کرے۔ یہ قرارداد سینیٹ میں اپنی نوعیت کی پہلی قرارداد ہے۔ مرکلی نے جمعرات کو ایک بیان میں کہا، فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا نہ صرف ایک عملی قدم ہے جو امریکہ اٹھا سکتا ہے تاکہ فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے لیے آزادی، وقار اور سلامتی کے ساتھ جینے کا مستقبل بنایا جا سکے، بلکہ یہ اخلاقی طور پر بھی درست ہے۔"انہوں نے مزید کہا،"امریکہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قیادت کرے، اور یہ عمل کرنے کا وقت ہے۔" یہ قرارداد امریکہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون اور دو ریاستی حل کے اصولوں کے مطابق ایک غیر مسلح فلسطین کو ایک محفوظ اسرائیل کے ساتھ تسلیم کرے۔ مرکلی نے کہا کہ یہ تجویز"ایک مختلف راستہ" پیش کرتی ہے جو"فوری جنگ بندی، تمام یرغمالیوں کی واپسی، اور امداد کی فراہمی" سے شروع ہوتی ہے اور اس کے بعد"مستقبل کے لیے امن اور خوشحالی کی بنیاد" فراہم کرتی ہے اور اس کا واحد قابل عمل راستہ دو ریاستوں کا حل ہے۔ انہوں نے مزید کہا،"اگر ہم چاہتے ہیں کہ اگلی نسل اسی عدم تحفظ اور مصیبت سے بچ سکے، تو فلسطینی ریاست کا مقصد مزید تاخیر کا شکار نہیں ہو سکتا۔" اس قرارداد کے معاونین میں سینیٹرز کرس وان ہولن، ٹم کین، برنی سینڈرز، پیٹر ویلچ، ٹینا اسمتھ، ٹیمی بالڈون اور مزی ہیرونو شامل ہیں۔ یہ قرارداد ایسے وقت میں پیش کی گئی ہے جب فلسطین کو تسلیم کرنے کے لیے بین الاقوامی سطح پر حمایت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یورپی ممالک جیسے اسپین، آئرلینڈ اور ناروے نے اس سال کے شروع میں اس سمت میں اقدامات کیے ہیں، اور اقوام متحدہ کے اندر اس موضوع پر دوبارہ بحث ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے 140 سے زائد رکن ممالک پہلے ہی فلسطین کی خود مختاری کو تسلیم کر چکے ہیں۔ امریکہ، جو اسرائیل کا قریبی اتحادی ہے، نے تاریخی طور پر ایسے اقدامات کی مخالفت کی ہے اور اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان براہ راست مذاکرات پر زور دیا ہے، جنہیں تل ابیب اکثر سبوتاژ کرتا رہا ہے۔ مرکلی کی قرارداد کانگریس میں غزہ میں انسانی بحران اور سیاسی پیش رفت کی عدم موجودگی پر بڑھتی ہوئی مایوسی کو اجاگر کرتی ہے۔ تسلیم کرنے کے حامیوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک واضح پیغام دے گا کہ امریکہ فلسطینی حقوق اور سیاسی افق کی حمایت کرتا ہے، یہاں تک کہ اسرائیل غزہ میں نسل کشی اور مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کی توسیع جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ قرارداد سینیٹ میں ایک مشکل مرحلے کا سامنا کرے گی، جہاں دو طرفہ اکثریت نے طویل عرصے سے فلسطین کو یکطرفہ طور پر تسلیم کرنے کی مخالفت کی ہے۔ پھر بھی، اس کا تعارف ایک علامتی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے، جو پہلی بار قانون سازی کے ایجنڈے پر باضابطہ تسلیم کو رکھتا ہے۔

ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان نے کہا ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی کے حالیہ واقعات اور پیش رفت سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ اسرائیل کی پالیسیوں پر اتنا اثر و رسوخ نہیں رکھتا جتنا عام طور پر سمجھا جاتا ہے، بلکہ حقیقت اس کے برعکس بھی ہو سکتی ہے۔ ترک میڈیا کے مطابق انہوں نے جمعرات کو کہا،"جیسا کہ آپ جانتے ہیں، امریکی داخلی سیاست میں طویل عرصے سے یہ حقیقت موجود ہے کہ کون کس کو کنٹرول کرتا ہے اور کس کا اثر زیادہ ہے۔ حالیہ واقعات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ امریکہ اسرائیل کی پالیسیوں پر اتنا اثر نہیں رکھتا جتنا تصور کیا جاتا ہے؛ بلکہ یہ اس کے بالکل الٹ بھی ہو سکتا ہے۔"فیدان نے غزہ میں امن اور شام میں استحکام کے حوالے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ جاری بات چیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل نے فلسطینی زمینوں پر قبضہ کرنے کے بعد سے ہمیشہ خطے کے لیے ایک مسئلہ کھڑا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام علاقائی ممالک 1967 کی سرحدوں پر مبنی دو ریاستی حل کی حمایت کرتے ہیں۔ تاہم، اسرائیل نے کبھی بھی دو ریاستی حل کو سنجیدگی سے قبول نہیں کیا۔ اس نے ہمیشہ 1967 کی سرحدوں سے آگے فلسطینی زمینوں پر قبضہ کرنے کی پالیسی اپنائی ہے اور اس کے لیے سیکیورٹی کو بہانہ بنایا ہے۔"انہوں نے مصری ایم بی سی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا،"یہ مسئلہ دہائیوں سے اسلامی دنیا کے لیے سب سے بڑا مسئلہ رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں، اسرائیلی توسیع پسندی خطے کے لیے ایک سرکاری خطرہ بن چکی ہے، اس کے علاوہ فلسطین میں جاری ظلم و ستم بھی جاری ہے۔"مسٹر فیدان نے دوحہ میں ہونے والے ہنگامی عرب-اسلامی سربراہی اجلاس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس اجلاس نے اسرائیل کی توسیع پسندی پالیسیوں سے آگاہی کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مزید کہا،"ہم غزہ میں جاری نسل کشی اور مغربی کنارے کو ضم کرنے کی اسرائیلی کوششوں کی مخالفت اور ان کے خلاف کام جاری رکھیں گے، اور ایک فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے کوشش کریں گے۔ یہ علاقائی امن کے لیے ناگزیر ہے۔"وزیر خارجہ نے اسرائیل کی توسیع پسندانہ پالیسیوں کو علاقائی ممالک اور عالمی برادری کی جانب سے حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور اس سلسلے میں مناسب اقدامات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا،"یہ انتہائی اہم ہے۔ یہ نہ تو اسرائیل کے لیے اچھا ہے اور نہ ہی خطے کے ممالک کے لیے۔ بد قسمتی سے، اسرائیل اپنی سلامتی ان ممالک کی سیاسی اور اقتصادی کمزوریوں اور تکنیکی پسماندگی سے حاصل کرتا ہے جو اس کے قریب ہیں۔"انہوں نے مزید کہا،"مثال کے طور پر، لبنان میں اس کا قبضہ، شام میں اس کی موجودگی، ایران کے خلاف حملے، یمن میں شہری علاقوں کو مسلسل نشانہ بنانا، بنیادی ڈھانچے کی منظم تباہی اور قطر پر حملہ ہے۔"فیدان نے کہا کہ دوحہ میں حماس کی قیادت پر حالیہ اسرائیلی حملے نے بہت سی چیزیں بدل دی ہیں، جبکہ ثالثی کی کوششیں جاری ہیں۔"انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی اداکار غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی، روس-یوکرین جنگ اور دیگر تنازعات کو حل کرنے میں ناکام رہے ہیں، اور موجودہ نظام مسائل کے حل کے بجائے بحرانوں کو ہوا دینے کا رجحان" ظاہر کرتا ہے۔ فیدان نے کہا کہ بلاکس، اتحاد اور عالمی ادارے، خاص طور پر یورپی یونین اور اقوام متحدہ، اکثر عالمی مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا،"اقوام متحدہ کی ساخت، خاص طور پر سلامتی کونسل، ان مسائل کو حل کرنے میں ناکافی نظر آتی ہے۔ سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے مجموعی ڈھانچے میں اصلاحات ضروری ہیں۔"انہوں نے مزید کہا،"اگر ایسی اصلاحات نہ ہوئیں، تو جیسا کہ آپ نے ذکر کیا، یہ ناگزیر ہے کہ متبادل علاقائی اداکار ابھریں گے جیسے کہ برکس، شنگھائی تعاون تنظیم، آسیان، اور دیگر کئی جو یہاں درج نہیں ہیں جو مختلف نقطہ نظر اپنانے کی کوشش کریں گے۔"

غزہ میں انٹرنیٹ اور فون سروس بند

شہر میں اسرائیلی ٹینک داخل

غزہ، 19 ستمبر (یو این آئی) فلسطینی علاقے غزہ کی پٹی میں انٹرنیٹ اور ٹیلیفون سروس کو مکمل طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی روئٹرز کے مطابق اسرائیلی فوج کی زمینی کارروائی میں تیزی آگئی ہے جبکہ جمعرات کو فلسطینی علاقے غزہ کی پٹی میں انٹرنیٹ اور ٹیلیفون سروس کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ عرب نیوز کے مطابق غزہ شہر کے ایک رہائشی نے بتایا کہ وہ ای سم کے ذریعے رابطے میں ہیں اور انٹرنیٹ اور فون سروس بند کر دیا گیا ہے اور یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ اب کچھ بہت ہی زیادہ سفاکانہ ہونے جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے ارد گرد صورتحال انتہائی خراب ہے، ٹینٹ اور گھروں میں بھی لوگوں کو زیادہ پریشانی کا سامنا ہے، بہت سے لوگ شہر چھوڑنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے، لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو شہر چھوڑنا ہی نہیں چاہتے۔ فلسطین کی ٹیلی کام کمپنی نے کہا ہے کہ علاقے میں مرکزی نیٹ ورک کی لائن کو ہدف بنایا گیا ہے کیونکہ غزہ کے مقامی محکمہ صحت نے کہا ہے کہ جمعرات کو علاقے میں کم از کم 14 فلسطینی شہری اسرائیل کے حملوں یا فوج کی فائرنگ سے شہید ہو گئے ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ کی پٹی میں اسرائیلی حملوں یا فائرنگ سے کم از کم 85 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں سے زیادہ تر غزہ کے شہری ہیں۔

سوڈان میں آر ایس ایف کے دارفور میں ایک مسجد پر حملے میں 75 افراد جاں بحق

خرطوم، 19 ستمبر (یو این ائی) سوڈان کی نیم فوجی فورسز نے دارفور میں بے گھر افراد کے کیمپ میں ایک مسجد پر ڈرون حملے کے نتیجے میں 75 افراد کو ہلاک کر دیا ہے، یہ بات اس مقام پر کام کرنے والے ایک امدادی گروپ نے بتائی۔ یہ حملہ جمعہ کے روز اس وقت ہوا جب نیم فوجی ریپڈ سپورٹ فورسز نے دارفور کے مرکزی شہر الفاشر سے فوج کو نکالنے کی کوشش کی۔ ابوشوک کیمپ میں ایمرجنسی ریسپانس روم گروپ کے مطابق، ڈرون نے ایک مسجد کو نشانہ بنایا۔ گروپ نے اپنے بیان میں کہا، مسجد کے ملبے سے لاشیں نکالی گئیں۔" دوسری جانب سیٹلائٹ تصاویر سے واضح ہوتا ہے کہ نیم ریپڈ فورس اپنے محاصرے میں ہونے والے الفاشر میں پیش قدمی کر رہی ہے۔ تقریباً 18 ماہ سے الفاشر آر ایس ایف کے محاصرے میں ہے، جو پہلے ہی شمالی دارفور کے ریاستی دارالحکومت کے کچھ حصوں پر قابض ہے۔ سوڈان کی فوج جس کے الفاشر میں زیادہ تر مقامات مغرب میں مرکوز ہیں، اپریل 2023 سے آر ایس ایف کے ساتھ ایک تباہ کن جنگ میں مصروف ہے۔ ییل یونیورسٹی کے ہیومینیٹیرین ریسرچ لیب کی جانب سے تجزیہ کی گئی سیٹلائٹ تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ آر ایس ایف نیم فوجی فورسز اہم علاقوں میں پیش قدمی کر رہی ہیں، جن میں سابق یو این اے ایم آئی ڈی کمپاؤنڈ بھی شامل ہے۔ یہ ایک مضبوط قلعہ نما اڈہ تھا جو کبھی اقوام متحدہ-افریقی یونین کے مشن کے زیر استعمال تھا اور اب فوج کے اتحادیوں، جوائنٹ فورسز، کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ ییل نے کہا،"آر ایس ایف نے ممکنہ طور پر سابق یو این اے ایم آئی ڈی کمپاؤنڈ، جوائنٹ فورسز کے آپریشنز کے اڈے پر قبضہ کر لیا ہے" سیٹلائٹ تصاویر میں پیر سے جمعرات کے درمیان نظر آنے والے نقصان کا حوالہ دیتے ہوئے۔ ایک آر ایس ایف اہلکار، جو میڈیا سے بات کرنے کے مجاز نہیں تھے نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر دعویٰ کیا،"جمعرات کو تقریباً دوپہر 2 بجے تک، ہماری فورسز نے یو این اے ایم آئی ڈی اڈے پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔" عینی شاہدین کے مطابق، آر ایس ایف جنگجو اب قحط زدہ ابوشوک بے گھر افراد کے کیمپ کے زیادہ تر حصے پر قابض ہیں، جو یو این اے ایم آئی ڈی سے صرف تین کلومیٹر شمال میں ایک گنجان آباد علاقہ ہے۔ یہ صورتحال الفاشر ایئرپورٹ، جو فوج کا ڈی فیکٹو آپریشنل اڈہ ہے اور یو این اے ایم آئی ڈی سے تین کلومیٹر (9.1 میل) جنوب میں واقع ہے اور فوج کے 6ویں ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر، جو کمپاؤنڈ سے پانچ کلومیٹر مشرق میں ہے، دونوں کو آر ایس ایف کی براہ راست فائرنگ کی زد میں لے آتی ہے۔

غزہ میں اسرائیلی فوج نے شارع صلاح الدین کے راستے عارضی گزرگاہ کھول دی

غزہ، 19 ستمبر (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیاں آج جمعے کے روز بھی جاری ہیں۔ فوج نے اعلان کیا ہے کہ شارع صلاح الدین پر ایک عارضی راستہ نقل مکانی کے لیے کھولا گیا ہے جو دوپہر تک فعال رہے گا۔ اس سے قبل اسرائیلی ٹینکوں نے شمال مغربی غزہ کے مختلف محاذوں، بالخصوص شیخ رضوان اور ابراج المخابرات کے علاقے میں پیش قدمی کی۔ عینی شاہدین کے مطابق غزہ شہر میں کئی رہائشی علاقے فضائی حملوں کا نشانہ بنے۔ غزہ کی وزارت صحت نے حالات کو تباہ کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ جنوبی علاقوں کی طرف بڑے پیمانے پر نقل مکانی نے اسپتالوں پر شدید دباؤ بڑھا دیا ہے اور شہر میں طبی مراکز کی گنجائش 250 فی صد سے تجاوز کر چکی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق اسرائیلی بم باری میں گھروں اور خیموں کو نشانہ بنایا گیا جبکہ مسلسل بم باری کے باعث ہزاروں افراد مزید جنوب کی طرف جا رہے ہیں۔ کئی خاندان شارع رشید پر پھنسے ہوئے ہیں جہاں ٹرانسپورٹ کی کمی کے باعث درجنوں افراد کھلے آسمان تلے رات گزارنے پر مجبور ہوئے۔ اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاتز نے دعویٰ کیا ہے کہ فوج فیصلہ کن مرحلے" میں داخل ہو چکی ہے اور حماس کی زمین سے اوپر اور زیرِ زمین تنصیبات تباہ کرنے کی نئی حکمت عملی پر عمل کر رہی ہے۔ ان کے مطابق بلند و بالا ٹاوروں کا انہدام حماس کے لیے سب سے تکلیف دہ ہے۔ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے حماس کو خبردار کیا کہ اگر اس نے اسرائیلی قیدیوں کو ڈھال بنایا تو انجام سنگین ہوگا۔ انھوں نے عندیہ دیا کہ"کچھ حیران کن اقدامات" جلد سامنے آئیں گے۔ اس کے جواب میں حماس نے اعلان کیا کہ اسرائیل کو غزہ میں کڑی تھکا دینے والی جنگ" کا سامنا ہوگا اور قیدیوں و ہلاکتوں کی تعداد بڑھے گی۔ بیان کے مطابق تنظیم کے جنگجو، اسرائیلی بکتر بند گاڑیوں میں دھماکا خیز مواد نصب کرنے کی تربیت رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ اسرائیلی قیدی مختلف محلوں میں تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ تنظیم نے خبردار کیا کہ اگر نیتن یاہو نے قیدیوں کو مارنے کی پالیسی اپنائی تو ان کی جانوں کی حفاظت نہیں کی جائے گی۔ بین الاقوامی سطح پر سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد امریکا نے چھٹی بار ویٹو کر دی۔ اس مسودے میں جنگ بندی، امداد کی فراہمی اور حماس سمیت دیگر گروہوں کے قبضے میں موجود تمام قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اسی دوران اقوام متحدہ کی ایک آزاد تحقیقاتی کمیٹی نے اسرائیل پر"نسل کشی" کے ارتکاب کا الزام لگایا۔ اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق اگست کے اختتام پر 10 لاکھ افراد غزہ شہر اور اس کے گرد موجود تھے، اگرچہ اسرائیل کے مطابق ان میں سے 5.3 لاکھ افراد نقل مکانی کر چکے ہیں۔ ان کارروائیوں نے عالمی سطح پر سخت ردعمل کو جنم دیا ہے۔ اسرائیل کے اندر بھی بڑھتی تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ عوام کو قیدیوں کی سلامتی پر شدید خدشات لاحق ہیں۔ یاد رہے کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے اچانک حملے میں جنوبی اسرائیل میں 1219 افراد مارے گئے تھے۔

ایرانی اور سعودی وزرائے خارجہ کی پاک سعودی دفاعی معاہدہ پر گفتگو

ریاض، 19 ستمبر (یو این آئی) ایرانی اور سعودی وزرائے خارجہ کے درمیان ٹیلی فونک گفتگو میں پاک سعودی دفاعی معاہدے پر بات چیت ہوئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سعودی وزیر خارجہ فیصل بن فرحان اور ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے درمیان ہونے والی گفتگو میں حالیہ پاک سعودی دفاعی تعاون پر گفتگو ہوئی۔ سعودی وزیر خارجہ نے ایرانی ہم منصب کو پاکستان کے ساتھ ہونے والے حالیہ دفاعی معاہدے پر تفصیل سے آگاہ کیا۔ دونوں وزرائے خارجہ کے درمیان باہمی تعاون کے فروغ اور علاقائی معاملات موضوع بحث آئے۔

بلوچستان: بم دھماکوں میں کم از کم آٹھ افراد ہلاک، متعدد زخمی

پاکستان کے شورش زدہ جنوب مغربی علاقے بلوچستان میں چند گھنٹوں کے وقفے سے ہونے والے بم دھماکوں میں کم از کم آٹھ افراد ہلاک اور تقریباً دو درجن زخمی ہوئے۔ حکام نے بتایا کہ پہلا حملہ بلوچستان کے ضلع تربت میں ہوا جب ایک خودکش بمبار نے اپنی گاڑی کو سکیورٹی قافلے سے ٹکرا دیا۔ ایک پولیس اہلکار الٰہی بخش کے مطابق اس حملے میں دو سکیورٹی اہلکار ہلاک اور 23 زخمی ہوئے۔ ایک سرکاری منتظم امتیاز علی نے بتایا کہ اس کے چند ہی گھنٹے بعد افغان سرحد کے قریب جنوب مغربی شہر چمن میں ایک اور کار بم دھماکہ ہوا، جس میں چھ افراد ہلاک ہوئے۔ کسی گروپ نے ان حملوں کی فوری طور پر ذمہ داری قبول نہیں کی لیکن شبہ پاکستانی طالبان اور بلوچ علیحدگی پسندوں پر کیا جا رہا ہے، جو صوبے میں اکثر سکیورٹی فورسز اور شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ تازہ حملہ اس واقعے کے دو ہفتے بعد ہوا جب ایک خودکش بمبار نے کوئٹہ شہر کے قریب ایک اسٹیڈیم کے باہر خود کو دھماکے سے اڑا لیا، جب ایک قوم پرست جماعت کے حامی جلسے سے نکل رہے تھے۔ اس حملے میں 13 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ حکام کے مطابق چمن میں ہونے والا دھماکہ شام کے وقت پاک افغان سرحد کے قریب ایک مصروف ٹیکسی اسٹینڈ پر ہوا، جس میں چار افراد موقع پر ہی ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں زخمی بھی دم توڑ گئے، جس سے ہلاکتوں کی تعداد چھ ہو گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر چمن، امتیاز بلوچ نے بتایا کہ دھماکہ عارضی دکانوں کے قریب ہوا۔ پولیس اور لیویز فورس موقع پر پہنچیں اور لاشوں اور زخمیوں کو ضلعی اسپتال منتقل کیا۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکے سے لاشیں مسخ ہو گئی تھیں اور جسمانی اعضا ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ابتدائی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکسی اسٹینڈ کی دکانوں کے باہر دھماکہ خیز مواد نصب کیا گیا تھا۔ ایک علیحدہ واقعے میں نامعلوم مسلح افراد کی جانب سے قلات ڈویژن کے علاقے منگوچر میں دستی بم حملے اور فائرنگ کے نتیجے میں چار افراد، جن میں دو فرنٹیئر کور اہلکار بھی شامل ہیں، زخمی ہو گئے۔ وزیر اعظم ہاؤس کے پریس ونگ سے جاری ایک بیان میں کہا گیا کہ شہباز شریف نے "پاک افغان سرحد کے قریب چمن میں کار پارکنگ ایریا میں ہونے والے بم دھماکے میں چھ قیمتی جانوں کے ضیاع پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔" انہوں نے بم دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے واقعے کے ذمہ داروں کا تعین کر کے انہیں قرار واقعی سزا دلوانے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں شر پسندی پھیلانے والے عناصر بلوچستان کی ترقی و خوشحالی کے دشمن ہیں لیکن حکومت شر پسندوں کے مذموم مقاصد کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گی۔ پاکستان میں حالیہ برسوں میں عسکریت پسندانہ تشدد میں اضافہ ہوا ہے، جن میں زیادہ تر حملوں کی ذمہ داری پاکستانی طالبان، جسے تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کہا جاتا ہے، نے قبول کی ہے۔ یہ گروہ افغان طالبان سے الگ ہے لیکن ان کا قریبی اتحادی سمجھا جاتا ہے۔ کالعدم بلوچ لبریشن آرمی اور دیگر علیحدگی پسند گروہ بھی اکثر بلوچستان میں حملے کرتے ہیں۔ یہ صوبہ طویل عرصے سے بغاوت کا مرکز رہا ہے، جہاں علیحدگی پسند مرکزی حکومت سے آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں اس سال کئی سنگین حملے ہوئے۔ مارچ میں کالعدم بی ایل اے نے ایک مسافر ریل گاڑی کو ہائی جیک کر لیا تھا۔ مئی میں خضدار میں ایک اسکول بس کو خودکش بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا، جس میں متعدد بچے جان سے گئے۔

برطانوی خفیہ ایجنسی ایم آئی 6 نے جاسوسوں کی بھرتی کیلیے نیا طریقہ اپنایا

لندن، 19 ستمبر (یو این آئی) برطانیہ کی خفیہ ایجنسی ایم آئی 6 نے روس اور دنیا کے دیگر ممالک میں نئے جاسوسوں کی بھرتی کیلیے نیا طریقہ اپنا لیا۔ العربیہ انگلش پر شائع بلوم برگ کی رپورٹ کے مطابق برطانوی انٹیلی جنس سروس ایم آئی 6 نے ایک نیا آن لائن پورٹل شروع کیا ہے جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ روس اور دیگر ممالک میں بھرتی کیے گئے جاسوسوں کو ڈارک ویب کے ذریعے محفوظ طریقے سے ایجنسی کو پیغامات بھیجنے کی اجازت دے گا۔ وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان کے مطابق ایم آئی 6 کے سبکدوش ہونے والے سربراہ رچرڈ مور اپنی آخری تقریر میں اس پورٹل کا اعلان کریں گے جسے 'سائلنٹ کوریئر' کا نام دیا گیا ہے۔ خفیہ ایجنسی اپنے سرکاری یوٹیوب چینل پر بھی پورٹل کے حوالے سے ہدایات شائع کرے گی تاکہ بھرتی ہونے والوں کو دشمن انٹیلی جنس سرگرمیوں یا دہشت گردی کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں مدد ملے۔ بیان میں کہا گیا کہ آج ہماری درخواست ان لوگوں سے ہے جو عالمی عدم استحکام، بین الاقوامی دہشتگردی یا دشمن ریاستی انٹیلی جنس سرگرمیوں کے بارے میں حساس معلومات رکھتے ہیں۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ ایسے لوگ آن لائن ایم آئی 6 سے محفوظ طریقے سے رابطہ کریں، ہمارے دروازے آپ کیلیے کھلے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ کیلیے جاسوسی کرنے کے خواہشمندوں کیلیے مشورہ ہے کہ وہ ٹور براؤزر ڈاؤن لوڈ کریں اور ایسی ڈیوائس استعمال کریں جو ان سے ذاتی طور پر منسلک نہ ہو ساتھ ہی ایک قابل اعتماد ورچوئل پرائیویٹ نیٹ ورک (وی پی این) کا استعمال کریں۔ ایم آئی 6 نے کہا کہ وہ پہلی بار ڈارک ویب کا استعمال کر رہی ہے تاکہ روس اور دنیا بھر میں رہنے والے جاسوسوں کو ان کے خلاف خطرات کو کم کرنے کی اجازت دی جا سکے۔

اسلام آباد اور ریاض کے درمیان 'نیٹو طرز' کا دفاعی معاہدہ

انقرہ، 19 ستمبر (یو این آئی) سعودی عرب کے میڈیا نے ریاض اور اسلام آباد کے درمیان دستخط شدہ ایک اسٹریٹجک دفاعی معاہدے کو ایک "مزاحمتی پلیٹ فارم" کے طور پر پیش کیا ہے، جو دونوں ممالک کو اپنی مکمل فوجی صلاحیتوں کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ ترک میڈیا میں شائع تفصیلی رپورٹ کے مطابق بدھ کے روز، ولی عہد محمد بن سلمان نے ریاض میں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کے ہمراہ اس معاہدے پر دستخط کیے۔ سعودی پریس ایجنسی (ایس پی اے) کے ذریعے جاری کردہ ایک مشترکہ بیان کے مطابق، اس معاہدے کا مقصد"سلامتی کو بڑھانا، خطے اور دنیا میں امن حاصل کرنا، دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کے پہلوؤں کو ترقی دینا اور کسی بھی جارحیت کے خلاف مشترکہ روک تھام کو مضبوط کرنا ہے۔"معاہدے میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی ملک پر حملہ دونوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔"ایک سینئر سعودی عہدیدار نے رائٹرز نیوز ایجنسی کو بتایا کہ"یہ معاہدہ کئی سالوں کی بات چیت کا نتیجہ ہے۔ یہ کسی خاص ملک یا واقعے کے ردعمل میں نہیں بلکہ ہمارے دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ اور گہرے تعاون کو ادارہ جاتی شکل دینے کے لیے ہے۔"انہوں نے مزید کہا کہ"یہ ایک جامع دفاعی معاہدہ ہے جو تمام فوجی ذرائع کو شامل کرتا ہے۔"سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان، جو سعودی ولی عہد کے بھائی ہیں، نے اپنے سرکاری ایکس اکاؤنٹ پر لکھا:"سعودی عرب اور پاکستان... کسی بھی جارح کے خلاف ایک محاذ... ہمیشہ اور ہمیشہ کے لیے۔"اخبار عکاظ نے اس حوالے سے یہ سرخی لگائی:"ولی عہد اور پاکستانی وزیر اعظم نے اسٹریٹجک دفاعی معاہدے پر دستخط کیے۔"اخبار نے لکھا ہے کہ سعودی شہروں میں نمایاں ٹاورز سعودی اور پاکستانی پرچموں سے روشن کیے گئے۔ اخبار عکاظ نے ایک کالم شائع کیا جس میں راقم معتب العواد نے اس دفاعی معاہدے کی تعریف کی ہے۔ کالم کے لیے یہ سرخی لگائی گئی:"اسلامی محاذ کی تاریخی مضبوطی: سعودی فضائی دفاع پاکستانی جوہری روک تھام کے ذریعے مکمل۔"کالم کے راقم نے کہا کہ یہ معاہدہ دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک گہرا اور زیادہ مربوط مرحلہ شروع کرتا ہے اور اسے"علاقائی روک تھام کی نئی تعریف" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کی اقتصادی طاقت اسے عالمی توانائی کے استحکام کا ضامن بناتی ہے۔ کالم کے مصنف نے مزید کہا کہ سعودی عرب کی جدید فوج اسے خطے کی اہم طاقتوں میں شامل کرتی ہے، اور اسلام کے مقدس ترین مقامات کی حفاظت اسے مسلم دنیا میں روحانی قیادت عطا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویژن 2030 نے دفاعی صنعتوں اور ہتھیاروں کی ترقی کے ذریعے فوجی جدیدیت کو تیز کیا ہے، جس سے ملک کو خلیج اور اسلامی سلامتی کے خلاف خطرات کے خلاف"پہلی دفاعی لائن" کے طور پر پوزیشن دی گئی ہے۔ مصنف نے کہا کہ پاکستان ایک اعلان شدہ جوہری طاقت ہے جس کے پاس میزائل ذخیرہ اور اسلامی دنیا کی سب سے بڑی فوج ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحیرہ عرب پر اس کا جغرافیائی مقام خلیج کو جنوبی ایشیا اور بحر ہند سے جوڑتا ہے، جبکہ اس کی بڑی آبادی اور دفاعی صنعت کی مہارت کسی بھی مشترکہ دفاعی انتظام میں اس کے کردار کو مضبوط کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ"ایک دو طرفہ اجتماعی سلامتی کی چھتری" بناتا ہے جو آپریشنل منصوبہ بندی، انٹیلیجنس شیئرنگ، مشترکہ مشقوں، بحری اور فضائی تعاون، اور دفاعی صنعت کی ترقی کا احاطہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تسلیم کرنا کہ کسی ایک ملک پر حملہ دونوں پر حملہ ہے"ایک مضبوط روک تھام کی چھت" قائم کرتا ہے جو خلیج اور اسلامی دنیا کی حفاظت کرنے کے قابل ہے۔ سیاسی تجزیہ کار منیف عماش الحربی نے کہا کہ یہ دفاعی معاہدہ ریاض اور اسلام آباد دونوں کو اپنی مکمل صلاحیتوں کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ"دونوں ممالک کو روک تھام کے لیے اپنی فوجی صلاحیتوں کے بغیر کسی استثناء کے استعمال کی اجازت دیتا ہے... اور علاقائی اور بین الاقوامی فریقوں کو ایک پیغام بھیجتا ہے۔"سعودی فضائیہ کے ریٹائرڈ بریگیڈیئر جنرل فیصل الحماد نے چینل کو بتایا کہ یہ معاہدہ"نیٹو کے اصول کو اپناتا ہے کہ ایک پر حملہ سب پر حملہ ہے۔"ایس پی اے نے کہا کہ اسلام آباد میں فلک بوس عمارتیں سعودی اور پاکستانی جھنڈوں سے روشن کی گئیں۔ اخبار الریاض نے سرخی لگائی:"ولی عہد نے پاکستانی وزیر اعظم کے ساتھ ترقیاتی امور پر تبادلہ خیال کیا اور اسٹریٹجک دفاعی معاہدے پر دستخط کیے۔"اخبار المدینہ نے کہا:"ولی عہد اور شہباز نے شراکت داری کا جائزہ لیا، اسٹریٹجک دفاعی معاہدہ۔"یہ دفاعی معاہدہ اسرائیلی حملے کے ایک ہفتے بعد ہوا، جس میں قطری دارالحکومت میں پانچ حماس امن مذاکرات کار اور ایک قطری سیکیورٹی افسر ہلاک ہوئے۔

افغانستان کا بگرام ایئر بیس کی واپسی کے بیان پر ٹرمپ کو دو ٹوک جواب

کابل، 19 ستمبر (یو این آئی) افغانستان کی طالبان حکومت نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بگرام ایئر بیس واپس کرنے کے بیان پر دو ٹوک جواب دے دیا۔ گزشتہ روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دورہ برطانیہ کے موقع پر کہا تھا کہ امریکی فوج کو دوبارہ افغانستان میں ہونا چاہیے اور بگرام ایئر بیس کا کنٹرول حاصل کرنا چاہیے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق افغان وزارت خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر جاری بیان میں واضح کیا کہ افغانستان حکومت بات چیت کیلیے تیار ہے لیکن امریکہ کو ملک میں فوجی موجودگی دوبارہ قائم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ہم بگرام ایئر بیس واپس لینے کی کوشش کر رہے ہیں، ہم نے اسے طالبان کو مفت میں دے دیا، بگرام چین کے جوہری میزائل بنانے کی جگہ سے بالکل ایک گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔ افغان وزارت خارجہ کے عہدیدار ذاکر جلال نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ افغانستان اور امریکہ کو ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا چاہیے بغیر اس کے کہ امریکہ ملک کے کسی بھی حصے میں فوجی موجودگی برقرار رکھے۔ ذاکر جلال نے مزید کہا کہ کابل باہمی احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر امریکہ کے ساتھ سیاسی اور اقتصادی تعلقات استوار کرنے کیلیے تیار ہے۔ واضح رہے کہ کابل کے بالکل شمال میں واقع بگرام ایئر بیس ایک بدنام زمانہ جیل تھی جو دو دہائیوں تک امریکی فوج کے آپریشنز کا مرکز رہا۔ امریکا نے اپنی نام نہاد دہشتگردی کے خلاف جنگ کے دوران اس جگہ پر ہزاروں لوگوں کو بغیر کسی الزام یا مقدمے کے برسوں تک قید رکھا اور ان میں سے بہت سے لوگوں پر تشدد یا زیادتی کی گئی۔

کنٹریکٹ ملازمین کیلئے پراویڈنٹ فنڈ کی تعمیل کو شفاف بنانا ہوگا

ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن کی علاقائی کمیٹی کی 117 ویں میٹنگ کانپور میں ہوئی

لکھنؤ: 19 ستمبر۔ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) کی اتر پردیش علاقائی کمیٹی کی 117 ویں میٹنگ کانپور میں ڈاکٹر ایم کے شانموگا سندرم، پرنسپل سکریٹری، لیبر، اتر پردیش کی صدارت میں منعقد ہوئی۔جس میں مالکان اور ملازمین تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پرنسپل سکریٹری نے ہدایت دی کہ ای پی ایف او کی فعال شرکت کو ریاستی حکومت کے ذریعہ منعقد کئے جانے والے روزگار میلوں، سرمایہ کاری کی سمٹ اور نمائشوں میں یقینی بنایا جائے اور کارکنوں کو سماجی تحفظ فراہم کرنے کے لئے تو تشکیل اتر پردیش سروس کارپوریشن کے ساتھ بہتر تال میل قائم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مہینے کی 27 تاریخ کو منعقد ہونے والے "ندھی آپ کے پاس" پروگرام کو تمام اضلاع میں نمایاں مقامات جیسے کہ ڈسٹرکٹ کلکٹریٹ، ڈسٹرکٹ انڈسٹریز آفس، یا لیبر کمشنر آفس میں منعقد کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے پرنسپل ایمپلائر پورٹل پر رجسٹریشن بڑھانے پر بھی زور دیا تاکہ کنٹریکٹ ملازمین کے لیے پراویڈنٹ فنڈ کی تعمیل کو شفاف بنایا جا سکے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ریاستی حکومت کے محکموں/اداروں سے متعلق پراویڈنٹ فنڈ کے واجبات اور ریاستی حکومت کے ماتحت اداروں کے خلاف زیر التوا عدالتی مقدمات پر اعلیٰ سطح پر بات چیت کی جائے گی اور ضروری کارروائی کی جائے گی۔ اتر پردیش میں حکومت ہند کی اہم ' پردھان منتری وکست بھارت روزگار یوجنا' کو کامیابی سے نافذ کرنے کے طریقہ پر بھی بات چیت کی گئی۔ پرنسپل سکریٹری نے ہدایت دی کہ اگر کوئی اسٹیبلشمنٹ بند ہے تو اس کی اطلاع فوری طور پر پراویڈنٹ فنڈ دفاتر کو بھیجی جائے تاکہ ان کے پراویڈنٹ فنڈ کے واجبات کا بروقت تعین کیا جا سکے اور متاثرہ ملازمین کو فوری طور پر پراویڈنٹ فنڈ اور پنشن کی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ اس وقت اتر پردیش میں 4137654 فعال پروویڈنٹ فنڈ اکاؤنٹس ہیں۔ موجودہ مالی سال میں اب تک، 2160155 دعووں کی کل 6061.92 کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے، اور 27887 نئے ادارے EPFO کے دائرہ کار میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں نوئیڈا سے 13811، میرٹھ سے 3264 اور لکھنؤ سے 3063 شامل ہیں۔ اس مدت کے دوران، 17.82 کروڑ روپے کے موجودہ مطالبات اور 60.76 کروڑ روپے کے بقایا مطالبات کی وصولی ہوئی ہے۔ مزید برآں، سیکشن 7A کے تحت 45 اور سیکشن 14B/7Q کے تحت 686 انکوائریاں نمٹائی گئی ہیں۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ اتر پردیش میں 6.5 لاکھ EPS-1995 پنشنرز میں سے تقریباً 1.41 لاکھ کے لائف سرٹیفکیٹ موصول نہیں ہوئے ہیں۔ پرنسپل سکریٹری نے ہدایت دی کہ ریونیو مشینری کو ضلع مجسٹریٹوں کے ذریعے بروئے کار لایا جائے تاکہ پنشنرز کو سرٹیفکیٹ جاری کیے جائیں۔ تنظیم کے ریاستی انچارج اور ایڈیشنل سنٹرل پروویڈنٹ فنڈ کمشنر جناب ادے بخشی نے سہارنپور، علی گڑھ اور مظفر نگر میں ای پی ایف او کے ضلع دفاتر کے لیے زمین کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا، جس پر پرنسپل سکریٹری نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ بھارتیہ مزدور سنگھ، آئی این ٹی یو سی، ہند مزدور سبھا، اور بھارتیہ مزدور ایسوسی ایشن آف انڈیا کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ اتر پردیش حکومت کے محکمہ محنت اور ای پی ایف او کے 10 دفاتر کے انچارج افسران بھی میٹنگ میں موجود تھے۔ آخر میں، جناب شاہد اقبال، علاقائی پروویڈنٹ فنڈ کمشنر .I کانپور نے شکریہ ادا کیا۔

اتر پردیش میں 11 سیاحتی مقامات 'ماحولیاتی سیاحت کی علامت' بنیں گے، عالمی سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کریں گے: جیویر سنگھ

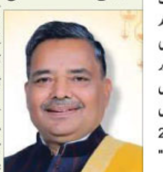

لکھنؤ:19 ستمبر۔اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ (UPETDB) ریاست بھر میں تیار کردہ 11 عالمی معیار کے ماحولیاتی سیاحتی مقامات کو مزید پرکشش اور سیاحوں کے لیے دوستانہ بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ سیاحوں کو یہ مقامات قدرتی خوبصورتی، ثقافتی ورثے اور جدید ماحول دوست انفراسٹرکچر کا انوکھا امتزاج ملے گے۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ کے مطابق بورڈ ان مقامات کو ملک کے "ماحولیاتی سیاحت کی شبیہیں" کے طور پر تیار کر رہا ہے۔وزیر سیاحت نے کہا کہ محکمہ سیاحت کا مقصد اتر پردیش کو مذہبی سیاحت کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی سیاحت کے مقامات کے طور پر ترقی دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مقامات ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کو فروغ دیتے ہوئے ایک بہتر سیاحتی تجربہ فراہم کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ (UPETDB) کی ایک نئی پہل کے تحت ماحولیاتی سیاحت کے اثاثوں کو ایودھیا، چترکوٹ، بلیا، بارہ بنکی، للت پور، باندہ، جالون، کشی نگر، سیتا پور، مہاراج گنج اور ملکی پور (ضلع ایودھیا) تک پھیلا دیا گیا ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ ریاست میں 11 اہم مقامات پر ماحول دوست سیاحت کی سہولیات کو فروغ دینے اور برقرار رکھنے پر توجہ دے رہا ہے۔ ان مقامات میں ایودھیا فلوٹنگ ریسٹورنٹ اور ادھیلا جھیل، بلیا کی (میر بتار گاؤں۔سورہا تال برڈ سینکچری)، بارہ بنکی کی گھگھر جھیل، سیتا پور کی اجے پور جھیل، کشی نگر کی سہراونہ جھیل، چترکوٹ کی رام نگر جھیل اور مڈفا قلعہ، جالاونس کی پانچ دریا، جالاونس کی پانچ جھیلیں، گگروال آبشار، باندہ کا سیاحتی سہولت مرکز، کلینجر قلعہ، اور مہاراج گنج کا دیودھا ایکوٹورازم سائٹ شامل ہیں۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ ماحولیاتی تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مقامات پر جدید اور پائیدار سیاحتی سہولیات تیار کی جا رہی ہیں۔ اس طرح کی کوششوں سے مقامی روزگار کو فروغ ملے گا اور ریاست کی سیاحتی معیشت کو ایک نئی سمت ملے گی۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اتر پردیش صرف ماحولیاتی سیاحت کے مقامات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ مختلف قسم کی سیاحت کا مرکز بھی ہے۔ ریاستی حکومت فطرت کے تحفظ، ثقافتی ورثے کی نمائش، روزگار پیدا کرنے اور مقامی برادریوں کو بااختیار بنانے کے لیے ٹھوس کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے سرمایہ کاروں اور آپریٹرز کو حکومت کے ساتھ شراکت کی دعوت دی تاکہ ان مقامات کو ملک میں سب سے زیادہ مطلوب ماحولیاتی سیاحتی مقامات بنانے میں اپنا حصہ ڈالیں۔ سیاحت کے ڈائریکٹر (ایکو) پرکھر مشرا نے کہا کہ اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ کا مقصد ان اثاثوں کو ماحولیاتی سیاحت کی شبیہ کے طور پر تیار کرنا اور مقامی لوگوں کو روزگار، تربیت اور روزی روٹی کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ ان منصوبوں کے ذریعے ہم سیاحوں کو نہ صرف فطرت اور ثقافت کا منفرد تجربہ فراہم کریں گے بلکہ ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے اہداف کو بھی تقویت دیں گے۔

سیاست میں 2027 کے اسمبلی انتخابات کی گونج

سوامی پرساد موریہ مایاوتی کے موجودہ سیاسی موقف سے مایوسی کا اظہار کیا

لکھنؤ:19 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کی سیاست میں 2027 کے اسمبلی انتخابات کی گونج صاف سنائی دے رہی ہے۔ مختلف اپوزیشن جماعتیں بھارتیہ جنتا پارٹی کو بے دخل کرنے کی کوششیں کرتی نظر آ رہی ہیں جو لگاتار دو بار اقتدار میں رہی ہے۔ دریں اثنا، پسماندہ سیاسی جماعتوں اور رہنماؤں نے اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے مہم شروع کر دی ہے۔ اس تناظر میں سوامی پرساد موریہ کے بارے میں بھی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں جنہوں نے کبھی اتر پردیش کی سیاست میں او بی سی ووٹ بینک پر مضبوط گرفت رکھی تھی۔ تقریباً ایک دہائی کے بعد بہوجن سماج پارٹی میں ان کی واپسی کی افواہیں شروع ہو گئی ہیں، جس سے سیاسی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ سوامی پرساد موریہ کے نرمی والے موقف کو اسی روشنی میں دیکھا جا رہا ہے۔ اس سب کے درمیان اب دیکھنا یہ ہے کہ بی ایس پی سربراہ مایاوتی کا کیا موقف ہوگا۔ سابق وزیر سوامی پرساد موریہ، جو کبھی یوپی کی سیاست میں او بی سی کی ممتاز شخصیت سمجھے جاتے تھے، فی الحال اپنے سیاسی وجود کو بچانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ بی ایس پی سے بی جے پی اور ایس پی میں تبدیلی کے بعد، وہ فی الحال اپنی ہی پارٹی کی حمایت سے سیاسی میدان میں سرگرم ہیں۔ تاہم ان کے حالیہ بیانات اور موقف سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بی ایس پی میں گھر واپسی پر غور کر رہے ہیں۔ تاہم یہ مایاوتی کی ہری روشنی سے ہی ممکن ہے۔ دراصل سوامی پرساد موریہ کو کبھی مایاوتی کا قریبی ساتھی سمجھا جاتا تھا۔ حال ہی میں وہ مایاوتی کی تعریف کرتے نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ جب بی ایس پی، بی جے پی اور ایس پی کے وزرائے اعلیٰ کا موازنہ کیا جائے تو مایاوتی سب سے بہتر تھیں۔ مایاوتی کے دور میں، اتر پردیش میں قانون کی حکمرانی تھی، ایک ایسا جذبہ جو پورے ملک میں گونج اٹھا۔ تاہم، انہوں نے مایاوتی کے موجودہ سیاسی موقف سے مایوسی کا اظہار کیا۔ مایاوتی کی تعریف کرتے ہوئے وہ بی ایس پی میں واپسی کا راستہ تلاش کرتی نظر آتی ہیں۔ درحقیقت، سوامی پرساد موریہ کا سیاسی کیریئر 2016 میں بی ایس پی سے علیحدگی کے بعد سے زوال پذیر ہے۔ بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد، وہ 2017 میں بننے والی یوگی حکومت میں وزیر بنے، لیکن ان کا اثر و رسوخ برقرار رہا۔ 2022 کے یوپی انتخابات سے پہلے، وہ ایس پی میں شامل ہوئے، لیکن اپنی سیٹ جیتنے میں ناکام رہے۔ اس صورتحال میں اب وہ اپنی پرانی پارٹی میں شامل ہو کر اپنا اثر و رسوخ دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سوامی پرساد موریہ موریہ کشواہا برادری کی ایک اہم شخصیت رہے ہیں، جو ریاست میں او بی سی ووٹ بینک ہے۔ 2 جنوری 1954 کو پرتاپ گڑھ میں پیدا ہوئے، وہ فی الحال راشٹریہ شوشیت سماج پارٹی کے قومی صدر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ سوامی پرساد موریہ نے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز 1980 کی دہائی میں کیا، لیکن 1990 کی دہائی میں بی ایس پی سے حقیقی پہچان حاصل کی۔ 1996 میں، وہ رائے بریلی کے ڈلمؤ حلقہ سے بی ایس پی کے ٹکٹ پر پہلی بار ایم ایل اے بنے تھے۔ انہوں نے پارٹی کے اندر ایک اہم کردار ادا کیا، 2001 سے 2008 تک پارٹی کے قومی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ مایاوتی حکومت کے جانے کے بعد، بی ایس پی نے سوامی پرساد موریہ کو یوپی قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن کا لیڈر مقرر کیا۔ انہوں نے 2016 تک اپوزیشن لیڈر اور پارٹی کے ریاستی صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 2016 میں، انہوں نے مایاوتی پر ٹکٹوں کی فروخت اور دلت مخالف اور او بی سی مخالف پالیسیوں کا الزام لگاتے ہوئے بی ایس پی چھوڑ دی۔ اس کے بعد انہوں نے لوک دل اور راشٹریہ لوک تانترک پارٹی بنائی، لیکن کسی بھی پارٹی کو کوئی کامیابی نظر نہیں آئی۔ 2017 کے یوپی انتخابات سے پہلے سوامی پرساد موریہ بی جے پی میں شامل ہو گئے تھے۔ انہیں پڑرونا سیٹ سے نامزد کیا گیا تھا۔ وہ ایم ایل اے بنے اور یوگی حکومت میں محنت اور روزگار کے وزیر بن گئے۔ تاہم، 2022 کے یوپی انتخابات سے پہلے، وہ بی جے پی چھوڑ کر سماج وادی پارٹی میں شامل ہو گئے۔

بھِواری (راجستھان) میں 12 ویں انڈین انڈسٹریل فیئر کا افتتاح، آر ڈی ایس او کی نمایاں شمولیت

بھواری، راجستھان۔19 ستمبر 2025 کو بھوپندر کمار یادو، مرکزی وزیر برائے ماحولیات، جنگلات و ماحولیاتی تغیر نے 12 ویں انڈین انڈسٹریل فیئر کا افتتاح کیا۔ یہ میلہ ملک کے اُن نمایاں پلیٹ فارمز میں شمار کیا جاتا ہے، جہاں صنعتی ترقی، اختراع اور کاروباری مواقع کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر صنعتکاروں، کاروباریوں، پالیسی سازوں اور سرکاری اداروں کی بھرپور شمولیت دیکھنے کو ملی۔ فیئر کا اہم پہلو ریسرچ ڈیزائن اینڈ اسٹینڈرڈ آرگنائزیشن (آر ڈی ایس او) کی وینڈر میٹ میں شمولیت رہی، جس کا مقصد بھارتی ریلوے میں وینڈر بیس کو وسعت دینا تھا۔ اس موقع پر ایگزیکٹو ڈائریکٹر (اسٹورز) آر ڈی ایس او، اٹل سکسینہ نے ریلوے کے وینڈر اپرووَل عمل پر تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے آر ڈی ایس او کے کردار پر روشنی ڈالی، جس میں ریلوے میں استعمال ہونے والے اہم اور سکیورٹی سے متعلق ساز و سامان کی تحقیق، ڈیزائن اور معیار بندی شامل ہے۔ انہوں نے ایم ایس ایم ای کو فروغ دینے والی خریداری پالیسیوں کی وضاحت کی اور آئی آر ای پی ایس پر متعارف کروائے گئے "یونیفائیڈ وینڈر اپرووَل ماڈیول (یو وی اے ایم)" کے بارے میں بتایا، جو وینڈر رجسٹریشن کو شفاف اور یکساں بناتا ہے۔ ساتھ ہی وینڈر رجسٹریشن کے طریقہ کار کو بھی تفصیل سے سمجھایا گیا۔ یہ تین روزہ انڈین انڈسٹریل فیئر (19 تا 21 ستمبر 2025) اب ایک فلیگ شپ پلیٹ فارم بن چکا ہے، جو ایم ایس ایم ای، اسٹارٹ اپس اور صنعتوں کو نیٹ ورکنگ، تعاون اور ترقی کے نئے مواقع فراہم کرتا ہے۔

'صفائی ہی خدمت مہم 2025' کے تحت واکتھون اور سائیکل ریلی کا انعقاد

نئی دہلی۔19 ستمبر 2025۔ "صفائی ہی خدمت 2025" مہم کے تحت آج امبالہ، دہلی، جموں اور مرادآباد ڈویژن میں عوامی بیداری کے لیے واکتھون کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں ریلوے افسران، ملازمین اور ان کے اہل خانہ نے پُرجوش شرکت کی۔ واکتھون کا مقصد نہ صرف صفائی کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا بلکہ صحت کے حوالے سے بھی عوام کو بیدار کرنا اور دوسروں کو اس میں شریک ہونے کی ترغیب دینا تھا۔ اس دوران لوگوں سے اپیل کی گئی کہ صفائی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور ماحول کو بہتر بنانے میں تعاون کریں۔ اس کے ساتھ ہی فیروزپور ڈویژن میں سائیکل ریلی اور مرادآباد ڈویژن میں سائیکلوتھون کا بھی انعقاد کیا گیا، جس میں ریلوے افسران و اہلکاروں کے ساتھ ساتھ ان کے اہل خانہ نے بھی بھرپور شرکت کی۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے عام عوام تک صفائی کی اہمیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ مہم کے دوران ریلوے اسٹیشنوں پر بھی خصوصی صفائی مہم چلائی گئی۔ لدھیانہ، امرتسر، جالندھر چھاؤنی اور چندی گڑھ اسٹیشن پر آج بڑے پیمانے پر صفائی ستھرائی کی گئی۔ "صفائی ہی خدمت 2025" مہم کا اصل مقصد صفائی کو ایک عوامی تحریک میں تبدیل کرنا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کی اہمیت کو سمجھیں اور ایک صاف ستھرا، صحت مند اور نیا بھارت بنانے میں اپنی شراکت ادا کریں۔

نورِ ہدایت کا سرچشمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے ☐ شہر محمد فیض کا دریا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بزم سخا کے زیر اہتمام محفل ذکر شاہ امم کے تحت دوسرا جلسہ و مشاعرہ نعت و منقبت

لکھنؤ۔ بزم سخا کے زیر اہتمام چکنڈی، مولوی گنج میں محفل ذکر شاہ امم کے تحت دوسرے جلسہ و مشاعرۂ نعت و منقبت کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت حبیب احمد قریشی، سکریٹری مجلس تحفظ ملت لکھنؤ، نے کی۔ نظامت کا فریضہ ڈاکٹر ہارون رشید نے انجام دیا، مہمان خصوصی کے طور پر احمد جمال کوثر شریک محفل رہے۔ قاری ہارون رشید کی تلاوت کلام سے پروگرام کا آغاز ہوا، شکیل گیاوی نے حمد یہ کلام پیش کیا۔ صدر محفل نے نعت اور مدح اصحاب کی اہمیت پر تفصیلی گفتگو کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ خود بھی اپنے حبیب اور حبیب کے حبیبوں کی تعریف قرآن مجید میں جابجا کرتا نظر آتا ہے۔ بزم کے بانی جنرل سکریٹری اور میزبان طارق سخا لکھنوی نے جملہ مہمانوں شعرا اور سامعین کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ مشاعرہ و جلسہ نہایت کامیابی سے انعقاد پذیر ہوا، جس میں شعرا سامعین او تمام مہمانوں کا تعاون شامل حال رہا میں ان سبھی کے تئیں کلمات تشکر پیش کرتا ہوں۔ آج کا یہ دوسرا جلسہ و نعتیہ مشاعرہ ہے اور انشاءاللہ آئندہ ہفتے اس سیریز کا تیسرا اور آخری پروگرام منعقد کیا جائے گا جس کے دن، تاریخ اور شعرا کی فہرست کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ مہمان خصوصی احمد جمال کوثر نے عالم انسانیت کو محسن انسانیت کے ماہ ولادت کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آج کا مشاعرہ اپنے مشمولات کے لحاظ سے کئی نام نہاد بڑے نعتیہ مشاعروں پر بھاری ہے۔ انھوں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ لکھنؤ میں سالانہ نعتیہ مشاعروں میں ناشاعروں اور گلے بازوں کو زیادہ اہمیت دی جانے لگی ہے اور شاعروں کو اسٹیج ہی پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ناشاعروں اور متشاعروں کو زیادہ وقت دینے کی وجہ سے کئی مدعو شاعر پڑھنے سے رہ جاتے ہیں یہ رویہ شاعری کی توہین ہے، یہ طور بدلنا چاہئے۔ دیر رات تک چلنے والے مشاعرے میں پڑھے گئے اشعار کا انتخاب نذر قارئین ہے۔

ہے قلم مجبور کیا لکھے خدا کی شان میں
دیکھنا ہو تو خدا کو دیکھ لو قرآن میں
شکیل گیاوی

اپنے ادراک سے رفعت کو سمجھنے والو
شب معراج سے پوچھو کہ کہاں تک ہیں رسول
احمد جمال کوثر

نور ہدایت کا سرچشمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
شہر محمد فیض کا دریا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
ڈاکٹر ہارون رشید

دشمنوں کے دلوں کو جیت لیا
اس محبت سے پیش آئے رسول
عرفان لکھنوی

وفا داروں کی بن آئی خطاکاروں کی بن آئی
حضور آئے تو ہم جیسے گنہ گاروں کی بن آئی
ساحل عارفی

وہ دنیا کے نظاروں کی طرف دیکھا نہیں کرتا
کہ جس نے دیکھ لیں کونین کے سردار کی آنکھیں
نصیر احمد نصیر

فضیلت کعبۂ اقدس کی ہے روشن قیامت تک
جبیں کو مت جھکاؤ اور کسی دربار کے آگے
طارق سخا

نعت پڑھنے آیا ہے بزم نعت میں ایوب
گرچہ نعت خوانی کا ہے مزہ مدینے میں
ایوب لکھنوی

اس کی شان کریمی تو دیکھو اس کی شان رحیمی تو دیکھو
درگزر کر رہا ہے مسلسل، میں خطا پر خطا کر رہا ہوں
سلیم تابش

اس زمیں کو بھی عاشق ہیں لاکھوں سلام
صبح گزری جہاں اور شام نبی
عاشق رائے بریلوی

معصیت ستاتی ہے فکر بڑھتی جاتی ہے
سوچتے ہیں آقا کو کیسے منہ دکھائیں گے
شمشیر عالم صاحبپوری

رفعتیں بخشی ہیں ان کے ذکر کو اللہ نے
آ نہیں سکتی کمی خیرالوریٰ کی شان میں
عابد ہاشمی

ان کے علاوہ محمد شاداب، سیف الاسلام اور جعفر قریشی نے بھی نعت و منقبت کا نذرانہ پیش کیا۔ مشاعرے میں سامعین کی ایک بڑی تعداد آخیر تک موجود رہی اور دل کھول کر شعرا کو داد و تحسین سے نوازتی رہی۔ خصوصی شرکا میں محمد خالد، عبدالرحمان، سیف اللہ عزیر، ابوذر، زید بلی سلمان عباسی اور حمزہ قریشی وغیرہ موجود رہے۔ منتظم مشاعرہ طارق سخا کے کلمات تشکر کے ساتھ مشاعرہ آئندہ پروگرام تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

موبائل ٹاورز سے سامان چوری کرنے والے گروہ کے تین ارکان گرفتار

خورجہ کوتوالی دیہات پولیس اور سوات ٹیم کو ملی کامیابی، ملزمان کے خلاف کارروائی جاری

بلندشہر 19 ستمبر (پریس ریلیز) کوتوالی خورجہ دیہات پولیس نے ضلع میں موبائل ٹاورز سے مہنگا سامان چوری کرنے والے گروہ کے تین ارکان کو گرفتار کیا ہے۔ خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے خورجہ دیہات پولیس اور سوات ٹیم نے ملزمان کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ملزمان سے چوری شدہ سامان، اسکارپیو گاڑی اور ہزاروں کی نقدی برآمد کی گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق پولیس کا دعویٰ ہے کہ یہ گروہ عرصہ دراز سے مختلف اضلاع کے علاقوں میں موبائل ٹاورز سے سامان چوری کر رہا تھا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت علی گڑھ کے رہنے والے اسمیر، تحسین اور شاہ رخ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے انہیں دھرپا ریلوے انڈر کے قریب جیو ٹاور سے چوری کرتے ہوئے پکڑا ہے۔ ملزمان سے دو ٹاور کے آر آر یو ایس، دو موبائل ٹاور بیٹریاں، دو موڈیول، 20 میٹر کیبل وائر، ایک اسکارپیو کار، اور 8000 روپے نقد برآمد ہوئے ہیں۔ پولیس حکام نے بتایا کہ مواد انتہائی مہنگا اور تکنیکی تھا جس سے گینگ کا نیٹ ورک واضح ہو گیا۔ خورجہ سی او پورنیما سنگھ نے بتایا کہ گرفتار ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے اور ان کے دیگر ساتھیوں کی تلاش جاری ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ کسی بھی مشکوک سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں۔

بلند شہر کے تین ٹریفک پولیس اہلکاروں کو اعزاز

بلندشہر 19 ستمبر (پریس ریلیز) بلندشہر کے تین ٹریفک پولیس اہلکاروں کو لکھنؤ میں اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ ان پولیس اہلکاروں نے سڑک پر گڑھوں کو بھرنے اور ٹریفک کو متاثر ہونے سے بچانے میں قابل ستائش کام کرنے پر انہیں تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز 12 سے 17 ستمبر 2025 تک اڑولی کٹ سے بھوڑ چوراہے کے درمیان اپر گنگا کینال پل پر مرمت کے کام کی وجہ سے کیے گئے ٹریفک ڈائیورژن کے دوران ان کے شاندار کام کے لیے دیا گیا ہے۔ اس دوران سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے روٹ کا دورہ کیا اور ٹریفک کی روانی کو ہموار رکھنے اور عوامی خدشات کو دور کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ 15 ستمبر 2025 کو مہارانا پرتاپ چوک سے برہمانند کٹ تک سڑک بھاری ٹریفک اور گڑھوں کی وجہ سے جام ہو گئی تھی، جس سے عوام کو خاصی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ڈیوٹی پر ٹریفک کے ہیڈ کانسٹیبل اروند بالیان، ٹریفک کے ہیڈ کانسٹیبل پراگ ملک اور ٹریفک کے کانسٹیبل گورو شرما نے ٹریفک کو جاری رکھنے کے لیے خود پہل کرتے ہوئے سڑک پر گڑھوں کو مٹی اور پتھروں سے بھرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس متاثر کن کام کے لیے پولیس افسران کو ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ٹریفک اینڈ روڈ سیفٹی اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس ٹریفک ڈائریکٹوریٹ اتر پردیش لکھنؤ نے ٹریفک ڈائریکٹوریٹ لکھنؤ میں طلب کر کے انہیں تعریفی سند سے نوازا۔ اعزاز پانے والے پولیس اہلکاروں میں ہیڈ کانسٹیبل اروند بالیان، ہیڈ کانسٹیبل پراگ ملک اور کانسٹیبل گورو شرما شامل ہیں۔

ممتاز پی جی کالج کی یوم تاسیس پر تقریبات

لکھنؤ۔ممتاز پی۔جی۔کالج لکھنؤ اپنے قیام کے دن سے ہی نہ صرف تعلیمی معیار کے لحاظ سے ایک نمایاں شناخت رکھتا ہے بلکہ ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کے لیے بھی اپنی الگ پہچان رکھتا ہے۔ اس ادارے کی بنیاد ایسے افراد نے رکھی تھی جن کا مقصد محض نصابی تعلیم فراہم کرنا نہیں بلکہ طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی، فکری بالیدگی اور سماجی شعور کو اجاگر کرنا تھا۔ انہی روشن روایات کے تسلسل میں ہر سال یوم تاسیس بڑے جوش و خروش اور وقار کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ رواں برس بھی بانیانِ ادارہ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور طلبہ کی تخلیقی و علمی صلاحیتوں کو سامنے لانے کے لیے دو روزہ تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریبات اپنی نوعیت کے اعتبار سے نہایت کامیاب اور یادگار رہیں۔ ان دو دنوں میں مختلف علمی و تخلیقی مقابلے منعقد ہوئے جن میں مضمون نویسی، بیت بازی، پوسٹر میکنگ اور تقریری مقابلہ (Extempore Speech) شامل تھے۔ ان مقابلوں میں آرٹس، سائنس اور کامرس تینوں شعبہ جات کے طلبہ نے بھرپور حصہ لیا اور اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا۔ یہ تقریبات اس بات کی علامت تھیں کہ ممتاز کالج محض نصاب پڑھانے تک محدود نہیں بلکہ طلبہ کو اپنی صلاحیتیں منوانے اور خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھنے کا عملی موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ پہلے دن کا آغاز صبح کے وقت پرنسپل کی موجودگی میں ہوا۔ روایتی طور پر تلاوتِ قرآن پاک اور نعتیہ کلام کے بعد پرنسپل نے افتتاحی خطاب کیا اور یوم تاسیس کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن ہمیں نہ صرف اپنے بانیان کی قربانیوں کو یاد دلانے کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ اس عزم کی تجدید بھی کرتا ہے کہ ہم ادارے کے وقار کو مزید بلند کریں گے۔ پرنسپل نے مزید کہا کہ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی ہی ادارے کی اصل کامیابی ہے اور ایسے پروگراموں کے ذریعے ان کی پوشیدہ صلاحیتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلے دن کا پہلا مقابلہ مضمون نویسی تھا۔ اس مرتبہ طلبہ کو جو موضوع دیا گیا وہ تھا "The Role of Education in Shaping Our Life"۔ یہ موضوع نہ صرف اہم تھا بلکہ براہِ راست طلبہ کی زندگی اور ان کے مستقبل سے وابستہ تھا۔ ہر طالب علم نے اس موضوع پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور اپنی تحریر میں تعلیم کی روشنی، اس کی اہمیت، اور کردار سازی میں اس کے اثرات پر روشنی ڈالی۔ کسی نے تعلیم کو روشنی سے تشبیہ دی تو کسی نے اسے سماجی ترقی کا ضامن قرار دیا۔ بعض طلبہ نے تاریخی مثالیں پیش کیں اور بتایا کہ کس طرح تعلیم نے قوموں کی تقدیر بدل دی۔ مضامین میں یہ تاثر نمایاں تھا کہ تعلیم انسان کو شعور دیتی ہے، مقصد عطا کرتی ہے اور اسے ذمہ دار شہری بناتی ہے۔ ججز نے ان مضامین کو پڑھ کر اس بات کا اعتراف کیا کہ طلبہ نہ صرف زبان و بیان میں پختہ ہیں بلکہ فکر و نظر میں بھی گہرائی رکھتے ہیں۔ اسی روز دوسرا مقابلہ بیت بازی تھا۔

معروف ایکو۔سیاحتی مقامات کا آپریشن پرائیویٹ ہاتھوں میں ہوگا

لکھنؤ 19 ستمبر (یو این آئی) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کے سیاحوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے اور عمارتوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کے بعد ایکو۔ٹورزم ڈیولپمنٹ بورڈ نے ایکو سیاحتی مقامات کا آپریشن پرائیویٹ ہاتھوں میں دینے کا فیصلہ کیا ہے اس کے لئے پرائیویٹ کمپنیوں سے تجاویز طلب کی گئی ہیں۔ مصدقہ ذرائع کے مطابق ایکو۔ٹورزم ڈیولپمنٹ بورڈ کی گذشتہ ماہ ہوئی میٹنگ میں وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے ہدایت دی تھی کہ سیاحتی مقامات پر حکومت کے ذریعہ سیاحوں کی سہولیت کے لئے گیسٹ ہاؤس، ریسٹورینٹ اور دیگر سہولیات دستیاب کرائی جارہی ہیں۔ لیکن دیکھ بھال نہ ہو پانے کی وجہ کچھ وقت میں سیاح سہولیت سے متعلق یہ عمارتیں کھنڈر میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ لہذا اس کا انتظام اس طرح کیا جائے کہ سیاحوں کو مزید بہتر سہولیات مل سکیں اور متعلقہ عمارتیں بھی محفوظ رہیں۔ وزیر اعلی کی اسی ہدایت کو ملحوظ رکھتے ایکو۔سیاحتی بورڈ نے 11 ایکو سیاحتی مقامات کے آپریشن کی ذمہ داری پرائیویٹ ہاتھوں میں سونپنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس حوالے سے ایکو۔ٹورزم ڈیولپمنٹ بورڈ نے پرائیویٹ کمپنیوں سے تجاویز طلب کی ہیں۔ اس کے تحت کمپنیوں کو متعلقہ سیاحتی مقامات پر سیاحوں کی سہولیت کے لئے بنے گیسٹ ہاؤس، سیاح سہولیت سنٹر، ہوٹل و ریسٹورنٹ سمیت دیگر سہولیات کے آپریشن و دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔ اس سے حکومت کو بھی منافع ہوگا۔ بورڈ نے پہلے مرحلے کے لئے ریاستوں کے 11 سیاحتی مقامات کو نشان زد کیا ہے۔ ان مقامات میں اجودھیا، چترکوٹ، بلیا، بارہ بنکی، للت پور، باندہ، جالون، کشی نگر، سیتا پور، مہاراج گنج اور ملکی پور (اجودھیا) کے ایکو۔سیاحتی مقامات شامل ہیں۔

اودھ نامہ

ملت میں موجود مسلم دشمنوں کو پہچانیے ورنہ مشکلیں اور زیادہ بڑھ جائیں گی

غلام غوث، بنگلور

دنیا میں کسی قوم کو کمزور کرنا ہو اور اسے برباد کرنا ہو تو بغیر جنگ لڑے کس طرح اس مقصد کو حاصل کرنا ہے یہ طریقہ ہمیں امریکہ، یوروپ اور اسرائیل کی لائبریریوں میں ملے گا۔ ہم مسلمانوں کی لائبریریوں میں ایسی کتابیں بلکل نہیں ملتیں ۔ہماری لائبریریوں میں 90 فیصد صرف مذہب پر لکھی ہوئی کتابیں ملتی ہیں۔ ان کتابوں کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اگر کسی قوم میں تفریقہ ڈالنا ہو تو اس کے اندر اپنے ایسے ایجنٹوں اور جاسوسوں کو داخل کر دینا ہوگا جو اپنے آپ کو ان مذہبی لوگوں سے زیادہ مذہبی بتا کر پیش کرنا ہے اور ان کا اعتماد حاصل کر کے اندر ہی اندر کھوکھلا کرنا ہے ۔یہ کام شاید ہندوستان میں کئی برسوں پہلے شروع ہوگیا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے اگر کسی جگہ سے کام شروع کرنا ہو تو وہ جگہ ہے اتر پردیش اور بہار۔ آج ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے سے نفرت اور افرا تفری ہے تو وہ مسلکوں کو لے کر یہاں ہے۔ اور یہیں سے یہ بیماری دوسری ریاستوں میں یہ ایجنٹ اور جاسوس پھیلا رہے ہیں۔ ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ کسی اللہ والے کو مسلمانوں کا رہبر اور اللہ کا مقبول ترین ولی بتا کر اسکی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ ان کی چرب زبانی اور جذباتی انداز ان پڑھوں اور جاہلوں کو سب سے پہلے اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دوسروں کو اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے۔ اسی طرح کوئی دوسرا کسی دوسرے اللہ کے ولی کا نام لے کر اسی طریقہ پر دوسرا گروپ تیار کر دیتا ہے اور دونوں کے درمیان نفرت اور افرا تفری پیدا کر دیتا ہے۔ سچ اگر کہوں تو شمالی ہندوستان کے مسلمان اسی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور کمزور ہو کر اپنی بربادی کا نمونہ بن رہے ہیں۔ ایسے ہی گروپوں کے کچھ انجانے تربیت یافتہ نوجوان دوسری ریاستوں میں چلے آتے ہیں اور وہی نفرت یہاں بھی پھیلا کر مسلمانوں میں نا اتفاقی پیدا کرتے ہیں اور انہیں کمزور کرتے ہیں۔ ان گروپوں کے سرپرست آپس میں تو متحد رہتے ہیں مگر دوسروں کو دکھانے کے لئے ایک دوسرے کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں تا کہ عام مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اگر کھل کر کہیں تو یہ حضرات مولانا احمد رضا خان، مولانا الیاس نانوتوی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا محمد بن عبدل وہاب جیسے اللہ کے ولیوں کے ناموں کو لے کر اور ایک دوسرے کے خیالات کی برتری کو لے کر عام مسلمانوں میں انتشار پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ جہاں تک ہو سکے یوپی اور بہار کے خطیب حضرات کو خطابت کرنے کے لئے نہ بلایا جائے۔ اس کا ایک نظارہ ہمیں شہر بنگلور میں ہوئے 2025.9.5 کے میلاد کے جلسے میں کچھ حضرات کی تقریروں سے ملتی ہیں۔ جلسہ حضور ﷺ کی سیرت کا مگر تعریف کسی دوسرے اللہ کے ولی کی اور تنقید کسی خیالی مخالفوں کی اور خیالی دشمنی کی ۔نام مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کا مگر کام نفرتوں کو بڑھانے کا۔ یہ ایجنٹ اور جاسوس ایسے شاطر ہوتے ہیں کہ انہیں پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ یہ طریقہ ہندوستان ہی میں نہیں دنیا کے ہر ملک میں دشمنان اسلام چلا رہے ہیں۔ کوئی کھلم کھلا تو کوئی اندر ہی اندر چھپا کر۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ اللہ والوں کے حوالے سے من گھڑت حدیثیں بھی بیان کر دیتے ہیں اور ان کے نام سے کتابیں بھی شائع کروا دیتے ہیں۔ یہ اتنے چالاک اور شاطر اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ ہر کوئی ان کے گن گانے لگ جاتا ہے۔ یہ لوگ غلط رواجوں کو رائج کر دیتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا ہتھیار عقل سے پیدل بے علم لوگ ہوتے ہیں جو خود سے قران اور سیرت کا مطالعہ نہیں کرتے بلکہ سنی سنائی باتوں کو سچ مان لیتے ہیں۔ ان کی چالوں کو سمجھنا ہو تو کتابوں کا گہرا مطالعہ ضروری ہے۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے مخلص سے مخلص مذہبی حضرات بھی ایسی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے ۔۔صرف ایک مثال دوں تو وہ ہے علی کوہن اور لارنس کی جنہوں نے ملک شام اور سعودی عرب کے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا اور عالم اسلام کو نقصان پہنچایا۔ یہ بھی سچ ہے کہ آج مسلم ممالک میں کچھ لوگ مسلمانوں کے بھیس میں اسرائیل اور کچھ یوروپی ممالک کے لئے جاسوسی کر رہے ہیں اور مسلم لیڈروں کی ہر حرکت و سکنت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیا مجال کے اسرائیل چن چن کر مسلم ممالک کی اہم شخصیتوں کو موت کے گھاٹ اترتا۔ 2025.9.8 کو عمان کے شہر دوہا میں حماس کے لیڈر کون کس کمرے میں ہیں یہ جان کر انہیں بموں سے اڑانے کی اسرائیلی کوشش بھی ان ایجنٹوں کی موجودگی کی مثال ہے۔ عرب ممالک کی بزدلی اور بے غیرتی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے سر شرم سے جھکا دیے ہیں۔ ان جاسوسوں کے شر سے کیسے امت کو بچانا اور ان کو کس طرح پہچاننا یہ ایک مشکل مسلہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل عرب ممالک کو ایک ساتھ نہیں بلکہ ایک ایک کر کے مارے گا کیونکہ دوسرے عرب ممالک ڈر کر خاموش رہ جائیں گے۔ آگے کس کی باری ہے کوئی نہیں جانتا۔ سب صرف مذمت ہی کرتے رہ جائیں گے اور امریکہ کے پاوں پر سر جھکا دیں گے ۔عمان جو امریکہ سے 150 ڈالر کے ہتھیار خرید چکا ہے اور قیمتی طیارہ ٹرمپ کو تحفہ میں دیا ہے اس پر ایسے وقت میں اسرائیل بمباری کی جب وہ حماس کے لیڈروں کے ساتھ جنگ بندی کی باتیں کر رہا تھا۔ ہمیشہ اسرائیل اس وقت حملہ کرتا ہے جب کسی کو اس کی امید نہیں ہوتی۔ عام مسلمان نہ تو اخبار پڑھتا ہے اور نہ ایسی کتابیں۔ اس لئے اس کی معلومات صفر ہیں۔ اس کا کام صرف کمانا کھانا اور سونا ہے۔ ایسے عام مسلمانوں کی معلومات میں اضافہ کرنا بیحد ضروری ہے۔ اور اسے کرنا بھی بہت آسان ہے۔ وہ اس طرح کہ ہر جمعہ خطیب حضرات اپنے آدھے گھنٹے کے بیان میں بیس منٹ دین پر جو کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں اور باقی دس منٹ میں پچھلے ایک ہفتہ کے اخباروں کے مضامین میں سے جو ان کی پسند ہو اس کا نچوڑ بیان کریں۔ اس سے عوام کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر اور میسور کے سلطان حیدر علی دونوں ان پڑھ تھے مگر وہ ہمیشہ راتوں کو دانشوروں سے کتابیں پڑھا کر سنتے تھے اور ان سے صلح لیتے تھے۔ ہماری قوم کو معلومات سے آراستہ کرنے کے لئے جمعہ کا بیان ہی ایک راستہ ہے۔ اس بیان میں سیاسی معلومات، سائنسی معلومات، دشمنوں کی چالیں اور گزرتے ہوئے حالات سب بیان کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح کریں تو صرف ایک سال میں عام مسلمان باشعور ہو جائے گا اور دشمن کی چالوں سے بچ بھی جائے گا۔ ایسا کرنے کے لئے ہمارے خطیب حضرات کو اخباروں کا مطالعہ کرتے رہنا ہوگا اور مغربی ممالک کے دانشوروں کی کتابوں کا بھی مطالعہ کرتے رہنا ہوگا۔ ایک اور طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ مہینہ میں ایک جمعہ کسی نہ کسی دانشور کو جمعہ کا بیان دینے کا بندوبست کرنا ہو گا۔ ایسا کام میں اور میرے کچھ ساتھیوں نے کچھ سال پہلے مسجدوں میں کامیابی کے ساتھ کیا تھا۔ 2025.9.6 کو جناب شاہد صدیقی صاحب، راجیہ سبھا کے سابق ممبر دہلی سے بنگلور اپنی ایک کتاب کا اجرا کرنے کے لئے آئے تھے اور اس میں آپ نے اپنے بہترین تجربات اور خیالات پیش کئے ۔مگر آپ نے دوسروں کو سوالات کرنے کا موقعہ نہیں دیا۔ ہم پوچھنا چاہتے تھے کہ جب آپ اتنے بڑے دانشور ہیں اور وپ کے خیالات اتنے روشن ہیں تو آپ نے اپنے کچھ دانشور ساتھیوں کے ساتھ مل کر ہم ہندوستانی مسلمانوں کی لیڈرشپ کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی اور کیوں آپ نے ہماری ترجمانی کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کیا ہم میں سے کسی نے آپ کو روکا تھا یا آپ خود اس کشمکش میں تھے کہ قوم آپ کی لیڈرشپ قبول نہیں کرے گی۔ اگر ہم میں سے ہر شخص کسی اور لیڈر کے ابھرنے کی امید ہی کرتا رہا تو کب یہ امید بر آئے گی۔ مذہبی حضرات کو دینی مسائل سنبھالنے کے لئے چھوڑ دیجیے مگر جہاں تک سیاسی، معاشی اور دیگر دنیاوی مسائل ہیں وہ آپ لیجیے۔ اگر کسی کو لگے کہ میرا یہ مشورہ صحی نہیں ہے تو برائے مہربانی اس سے بہتر مشورہ دیجیے۔

۔فون: 9980827221

جارحانہ تیور دانشمندی یا نادانی

کانگریس کے سابق صدر اور ایوان میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے ووٹر لسٹ سے نام ہٹانے کو لے کر الیکشن کمیشن پر ایک بار پھر حملہ کیا ہے۔ اس بار ان کے تیور مزید جارحانہ نظر آئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ووٹوں کی چوری منظم طریقے سے ہوئی اور کمیشن نے اس پر آنکھیں بند کر کے خاموشی اختیار کی۔ حالانکہ یہ بات انھوں نے صرف ابھی نہیں کہی ہے بلکہ وہ اسی بات کو اس سے پہلے کئی بار دوہرا چکے ہیں۔ اور اپنے بیانات سے انھوں نے الیکشن کمیشن اور وزیر اعظم کے انتخاب کو بھی کٹگھرے مین کھڑا کیا ہے۔ جس کے ردعمل میں جو کچھ ہونا چاہئے تھا وہ ہوتا فی الحال دکھائی نہیں دکھائی دے رہا۔ الیکشن کمیشن ان سے ایک احمقانہ مطالبہ ضرور کر رہا ہے کہ وہ اپنے الزامات کے حوالے سے حلف نامہ پیش کریں تب ان کی بات پر غور کیا جائے گا۔ یہ مطالبہ احمقانہ اس لئے ہے کہ اس کا قانونی جواز بالکل نہیں ہے۔ اگر راہل کہہ رہے ہیں کہ الیکشن کمیشن ووٹوں کی چوری میں شریک ہے یا اس کی سرپرستی یا نگرانی مین یا ملی بھگت سے ووٹوں کی چوری کی گئی تو الیکشن کمیشن کو یا تو اپنی صفائی دینی چاہئے یا پھر راہل گاندھی کے خلاف قانونی کاروائی کرنا چاہئے کہ وہ ایک نہایت اہم آئینی ادارے کو بدنام کر رہے ہیں اور اس کی ساکھ اور ایماندارانہ شناخت کو مجروح کرنے میں لگاتار سرگرم عمل ہیں۔ کیونکہ اگر وہ جھوٹ بول رہے ہیں تو یہ ایک نہایت سنگین جرم بن جاتا ہے۔ مگر الیکشن کمیشن اور خود حکومت کی خاموشی اور طرح طرح کے گول مو بیانات ایسے خدشات کو جنم دیتے ہیں جنھیں نہیں ہونا چاہئے۔

راہل گاندھی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنی پریس کانفرنس کی 36 سیکنڈ کی ایک ویڈیو شیئر کی۔ اس ویڈیو میں وہ بتاتے ہیں کہ کس طرح صبح چار بجے آن لائن درخواستیں دے کر ووٹروں کے نام انتخابی فہرست سے حذف کیے گئے۔ راہل گاندھی نے کہا، "ناگراج جی نے دو درخواستیں 36 سیکنڈ میں فائل کر دیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ کوئی صبح چار بجے اٹھ کر ووٹر ڈلیٹ کر رہا ہے۔ یہ سب محض اتفاق نہیں بلکہ ایک منظم سازش ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ پہلے شبہ تھا کہ شاید الیکشن کمیشن اس پر نظر نہیں رکھ رہا لیکن حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ ایک منصوبہ بند طریقے سے ہوا اور اس عمل کو سہولت فراہم کی گئی۔

راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ گلبرگہ ضلع کے آلند اسمبلی حلقے میں بڑی تعداد میں ان کی پارٹی کے حامیوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے ہیں۔ ان کے مطابق یہ کام ایک منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا تا کہ کانگریس کے ووٹرز انتخابی عمل سے باہر رہ جائیں۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر بھی براہِ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ 'جمہوریت کے قاتلوں' اور 'ووٹ چوروں' کی حفاظت کر رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ جب کسی جمہوری ملک میں ووٹ ہی چوری کر لیے جائیں تو عوام کی آواز اور رائے دونوں دب جاتی ہیں، جو دراصل جمہوریت کی روح کے خلاف ہے۔ کانگریس رہنما نے یہ بھی کہا کہ ووٹروں کے نام حذف کرنے کے بعد متعلقہ افراد کو اس بارے میں اطلاع تک نہیں دی گئی۔ ان کے بقول کئی لوگوں کو اس وقت پتا چلا جب وہ ووٹ ڈالنے پہنچے اور ان کا نام فہرست میں موجود ہی نہیں تھا۔ یہ پورا عمل نہ صرف غیر شفاف ہے بلکہ انتخابی نظام پر عوام کے اعتماد کو کمزور کرتا ہے۔

ادھر الیکشن کمیشن نے راہل گاندھی کے الزامات کو بے بنیاد اور غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ ووٹر لسٹ سے کسی بھی نام کو حذف کرنے کا عمل مکمل جانچ کے بعد ہی ہوتا ہے۔ کمیشن کے مطابق اس پورے عمل میں شفافیت کو یقینی بنایا جاتا ہے اور کسی بھی سیاسی دباؤ یا جانبداری کی گنجائش نہیں ہے۔ واضح رہے کہ راہل گاندھی گزشتہ کئی ہفتوں سے انتخابی بدعنوانیوں اور 'ووٹ چوری' کے معاملات کو لے کر کھل کر بول رہے ہیں اور بار بار عوام کو اس بابت آگاہ کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ لڑائی محض ایک انتخابی عمل کی نہیں بلکہ ملک کے جمہوری ڈھانچے کو بچانے کی ہے۔

راہل گاندھی کا یہ بھی دعوی ہے کہ وہ اس بارے مین پختہ ثبوت بھی رکھتے ہیں ۔اگر یہ ثبوت محض بیانات پر مبنی ہیں تو ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے کہ بیانات منھ دیکھ کر بدل بھی جایا کرتے ہیں، لیکن اگر ان کے پاس دستاویزی ثبوت ہیں تو اب انھیں کورٹ میں پیش کرنا چاہئے تا کہ دودھ کا دود اور پانی کا پانی ہو کر فضا صاف ہو جائے، تا کہ عوام بھی تمام کہانی کی اصلیت سے واقف ہو سکیں اور آئندہ ہونے والے انتخابات میں وہ اپنا کوئی فیصلہ شاید بدلنے کے بارے میں سوچیں۔ وگرنہ محض زبانی بیان بازی اور بار بار ایک ہی بات کی تکرار سے کچھ نہیں ہونے والا۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ حزب اختلاف پوری طرح متحدہ ہے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب میں اگر چہ پہلے سے ہی ارباب اقتدار کی اکثریت تھی تاہم پھر بھی جو ووٹ پڑے ان سے یہ صاف ہو گیا کہ کراس ووٹنگ ہوئی ہے، تو کرنے کا کام یہ ہے کہ پہلے اپنا گھر بچایا جائے اور اسے مزید مضبوط کیا جائے تب کوئی جارحانہ قدم اٹھانے کے بارے میں فیصلہ لیا جائے، ورنہ یہ جارحیت خود جارح کے خلاف بھی جا سکتی ہے اور نتائج مزید خراب بھی ہو سکنے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

کیا ماؤنواز تنظیم دو دھڑوں میں بٹ چکی ہے؟ کیا ایک گروہ ہتھیار ڈال رہا ہے؟

سنتوشی مرکام

کیا ماؤنوازوں کی ساٹھ سالہ مسلح جدوجہد اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے؟ کیا وہ ہتھیار ڈال رہے ہیں؟

ممنوعہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ماؤسٹ) کی مرکزی کمیٹی کے ترجمان ابھے کے نام سے جاری ایک پریس بیان پورے ملک میں موضوع بحث ہے۔ 15 اگست کی ڈیڈ لائن کے ساتھ جاری یہ بیان، 'عارضی طور پر مسلح جدوجہد ترک کرنے' اور 'ہتھیار ڈالنے' کے ان کے ارادے کا اظہار کرتا ہے۔ بیان میں وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو 'عزت مآب' کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے اور ماؤنواز تحریک سے متاثرہ ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ سے بھی امن دوست رویہ اپنانے کی اپیل کی گئی ہے۔ یہ بیان ماؤنواز تحریک کی تاریخ میں ایک غیر معمولی واقعہ ہے جو ان کے بدلتے ہوئے نقطہ نظر کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ اس سے قبل بھی، اسی سال 2 اپریل کو ابھے کے نام سے ایک پریس بیان میں امن مذاکرات کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اگرچہ اس میں ہتھیار چھوڑنے کا ذکر نہیں تھا، لیکن ماؤنواز امن مذاکرات کے لیے آمادہ نظر آرہے تھے۔

اس کے بعد 22 اپریل کو ماؤنواز پارٹی کی نارتھ-ویسٹ سب زونل کمیٹی کے ترجمان روپیش نے 'بستر ٹاکیز' نامی یوٹیوب چینل کو ایک ویڈیو انٹرویو دیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ حکومت کو جنگ بندی کا اعلان کرنا چاہیے تاکہ انھیں سینئر رہنماؤں سے مشاورت کے بعد کوئی ٹھوس فیصلہ لینے کا موقع مل سکے۔

بیانات کا سلسلہ

اس کے بعد 10 مئی کو ابھے نے ایک اور بیان جاری کیا، جس میں ہتھیار چھوڑنے اور قومی دھارے میں شامل ہونے کے معاملے پر حکومت کے ساتھ بات چیت میں شامل ہونے پر آمادگی کا اظہار کیا گیا تھا۔ تاہم، اس بیان نے بھی امن مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا اور مرکزی حکومت سے اس پر آگے بڑھنے کا مطالبہ کیا گیا۔ غور طلب ہے کہ اس بیان میں بھی ماؤنوازوں نے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے لیے مہذب الفاظ کا استعمال کیا تھا۔ حکومتوں کو مظلوموں کا آلہ کار ماننے والے ماؤ نواز اکثر ان کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اس زبان کے سامنے آنے کے بعد بہت سے لوگوں نے بیان کی سچائی پر ہی سوالیہ نشان لگا دیا تھا۔ اب، ابھے سے منسوب تازہ ترین بیان اور بھی حیران کن ہے۔ اس میں نہ صرف 'مسلح جدوجہد سے عارضی دستبرداری' کی بات کہی گئی ہے بلکہ یہ بھی واضح طور پر کہا گیا ہے کہ 'ہم نے ہتھیار چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔' ملک بھر میں ساٹھ سال سے جاری نکسل تحریک کی تاریخ میں پہلی بار ایسا بیان آیا ہے جس میں انہوں نے ہتھیار چھوڑنے کی بات کہی ہے۔

اس کے علاوہ، اس بیان کے ساتھ ابھے کی تصویر بھی لگی ہوئی ہے۔ یہ نہ صرف حیران کن بلکہ بے مثال ہے۔ کسی انڈر گراؤنڈ ماؤنواز لیڈر کے لیے عوامی طور پر اپنی تصویر دکھانا غیر متوقع ہے۔ بیان میں ان کا ای میل ایڈریس اور فیس بک آئی ڈی بھی درج ہے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ شروع میں بہت سے لوگوں نے اس بیان کی سچائی پر شک کیا، لیکن بعد میں آڈیو کلپ منظر عام پر آنے کے بعد یہ واضح ہوگیا کہ یہ واقعی ابھے کا ہی بیان تھا۔ مزید برآں، بیان میں مئی میں ابوجھماڑ کے گنڈی کوٹ جنگلات میں سکیورٹی فورسز کے ساتھ مبینہ تصادم میں مارے گئے ماؤنواز پارٹی کے جنرل سکریٹری نمبالا کیشوراؤ (بسوراجو) کا ذکر کرتے ہوئے، ان کے نامکمل امن مذاکرات کی تجویز پر عمل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اس بیان کے کئی پہلو ہیں، جن کا تفصیل سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس کے پہلے ابھے اور ماؤنواز تحریک کے لیے ان کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کون ہیں ابھے؟

پولیس اور ماؤنواز تحریک پر گہری نظر رکھنے والوں کے مطابق، ابھے کا اصل نام ملوجلا وینوگوپال ہے۔ ان کی عمر 69 سال بتائی جاتی ہے۔ وہ تلنگانہ کے شہر پیداپلی میں ایک برہمن گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ستر کی دہائی کے اواخر سے، یعنی تقریباً 45-50 سال سے انڈر گراؤنڈ رہتے ہوئے کام کرنے والے وینوگوپال کے بڑے بھائی ملوجلا کوٹیشور راؤ عرف 'کشن جی' تھے، جو 2011 میں مغربی بنگال میں ایک مبینہ تصادم میں ہلاک ہوگئے۔ دونوں بھائی طویل عرصے تک ماؤنواز پارٹی کی سینٹرل کمیٹی اور پولٹ بیورو کے اہم اراکین رہے۔ وینوگوپال کو تنظیمی اور نظریاتی معاملات میں ایک بڑا حکمت عملی ساز سمجھا جاتا ہے۔ وہ پارٹی کے اندر بھوپتی اور سونو کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ 2010 میں پارٹی کے ترجمان چرکوری راجکمار (آزاد) کے مارے جانے کے بعد وینوگوپال پارٹی کے ترجمان بنے اور تب سے وہ 'ابھے' کے نام سے پریس بیان جاری کرتے آ رہے ہیں۔ وینوگوپال نے ابتدائی طور پر مہاراشٹر کے گڑھ چرولی ضلع میں ماؤنواز تحریک کی بنیاد رکھی اور بعد میں دنڈکارنیہ کے رہنما بن گئے۔ وہ گزشتہ 28 سالوں سے مرکزی کمیٹی کے رکن کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

وینوگوپال کی بیوی وملا سڑام عرف تارکا نے کئی دیگر ساتھیوں کے ساتھ دسمبر 2024 میں مہاراشٹرا پولیس کے سامنے سرینڈر کیا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ بگڑتی صحت اور مسلح افواج کے بڑھتے ہوئے حملوں نے انہیں جدوجہد کا راستہ ترک کرنے پر مجبور کیا۔ وینوگوپال کی بھابھی (جو کوٹیشور راؤ کی بیوی ہیں)، پوتلا پدماوتی عرف سجاتا (عمر 62) نے حال ہی میں 13 ستمبر کو حیدرآباد میں خودسپردگی کی۔ وہ بھی مرکزی کمیٹی کی رکن تھیں۔

ابوجھماڑ میں 21 مئی کو ہوئے انکاؤنٹر میں ماؤسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری نمبالا کیشوراؤ سمیت 28 کیڈر مارے گئے تھے۔ اس کے بعد یہ قیاس آرائیاں شروع ہوگئی تھیں کہ وینوگوپال پارٹی کے اگلے جنرل سکریٹری بن سکتے ہیں، کیونکہ سینئر ہونے کی وجہ سے انہی کا نمبر تھا۔ تاہم ستمبر کے دوسرے ہفتے میں یہ خبر سامنے آئی کہ تھپری تروپتی عرف دیوجی کو نیا جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، دنڈکارنیہ اسپیشل زونل کمیٹی کے سکریٹری کا عہدہ معروف کمانڈر ہڑما کے پاس چلا گیا۔ اگرچہ ماؤنواز پارٹی کی طرف سے اس کی تصدیق نہیں کی گئی، لیکن چھتیس گڑھ سے رپورٹنگ کرنے والے ایک صحافی نے دی وائر سے اس بات کی تصدیق کی۔ اگر دیوجی اور ہڑما کے پروموشن کی خبر درست ہے تو اس سے کئی معنی نکالے جا سکتے ہیں۔

تلنگانہ کے کورٹلا قصبے میں پیدا ہوئے دیوجی دلت پس منظر سے آتے ہیں اور جنوبی بستر کے گاؤں پوورتی میں پیدا ہوئے ہڑما قبائلی ہیں۔ 1960 کی دہائی کے اواخر میں نکسل باڑی گاؤں میں شروع ہونے والی ماؤنواز تحریک کی تقریباً 57 سالہ تاریخ میں، یعنی چارو مجمدار اور کنہائی چٹرجی کے زمانے سے آج تک یہ پہلا موقع ہے جب کوئی دلت پارٹی کے سب سے بڑے عہدے پر فائز ہوا ہے۔ اسی طرح دنڈکارنیہ میں 1980 سے اب تک، یعنی پچھلے 45 سالوں سے جاری جدوجہد میں، پہلی بار کسی مقامی قبائلی کو دنڈکارنیہ کمیٹی کی باگ ڈور ملی ہے۔ اگر یہ خبر صداقت پر مبنی ہے تو مرکزی کمیٹی میں وینوگوپال اور دیگر سینئر شخصیات کو نظرانداز کرتے ہوئے دیوجی کو جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا۔ اسی طرح، دنڈکارنیہ کمیٹی میں بھی بعض سینئر اراکین کو نظرانداز کرتے ہوئے ملٹری کمانڈر ہڑما کو اعلیٰ عہدے پر فائز کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماؤنواز پارٹی نے عسکری مورچے کو ترجیح دی ہے۔ اس سے یہ بھی اشارہ مل سکتا ہے کہ اگلے سال 31 مارچ تک اس تحریک کو جڑ سے ختم کرنے کے حکومت کے وعدے کا مقابلہ ماؤنواز عسکری طریقے سے ہی کرنا چاہتے ہیں۔

اس سے ایک مطلب یہ بھی نکالا جا سکتا ہے کہ ماؤنواز شاید اپنے خلاف اس تنقید کو ختم کرنا چاہتے ہیں کہ پارٹی میں دلتوں اور قبائلیوں کو کبھی اعلیٰ عہدے نہیں دیے جاتے، بلکہ صرف اونچی ذات کے لوگ ہی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔

ایک ہفتے میں دو بیان دو الگ سُر

پارٹی کی 21 ویں سالگرہ کے موقع پر سی پی آئی (ماؤسٹ) کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے جاری کیے گئے ایک حالیہ بیان اور ابھے کے حالیہ بیان کو ایک ساتھ پڑھنے پر کئی سوال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ پارٹی دو دھڑوں میں تو نہیں بٹ گئی؟ سالگرہ والے بیان میں لکھا گیا ہے، 'اگر مرکزی حکومت آپریشن کگار کو روکتی ہے اور انقلابی خطے میں مسلح افواج کے کیمپوں کے قیام کو روکتی ہے، تو ہماری پارٹی عوام کے وسیع تر مفاد میں امن مذاکرات کے لیے ہمیشہ تیار ہے۔' ابھے کا بیان اس کے بالکل برعکس ہے۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ وہ کچھ شرائط پر امن مذاکرات کے لیے تیار ہیں، جبکہ ابھے کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار چھوڑنے کے لیے تیار ہیں، حکومت صرف انھیں ایک مہینے کی مہلت دے۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر ایک اور خود تنقیدی رپورٹ وائرل ہے، جو سونو کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ تیلگو میں لکھی گئی اس رپورٹ کی تصدیق تو نہیں ہو پائی، لیکن یہ ابھے کے بیان کی توسیع محض معلوم ہوتی ہے۔ نوٹ کریں کہ ابھے اور سونو دونوں وینوگوپال کے ہی نام ہیں۔ اس رپورٹ کا اصل مصنف جو بھی ہو، اس سے متعدد سوالوں کے جواب ملتے ہیں اور کئی نئے سوال پیدا بھی ہو جاتے ہیں۔

ابھی پردہ اٹھنا باقی ہے

ابھے کے تازہ بیان کے بعد اب ان سوالوں کا جواب ملنا باقی ہے کہ پارٹی ترجمان کے طور پر انہوں نے 'مسلح جدوجہد کے عارضی خاتمے' اور 'ہتھیار چھوڑنے' کی جو تجویز سامنے رکھی ہے، اس پر ان کے نئے جنرل سکریٹری (اگر وہ منتخب کیے گئے ہیں تو) کی مہر ہے یا نہیں؟ اگر ابھی تک نئے جنرل سکریٹری کا انتخاب نہیں ہوا ہے تو اس بیان میں اس بات کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا کہ ابھے جنرل سکریٹری کی غیر موجودگی میں پارٹی کی جانب سے یہ بیان دے رہے ہیں۔ جب وہ کہہ رہے ہیں کہ صرف چند سینئر کیڈر ان کی تجویز سے متفق ہیں، تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس تجویز پر پارٹی کے اندر عام رائے یا کوئی وسیع اتفاق نہیں ہے؟ جس دنڈا کارنیہ خطے کو ماؤنواز اپنا سب سے بڑا بیس بتاتے ہیں، اس خطے کے سب سے تیز طرار اور اب ممکنہ دنڈکارنیا اسپیشل زونل کمیٹی کے سکریٹری ہڑما اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں؟ کیا ترجمان ابھے کے نام سے جاری بیان اور پولت بیورو کے رکن سونو کے نام سے جاری خود تنقیدی رپورٹ پارٹی کی مشترکہ رپورٹ ہے یا یہ ان کی ذاتی رپورٹ ہے؟ اکثریت کی بنیاد پر مشترکہ فیصلے کرنے کے ان کے اصول کے برخلاف وینوگوپال کو ذاتی بیانات کیوں جاری کرنے پڑ رہے ہیں؟ کیا وہ پارٹی یا مرکزی کمیٹی میں الگ تھلگ پڑ گئے ہیں؟ یا یہ اس بات کی علامت ہے کہ پارٹی پہلے ہی دو دھڑوں میں بٹ چکی ہے اور وینوگوپال ممکنہ طور پر ماؤنواز کے ایک دھڑے کی نمائندگی کر رہے ہیں؟

اس سے قطع نظر کہ کس ماؤنواز دھڑے نے یہ تجویز پیش کی ہے، یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ حکومت اسے مثبت انداز میں لے گی یا نہیں۔ اگر ماؤنواز ہتھیار چھوڑ کر قومی دھارے میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو اس تجویز کا خیر مقدم کرنے اور سہولت فراہم کرنے کی ذمہ داری نہ صرف حکومتوں بلکہ سول سوسائٹی کی بھی ہوگی۔ اس پر فی الحال غیر یقینی صورتحال بنی ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ اگر ماؤنواز اپنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں تو ان کے مستقبل کے اقدامات کیا ہوں گے؟ ابھے کے بیان میں اس بات کا ذکر تھا، 'جہاں تک ممکن ہو سکے، ہم تمام سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر عوامی مسائل کے لیے جدوجہد کریں گے۔' اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کن سیاسی جماعتوں کا حوالہ دے رہے ہیں؟ بائیں بازو کی جماعتیں، یا دوسری پارٹیاں جنھیں وہ بورژوا پارٹیاں کہتے رہے ہیں؟ یا وہ اپنی موجودہ پارٹی کو ہی قانونی طور پر کام کرنے والی عام سیاسی جماعت میں تبدیل کرنا چاہیں گے؟ ایک سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ کیا قبائلیوں کی نقل مکانی، جل، جنگل اور زمین کے مسائل اور کارپوریٹ کمپنیوں کی جنگلات میں دخل اندازی، پی ای ایس اے ایکٹ اور دیگر ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی ان کے اہم مسائل رہیں گے یا نہیں؟ ان سوالوں کا جواب اس وقت تک نہیں ملے گا، جب تک کہ دیوجی یا ہڑما کی جانب سے کوئی بیان نہ آجائے۔

(بشکریہ: دی وائر اردو)

مولانا آزاد کا پیغام آج بھی غیر معمولی معنویت کا حامل

الطاف میر

ہندوستانی شناخت اور قومیت کے گہرے مباحث میں مولانا ابوالکلام آزاد کے الفاظ آج بھی غیر معمولی معنویت رکھتے ہیں، خصوصاً ان کا پُراثر اعلان: "ہر ہندوستانی، خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان، سب سے پہلے ایک ہندوستانی ہے"۔ یہ پُراثر بیان اُس نازک مرحلے پر دیا گیا جب ہندوستان اپنی آزادی کی جدوجہد کے فیصلہ کن موڑ پر تھا۔ یہ صرف سیاسی نعرہ نہیں تھا بلکہ ایک ایسے بنیادی اصول کی ترجمانی تھی جو ایک کثرت میں وحدت رکھنے والی، پُرامن اور ہم آہنگ قوم کی بنیاد بن سکتا ہے۔ آزادی کی تحریک کے ایک قدآور رہنماء اور اسلامی علوم کے گہرے فہم رکھنے والے عالم نے ایک ایسے ہندوستان کا تصور پیش کیا، جہاں مذہبی شناخت اپنی جگہ اہم ضرور ہے، لیکن اسے مشترکہ ہندوستانی قومیت کے جامع پرچم تلے ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے اُس دور کے علیحدگی پسند بیانیوں، بالخصوص دو قومی نظریے کو دوٹوک انداز میں رد کر دیا، کیونکہ ان کے نزدیک یہ نظریہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی بنیاد اور گونا گوں ثقافت کے وجود کے لیے ایک سنگین خطرہ تھا۔ ان کا استدلال تھا کہ صدیوں پر محیط باہمی اشتراک اور ساتھ جینے کے تجربے نے ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک [illegible] روزمرہ زندگی کو بھی تشکیل دیا۔ ان کے نزدیک یہی مشترکہ ورثہ ہندوستانی قومیت کی اصل بنیاد تھا، جو مذہبی یا ثقافتی تفریق سے کہیں بلند اور وسیع تر تھا۔

مولانا آزاد کا ہندو مسلم اتحاد پر یقین محض سیاسی مصلحت پر مبنی نہیں تھا، بلکہ یہ اسلام کی گہری دینی سمجھ اور فکری بصیرت میں جڑیں رکھتا تھا۔ انہوں نے دین کے آفاقی روحانی پیغام اور اس کے ظاہری مظاہر یعنی رسوم و عبادات اور سماجی قوانین (شریعت) کے درمیان ایک نہایت اہم امتیاز قائم کیا۔ ان کے نزدیک ہر مذہب، بشمول اسلام، کی روح آفاقی سچائی میں مضمر ہے یعنی توحید، عدل، رحم دلی، اور نیکی کی جستجو۔ ان کا ایمان تھا کہ یہی اقدار بین المذاہب ہم آہنگی کی اصل بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے اس نقطہ نظر کی تائید خود قرآن کریم سے حاصل کی، جس کی آیات کی تعبیر انہوں نے اس طور پر کی کہ مختلف مذہبی رسوم و روایات کے تنوع کے پس پشت ایک ہی خدائی مقصد کی وحدت کو اجاگر کیا جا سکے۔

مولانا آزاد کے نزدیک یہ دینی وسعت نظری ہی تھی جس نے انہیں ایک جامع [illegible] اپنے مذہبی عقائد پر فخر کے ساتھ قائم رہتے ہوئے، خود کو ایک ہندوستانی بھی پوری وابستگی کے ساتھ سمجھ سکے۔ ان کے نزدیک یہ فکر ہندوستان کی تاریخی ارتقاء کا فطری نتیجہ تھی، جہاں مختلف مذہبی برادریوں نے ایک دوسرے کی ثقافت کو مالا مال کیا اور مل کر ایک منفرد، ہم آہنگ اور مشترکہ تہذیب کو جنم دیا۔ ان کا یہ تصور اُن نظریات سے یکسر مختلف تھا جو ہندوستانی قومیت کو کسی تنگ مذہبی پیمانے چاہے ہندو ہو یا مسلمان سے ماپنے کی کوشش کرتے تھے۔

آزادی کے بعد اور اُس المناک تقسیم کے باوجود جس کی انہوں نے شدت سے مخالفت کی تھی مولانا آزاد ایک متحد اور سیکولر بھارت کے عزم پر پوری استقامت کے ساتھ قائم رہے۔ بحیثیت ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم، انہوں نے ملک کی تعلیمی پالیسیوں پر گہرا اثر ڈالا اور ایک جدید نظام تعلیم کی بنیاد رکھی، جو ترقی، مذہبی و ثقافتی تنوع اور سماجی انصاف کے اصولوں کو فروغ دینے کے لیے وضع کیا گیا تھا۔ انہوں نے ہمہ گیر تعلیم، مساوی مواقع اور سیکولر اقدار کی بھرپور وکالت کی، کیونکہ ان کے نزدیک ایک [illegible] کو سائنسی و تکنیکی ترقی کے فروغ کا ذریعہ قرار دیا، اور ساتھ ہی اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے عظیم ثقافتی ورثے کا تحفظ بھی تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انڈین انسٹی ٹیوٹس آف ٹیکنالوجی (IITs)، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC)، اور مختلف ثقافتی اکادمیوں جیسے اداروں کا قیام اُن کے اسی وژن کی عکاسی کرتا ہے ایک ایسا ہندوستان جو فکری طور پر متحرک، ثقافتی طور پر مالا مال، اور مستقبل کی جانب گامزن ہو۔ مولانا آزاد کا پیغام آج بھی غیر معمولی معنویت کا حامل ہے۔ آج جب فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے اور قومیت کے مفہوم پر نئی نئی بحثیں جنم لے رہی ہیں، ایسے وقت میں اُن کا اتحاد، رواداری اور تنوع کے احترام پر زور ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ ہندوستان کی اصل قوت اس کی کثرت میں وحدت اور ہمہ جہتی تہذیب میں مضمر ہے۔ مولانا آزاد کے افکار سے ایک بار پھر رجوع کرنا ہمیں اس متنوع قوم میں شناخت کے پیچیدہ مسائل کو سمجھنے اور اُن کا دانش مندی سے سامنا کرنے کا سلیقہ سکھا سکتا ہے، اور اُس اتحاد و ہم آہنگی کے جذبے کو پھر سے زندہ کر سکتا ہے جو ہندوستان کی جدوجہد آزادی کا نمایاں وصف تھا۔ ان کی میراث آج بھی اس یقین کی صورت میں زندہ ہے کہ ہندوستان کا مستقبل سیکولرزم، شمولیت اور جمہوریت کے اصولوں کو اپنانے میں مضمر ہے جہاں "کثرت میں وحدت" محض ایک نعرہ نہیں، بلکہ ایک جیتی جاگتی حقیقت ہو۔

پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وقت کی قدر کیجئے

سمیہ منصور

دوستو! وقت ہمارے ہاتھوں سے پھسلتا چلا جارہا ہے اور ہم اس بات کا احساس تک نہیں کررہے۔ اگر ہم اپنی یادداشت پر زور ڈالیں تو یہ کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے سالِ نو کی ڈائری لی تھی اور جبکہ ابھی اس کا ٹھیک طرح سے استعمال بھی نہیں ہوا کہ سال ختم ہونے کو ہے۔ اگر ہم سب اس بات کا تجزیہ کریں کہ ہم نے اس سال جس کی بس چند گھڑیاں ہی ہمارے ہاتھ رہ گئی ہیں، کیا کیا؟ کیا کھویا کیا پایا؟ کوئی ایسا کام بھی کیا جس کی بنا پر یہ کہہ سکیں کہ ہاں ہمارا یہ سال یونہی ضائع نہیں گیا؟ ہم میں سے بہت سوں کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔ ہم نے کبھی اپنے سارے گزرے ہوئے دنوں اور سارے گزرے ہوئے سالوں کے لیے کچھ نہیں سوچا۔

یہ سال جو اختتام پذیر ہے اس میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح سے ہمارے ملک کا امن تباہ کیا گیا۔ کس طرح سے قتل وغارت گری کا بازار گرم کیا گیا۔ لیکن کیا ہم میں سے کسی نے بھی اپنی زندگیوں میں سے کچھ وقت نکالا کہ اس ملک کے لیے کچھ کرسکیں؟ ہر انسان، ہر فرد صرف یہ سوچ رہا ہے کہ میرے کرنے سے کیا ہوگا! میرے اکیلے سے کیسے معاشرہ تبدیل ہوجائے گا

ایک دن سورج نے ڈوبتے ہوئے کہا: ہے کوئی جو میرے بعد میری جگہ لے سکے؟

مٹی کے ایک دیئے نے جواب دیا: ہاں میں کوشش کروں گا۔

ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہیں کوشش کرنی ہے اپنے آپ کو، اپنے معاشرے کو، اپنے وطن کو بدلنے کی...... پرسکون بنانے کی۔

وقت تو گزر رہا ہے اور بے شک ہم سب صرف خسارے اور گھاٹے کا ہی سودا کررہے ہیں۔ فلاح تو وہی لوگ پائیں گے جن کا ذکر اللہ نے سورہ عصر میں کردیا ہے۔ اور اگر ہم آج بھی نہیں سمجھے اور اس نئے سال کو بھی پچھلے کئی سالوں کی طرح گزار دیا تو اللہ کو تو اپنا کام کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ تو ہوکر ہی رہتا ہے۔ ہم نہ ہوں گے ہم سے بہتر لوگ ہوں گے جو یہ کام کرجائیں گے۔ لیکن ہمیں چاہیے کہ وہ ہم ہوں۔ بس کامیاب ہونا ہے تو آج ہی سے اپنے نئے سال کا لائحہ عمل بنالیجیے اور پھر اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کیجیے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس نئے سال میں ایک نیا انسان اور ایک اچھا مسلمان بننے کی توفیق عطا کرے اور ہمارے ملک اور عالم اسلام پر اپنی رحمتیں وبرکتیں نازل فرمائے۔ آمین■

خرگوش کی چالاکی

بہت دن گزر گئے کچھوے اور خرگوش کی ملاقات نہ ہوئی۔ جس نہر میں کچھوے کا قیام تھا اس کے خشک ہونے پر اسے نقل مکانی کرنی پڑی۔ خرگوش کو بھی اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا۔ دونوں مخالف سمتوں میں دور ہوگئے۔ خرگوش کچھوے سے ملنے کے لیے بے قرار تھا لہٰذا جب اسے معلوم ہوا کہ کچھوا پہاڑوں کے دوسری طرف ایک جھیل میں رہ رہا ہے تو اس سے رہا نہ گیا۔ وہ ایک دن اس سے ملنے کے لیے چل دیا۔ سفر لمبا تھا لیکن خرگوش کو کوئی فکر نہ تھی۔ وہ صبح سویرے روانہ ہوا اسے یقین تھا کہ شام تک واپس آجائے گا۔

موسم اچھا تھا، شکاری جانوروں کا بھی دور دور تک پتا نہ تھا۔ خرگوش مزے سے قلانچیں بھرتا دوڑ رہا تھا۔ اچانک ایک خشک پہاڑی نالے میں اس کا سامنا جنگلی بلی سے ہوگیا۔ بلی کو دیکھ کر وہ ڈر گیا لیکن بلی نے اس پر توجہ نہ دی۔ وہ آہستہ تھکی تھکی چلی آرہی تھی، قریب آنے پر خرگوش نے دیکھا کہ وہ بہت کمزور اور بیمار ہے۔ خرگوش کو اسے کوئی خاص خطرہ نہ تھا۔

کہاں جارہے ہو، بلی نے کمزور آواز میں پوچھا۔

اپنے دوست کچھوے سے ملنے جارہا ہوں اور تم کدھر چلیں۔ خرگوش نے پوچھا۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں کسی نے بتایا تھا کہ اس علاقے میں ایک خاص بوٹی اگی ہے جس میں نیلے پھول لگتے ہیں وہ ڈھونڈتی پھر رہی ہوں۔ بھائی خرگوش کیا تم میری مدد کرسکتے ہو۔ بلی نے پوچھا۔

خرگوش فوراً سمجھ گیا اسے معلوم تھا کہ نیلے پھول والی بوٹی کہاں اگی ہے وہ اسے پتا سمجھانے لگا لیکن اسے شرارت سوجھی اور اس نے بلی کو جنوب کے بجائے مخالف سمت شمال کی طرف بھیج دیا۔ بلی شکریہ ادا کرتے ہوئے روانہ ہوگئی۔ خرگوش مکاری سے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ دوپہر تک وہ پہاڑوں کے پار جھیل پر پہنچ گیا۔ خرگوش کو وہ جگہ بہت پسند آئی لیکن کچھوے کا کچھ پتا نہ تھا۔ خرگوش پانی کے کنارے چلا آیا اور اسے آوازیں دینے لگا۔ کچھوا نہر میں آرام کررہا تھا، اس تک خرگوش کی آواز نہ پہنچی۔ خرگوش انتظار کرتا رہا لیکن کچھوا باہر نہ آیا تو خرگوش نے سوچا کچھ دیر آرام کرلیا جائے۔ ایک درخت کے نیچے ڈھیروں سوکھے پتوں سے ایک نرم بستر سا بن گیا تھا۔ خرگوش اس پر لیٹ گیا۔ جھومتے درختوں اور جھیل کے شفاف پانی سے ہوکر آتی خوشگوار ہوا نے جلد ہی اسے سلا دیا اور وہ خواب خرگوش کے مزے لینے لگا۔

تھوڑی دیر بعد کچھوے نے پانی سے گردن باہر نکالی اور کنارے پر خرگوش کو سوتا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اسے بہت خوشی ہورہی تھی، وہ باہر چلا آیا۔ خرگوش ابھی تک سویا ہوا تھا۔ اس نے خرگوش کو اٹھانا چاہا لیکن پھر خیال آیا اتنی دور سے چل کر آیا ہے کچھ آرام کرکے خود جاگ جائے گا، چنانچہ وہ ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر ہی گزر رہی تھی کہ کچھوے نے محسوس کیا کہ جھیل کا پانی کناروں سے باہر آرہا ہے، دراصل پہاڑوں پر بارشیں شروع ہوگئیں تھیں جس کی وجہ سے اکثر پانی کے ریلے جھیل میں آگرتے تھے۔ کچھوا خرگوش کو ہوشیار کرنے بڑھ ہی رہا تھا کہ پانی کا زبردست چھال آئی اور پانی اس تک آپہنچا۔ وہ پانی میں تیرنے لگا لیکن یہ دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہوگیا کہ خرگوش بھی پانی کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ دراصل خرگوش جن پتوں پر سویا ہوا تھا ان کے نیچے ایک ٹوکرا دبا تھا جو اب کشتی کی طرح تیر رہا تھا۔

لہریں ٹوکرے کو گہرے پانی کی طرف لے جارہی تھیں، حیرت انگیز طور پر خرگوش ابھی تک سویا ہوا تھا۔ کچھوا گھبرا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ خرگوش تیرنا نہیں جانتا۔ وہ ٹوکرے کے ساتھ ساتھ تیرنے لگا۔ ساتھ ہی دعا بھی کررہا تھا کہ ٹوکرے کا توازن برقرار رہے اسے جھیل میں موجود مگرمچھوں سے بھی خطرہ تھا۔

جلد ہی خرگوش جاگ گیا اور خود کو پانی میں بہتا دیکھ کر حواس باختہ ہوگیا۔ کچھوے نے اسے تسلی دی اور ہلنے جلنے سے منع کیا۔ خرگوش کی بری حالت تھی۔ ٹوکرا پانی کے ساتھ بہہ جارہا تھا۔ کچھوے میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ اسے کھینچ کر کنارے تک لے آئے لیکن وہ مسلسل ٹوکرے کے ساتھ لگ کر تیر رہا تھا اس کی کوشش تھی کہ ٹوکرا بہنے کے ساتھ ساتھ کنارے کی طرف ہوتا رہے، آہستہ آہستہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہونے لگا۔ ٹوکرے اور کنارے کا فاصلہ کم ہوتا گیا۔ آخر ٹوکرا کنارے سے آلگا۔ خرگوش نے جلدی سے خشکی پر چھلانگ لگائی اور ایک درخت کے سائے میں بیٹھ کر ہانپتے ہوئے بولا۔ میری قسمت ہی خراب ہے، میرے ساتھ کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے۔ وہ بہت جھنجھلایا ہوا تھا۔

کچھوا بولا۔ دکھ تکلیف ہر جاندار پر آتے ہیں ہمیں بہادری سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ لیکن میرے ساتھ یہ زیادہ ہی ہوتا ہے۔ خرگوش رونی صورت بنا کر بولا۔

یہ محض اتفاق ہے بہرحال ہمیں اپنے افعال پر نظر رکھنی چاہیے کہیں ہم دانستہ یا نادانستہ اللہ کی مخلوق کو تکلیف تو نہیں پہنچا رہے۔ کچھوا بولا۔

خرگوش کو صبح والی حرکت یاد آگئی وہ شرمندہ ہوگیا۔ ندامت سے اس کی گردن جھک گئی تھی۔■

دریائے نیل کی سیر

دریائے نیل دنیا کا سب سے لمبا دریا ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۶۶۷۰ کلومیٹر ہے۔ یہ افریقہ کی سب سے بڑی جھیل وکٹوریہ جھیل سے نکلتا ہے۔ اس علاقے میں بارش بہت ہوتی ہے، لہٰذا بہت گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں، ان جنگلات میں ہاتھی، شیر، گینڈے، جنگلی بھینسے، ہرن، نیل گائے اور دریائی گھوڑے (ہپو)، مگرمچھ اور گھڑیال وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ اس علاقے کو "نیشنل پارک" کا درجہ حاصل ہے۔

جب یہ دریا سوڈان میں داخل ہوتا ہے تو اس کی رفتار بہت سست ہوجاتی ہے، کیوں کہ دریا ایک زبردست دلدل سے گزرتا ہے۔ یہ دلدل دنیا کا سب سے بڑا دلدل ہے یعنی ۷۰۰ کلومیٹر لمبا ہے۔ یہاں ایک قسم کی گھاس پاپائرس پائی جاتی ہے، جو پورے دلدل پر چھائی رہتی ہے۔ یہ اتنی گھنی، گتھی اور مضبوط ہے کہ اس پر ایک ہاتھی کھڑا ہوجائے تو وہ نیچے نہیں جائے گا اور سیدھا کھڑا رہے گا۔ دریا کا پانی گھاس کے نیچے نیچے بہتا ہے۔ پتا نہیں چلتا کہ پانی کہاں ہے۔ یہاں سارس، بگلے اور پانی میں رہنے والی مختلف چڑیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ انگریزی کا لفظ پیپر اسی لفظ پاپائرس سے بنا ہے اور اسی گھاس سے کاغذ بنایا جاتا ہے۔

دریائے نیل کے سارے مددگار (معاون) دریا، حبشہ کے پہاڑوں سے نکل کر اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا اور اہم دریا نیلا ہے اور نیل کہلاتا ہے۔ یہ دریا حبشہ میں جھیل تانا سے نکلتا ہے اور فوراً بعد آبشار کی صورت میں ایک نہایت گہرے کھڈ میں گرتا ہے اور بہتا ہوا خرطوم کے مقام پر دریائے نیل میں مل جاتا ہے۔ خرطوم کے بعد اتبارا کے مقام پر اتبارا نام کا ایک اور دریا، دریائے نیل میں شامل ہوتا ہے۔ یہ بھی حبشہ کے پہاڑوں سے جھیل تانا کے قریب سے نکلتا ہے۔

خرطوم کے بعد دریائے نیل میں کئی اتار (یعنی ڈھال جو ایک دم نیچے اترتا ہو) آتے ہیں۔ یہ تقریباً چھ مقامات پر ہیں۔ دریا کی تہہ میں بڑی مضبوط اور نوکیلی چٹانیں ہیں۔ ان کو دریائے نیل کی رکاوٹیں کہا جاتا ہے۔ ان مقامات سے کشتیاں یا موٹر بوٹس نہیں گزر سکتے۔

سوڈان میں مصر کی سرحد پر دریائے نیل انسان کی بنائی ہوئی دنیا کی سب سے بڑی جھیل یعنی جھیل ناصر میں داخل ہوتا ہے۔ یہاں اسوان کے مقام پر اسوان بند باندھا گیا ہے۔ اس بند سے دریا کا پانی رک گیا ہے اور ایک جھیل بن گئی ہے۔ اس بند سے آب پاشی کے لیے نہریں نکالی گئی ہیں اور پانی کو سرنگوں سے گزار کر اس پانی سے بجلی پیدا کی گئی ہے۔ اسوان بند کی نہروں سے دریائے نیل کے دونوں طرف ۵۰۔۵۰ میل تک کاشت کاری ہوتی ہے اور علاقہ نہایت سرسبز وشاداب اور آباد ہوگیا ہے۔ اسی وجہ سے مصر کو دریائے نیل کا تحفہ کہا جاتا ہے، جیسے ہمارے ملک میں صوبہ سندھ کو دریائے سندھ کا تحفہ کہا جاتا ہے۔

قاہرہ سے گزر کر دریا بہت خاموشی اور آہستہ آہستہ مختلف شاخوں میں بٹ کر اسکندریہ کے قریب بحیرہ روم میں گر جاتا ہے۔ دریا کی رفتار اور پانی کی کیفیت معلوم کرنے کے لیے مصری لوگ ایک پیمانہ بناتے تھے۔ یہ دریا کے کنارے ایک کمرا ہوتا تھا۔ اسے نیلومیٹر کہتے تھے۔ اس میں ایک سرنگ سے دریا کا پانی آتا رہتا تھا۔ اس پیمانے سے پانی کی حرارت، رنگ اور کیفیت معلوم ہوتی اور اس کا سال بھر ریکارڈ رکھا جاتا تھا۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا تھا کہ طغیانی آئے گی یا نہیں اور اگر آئے گی تو کیا اثرات ہوں گے۔ فصلوں کے لیے اچھی ہوگی یا نقصان دہ ہوگی۔

لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ دریائے نیل کہاں سے نکلتا ہے، حالاں کہ ہزاروں سال سے لوگ اس کی وادی میں رہتے بستے آئے تھے۔ تہذیبیں جنم لیتی رہیں اور مٹتی رہیں، مگر کسی نے یہ دریافت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ یہ کہاں سے نکلتا ہے، کن کن مقامات سے گزرتا ہے۔

سترھویں صدی میں کوشش کی گئی کہ دریا کے نکلنے کی جگہ معلوم کی جائے تو معلوم ہوا کہ یہ دریا جھیل تانا سے نکلتا ہے مگر اس کے کنارے کنارے کوئی چل نہ سکا، کیوں کہ یہ بڑے خطرناک پہاڑوں اور کھڈوں میں گزرتا ہے۔ دریا کے تیز پانی نے چٹانوں کو کچھ اس طرح کاٹا ہے کہ دونوں طرف دیواریں سی بن گئی ہیں اور ان چٹانی دیواروں پر سے کوئی گزر نہیں سکتا۔

اٹھارویں صدی میں یورپی سیاحوں نے افریقہ کے اندرونی علاقے دریافت کرنا شروع کیے۔ رچرڈ برٹن اور جان ہیننگ ٹن اسپیک ۱۸۵۷ء میں افریقہ کے مشرقی ساحل سے روانہ ہوئے۔ دشوار گزار راستوں، جنگلوں اور پہاڑوں سے گزرے، مچھروں کی وجہ سے ملیریا میں مبتلا ہوئے۔ برٹن اتنا بیمار ہوا کہ آگے نہ بڑھ سکا، مگر اسپیک چلتا رہا اور جھیل وکٹوریہ تک پہنچ گیا۔ اسپیک کے مطابق یہی جھیل دریائے نیل کے نکلنے کی جگہ تھی، جس کو دنیا نے تسلیم کرلیا۔ یہ جھیل یوگنڈا میں ہے۔ کمپلا، یوگنڈا کا دارالحکومت ہے، جو اسی جھیل کے کنارے آباد ہے۔

وادی نیل کا سب سے بڑا شہر قاہرہ ہے۔ یہاں دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی "جامعہ الازہر" واقع ہے۔ قاہرہ کے قریب اہرام اور ابوالہول واقع ہیں۔ مصری بادشاہوں کے مقبرے ہیں، جن میں ممی (مسالا لگی لاشیں) رکھی ہوئی ہیں۔ یہ حنوط شدہ لاشیں آج تک ویسی ہی ہیں، گلی سڑی نہیں، قاہرہ کا عجائب گھر بھی دیکھنے کے لائق ہے۔

دریائے نیل کے دہانے پر اسکندریہ کا شہر آباد ہے۔ اس کا نام سکندر اعظم کے نام پر ہے۔ یہ یہاں ایک لائٹ ہاؤس بھی تھا جو عجائبات عالم میں شمار ہوتا تھا، مگر زلزلے نے اس کو گرادیا۔

تیسرا بڑا شہر خرطوم ہے۔ خرطوم کے معنی "ہاتھی کی سونڈ" کے ہیں۔ یہ سوڈان کا دارالحکومت ہے۔ نیا خرطوم انگریزوں نے آباد کیا ہے اور اس کی منصوبہ بندی اپنے جھنڈے "یونین جیک" کی طرح ہے۔■

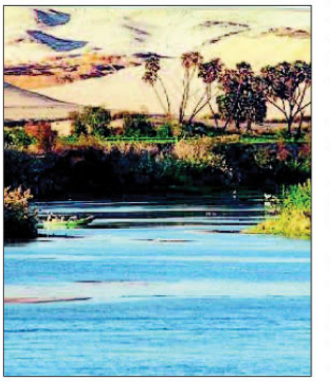

✱✱مسکرائیے✱✱

ایک دفعہ ایک بندہ ڈاکٹر کے پاس اپنی والدہ کو چیک اپ کے لیے گیا، ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد کہا کہ آپ کی والدہ کے دو ٹیسٹ ہوں گے، آدمی یہ سن کر رونے لگا، ڈاکٹر نے پوچھا کیا ہوا تو آدمی بولا، میری والدہ تو پڑھی لکھی نہیں ہیں تو ٹیسٹ کیسے دیں گی۔

ایک کسان کے گھر سے بھینس چوری ہوگئی۔
پولیس والے نے اس سے پوچھا: بھینس کیسے چوری ہوئی؟
اس نے گھبراہٹ سے بولا: تارے بھونک رہے تھے، کتے چمک رہے تھے۔ چور آیا، بھینس پھلانگی اور دیوار چوری کرکے لے گیا۔

ایک بیوقوف پیپر دینے اپنے ساتھ ایک پلمبر کو لے کر جارہا تھا۔
کسی نے پوچھا کہ بھائی پیپر میں پلمبر کا کیا کام۔
بیوقوف نے کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ پیپر لیک ہوا ہے۔

محسن: معین سے۔ آج ہماری مرغی نے انڈہ دیا۔
معین: یہ کون سی بڑی بات ہے
محسن: اگر یہ بڑی بات نہیں تو تم دے کر دکھاؤ۔

ایک کسان کی گائے چوری ہوگئی، وہ پولیس کے پاس گیا اور اس سے کہا جی میری گائے چوری ہوگئی، پولیس افسر بولا: "او آئی سی"
تو کسان بولا جب اے تے آئی سی تو پکڑی کیوں نہیں سی۔

منا (اپنی ماں سے)" امی جان! یہ نلکے میں پانی کہاں سے آتا ہے؟"
ماں: "بیٹا دریا سے۔"
ایک دن منا اور اس کا باپ دریا پر جاتے ہیں تو منے کا باپ دریا میں گر جاتا ہے۔ منا بھاگا بھاگا گھر آجاتا ہے اور امی سے کہتا ہے: امی نلکا کھول دیں ابا جان آرہے ہیں۔

ایک سائیکل سوار کسی محلے سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک بچہ سائیکل کی زد میں آگیا اور زور زور سے رونے لگا، سائیکل سوار نے اسے جلدی سے بیس روپے دیئے اور اسے چپ کروانے لگا، بچہ فوراً چپ ہوگیا اور بولا: "انکل آپ پھر کب آئیں گے؟؟؟"

ماں اپنے لاڈلے بیٹے سے: بیٹا! جب تم بڑے ہوکر جہاز چلاؤ گے تو مجھے کیسے پتا چلے گا کہ میرا بیٹا جہاز چلا رہا ہے؟
بیٹا: ماں میں جب بھی گھر کے اوپر سے گزروں گا، ایک بم پھینک دیا کروں گا۔■

ایماندار تاجر

سہیل احمد

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی ملک میں ایک تاجر رہتا تھا۔ وُہ اپنی بیوی اور دو بچوں کے ساتھ ہنسی خوشی کی زندگی گزار رہا تھا۔ دونوں میاں، بیوی ایک دوسرے سے بڑھ کر بچوں کو پیار کرتے تھے۔ دن بھر کام کاج کرنے کے بعد جب وُہ گھر میں داخل ہوتا تو بچوں کو دیکھ کر اور اُن کے ساتھ لاڈ پیار کرکے اُس کی تھکن ختم ہو جاتی۔

وُہ کپڑے کی تجارت کرتا تھا۔ فیکٹری سے کم داموں پر کپڑا خریدتا اور پھر سائیکل پر لاد کر وُہ گلی محلوں میں جا کر بیچ دیتا۔ وُہ اتنا کما لیتا تھا کہ گزر بسر اچھے طریقے سے ہوجاتی۔ پیسے کو جوڑ کر رکھنے کی عادت اُس کی تھی ہی نہیں۔ جب بھی کمائی زیادہ ہوجاتی تو وُہ بچوں کے لیے کھلونے یا پھل، فروٹ لے آتا۔ اکثر اُس کی بیوی شکوہ کرتی کہ بچوں کو زیادہ لاڈ نہ کیا کرو اِن کی عادت بن جائے گی لیکن وُہ جانتا تھا کہ وُہ ایسا کہہ کر صرف اُسے چھیڑتی ہے ورنہ تو وُہ تاجر کا اپنے بچوں کے ساتھ لاڈ، پیار دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

گھر کی اسی رونق کی وجہ سے اُن کا گھر محلے والوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ لوگ اُن کے گھر کی مثالیں دیتے تھے۔ اس کے علاوہ تاجر اپنی ایمانداری کی وجہ سے بھی بہت مشہور تھا۔ لوگ اُس کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے اور کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ تاجر کا دل للچایا ہو۔ وُہ تمام امانتیں اُن کی اصل حالت میں لوٹاتا۔ کئی دفعہ لوگوں نے اُس کو آزمانے کے لیے اپنی امانت رکھوائی لیکن وُہ ہمیشہ اُن کی آزمائش پر پورا اُترا۔ اور اُس کے بعد لوگوں کی نظر میں اُس کی عزت اور بھی بڑھ گئی۔

ایک دن تاجر صبح اٹھا تو بہت خوش تھا۔ اُس کی بیوی نے خوش ہونے کی وجہ پوچھی تو وُہ کچھ خاص جواب نہ دے سکا کیونکہ وُہ خود بھی اپنی خوشی کی وجہ نہ جانتا تھا۔ سائیکل کو اچھی طرح صاف کرنے کے بعد اُس نے بچوں کو پیار کیا پھر بیوی کو اپنا اور بچوں کا خیال رکھنے کا کہہ کر وُہ کام پر روانہ ہوگیا۔ چونکہ کپڑا سارا وُہ بیچ چکا تھا اس لیے وُہ سیدھا فیکٹری گیا تا کہ وہاں سے کپڑا خرید سکے۔ تاجر کی یہ بھی خوبی تھی کہ وُہ ہمیشہ اچھے کپڑے کی تجارت کرتا۔ فیکٹری میں بھی ورکرز نے اُس کی خوشی کی وجہ پوچھی لیکن وُہ اُن کو بھی مطمعن نہ کرسکا۔ کپڑا خریدنے کے بعد اُس نے سائیکل پر لادا اور شہر میں بیچنے کے لیے روانہ ہوگیا۔

تاجر گلی محلوں میں آواز لگا رہا تھا" کپڑا لے لو، اچھا اور نفیس کپڑا لے لو"۔ شہر کے لوگ تاجر کو اُس کی آواز سے ہی پہچان لیتے تھے۔ ایک گلی میں وُہ" کپڑا لے لو" کی صدا بلند کررہا تھا کہ کسی عورت کی آواز اُس کے کان سے ٹکرائی۔ وُہ رکا اور مُڑ کر دیکھا۔ ایک عورت دروازے میں کھڑی تھی۔ اُس نے سائیکل موڑا اور عورت کے گھر کے سامنے جا کر سائیکل کو سٹینڈ پر لگایا۔ بہت ادب سے سلام کرنے کے بعد اُس نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا" جی بہن میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں"۔ عورت نے کہا کہ مجھے اچھی کوالٹی کا کپڑا دیکھاو۔ تاجر نے کہا بہن میرے پاس تو ہر کپڑا اعلیٰ نسل کا ہی ہوتا ہے لیکن آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا؟ میں پچھلے کئی سالوں سے اس محلے میں کپڑا بیچ رہا ہوں اور ہمیشہ اس گھر پر تالا ہی لگے دیکھا ہے۔ عورت تاجر کے معصوم لہجے پر تھوڑا مسکرائی اور بولی، ہاں بھائی ہم کچھ دن پہلے ہی اِس گھر میں آئے ہیں۔ میرے میاں کی اِس شہر میں نوکری لگی ہے اور یہ گھر اُن کے ماموں کا ہے جو خود کسی اور شہر میں رہتے ہیں اسی لیے یہ گھر بند پڑا تھا۔ تاجر نے عورت کو اُس کے میاں کی نوکری کی مبارک باد دی اور اُسے کپڑا دکھانے لگا۔ عورت نے اُس میں سے ایک سوٹ پسند کیا۔ پھر اُس کے پیسے تاجر کو دیے۔ جب تاجر روانہ ہونے لگا تو عورت نے تاجر کو پکارا۔ بھائی، میرے پاس کچھ مردانہ اور زنانہ پرانے کپڑے ہیں کیا اُن کے بدلے میں مجھے پیسے یا نئے کپڑے مل سکتے ہیں؟ تاجر مسکرایا اور بولا، بہن میں نئے کپڑے کا کاروبار کرتا ہوں لیکن کیونکہ آپ میری نئی گاہک ہو اس لیے میں آپ کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کروں گا۔ اچھا بتائیں کتنے عدد جوڑے ہیں؟ عورت بولی جی چار عدد ہیں۔ تاجر کچھ سوچ کر بولا ٹھیک ہے بہن میں اُن کے بدلے میں آپ کو ایک نیا سوٹ دیتا ہوں۔ عورت بہت خوش ہوئی اور پھر تاجر سے چار عدد پُرانے کپڑوں کے جوڑوں کے بدلے میں ایک اعلیٰ قسم کا نیا سوٹ لے لیا۔

تاجر رات کو گھر لوٹا تو اُس کی بیوی کھانا پکا رہی تھی۔ اُس نے اپنے بچوں کے متعلق دریافت کیا تو اُس کی بیوی نے بتایا کہ دونوں سو رہے ہیں۔ نہا کر وہ بیوی کے پاس ہی بیٹھ گیا اور پھر دن بھر کی روداد بیوی کو سنائی۔ چار عدد پرانے کپڑوں کے جوڑوں کے متعلق اُس نے بیوی کو کہا کہ اگر زنانہ کپڑے تم کو پسند آئیں تو پہن لینا ورنہ کیسی اور غریب کو دے دینا اُس کا بھلا ہو جائے گا اور مردانہ سوٹ وُہ خود پہن لے گا۔ تاجر کی بیوی تو ہمیشہ ہی اُس کی رضا میں راضی تھی سو مان گئی۔

اگلی صبح جب تاجر کام کے لیے روانہ ہوگیا تو اُس کی بیوی نے وُہ کپڑے نکالے جو وُہ کل لے کر آیا تھا۔ کپڑوں کا دیکھتے ہوئے اُسے مردانہ سوٹ کی قمیض بھاری محسوس ہوئی۔ جب اُس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو بہت سارے پیسے نکل آئے۔ اتنے سارے پیسے اکٹھے اُس نے کبھی بھی نہیں دیکھے تھے۔ کچھ دیر تو وُہ حیران زدہ پیسوں کو ہی دیکھتی رہی۔ پھر اُس نے پیسوں کو دوبارہ قمیض میں ہی ڈال کر بکسے میں بند کرکے تالا لگا دیا۔ اُس کا دل اب بھی تیز تیز دھڑک رہا تھا۔

رات کو تاجر جب گھر آیا تو وُہ سارے کام کاج چھوڑ کر اُسے لے کر کمرے میں آ گئی پھر کمرے کے دروازے کی کنڈی لگائی۔ تاجر حیرت زدہ اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔ تاجر نے بیوی سے اُس کے اتنے محتاط ہونے کی وجہ دریافت کی تو وُہ بولی۔ صبر کرو ابھی تم بھی اپنے ہوش کھو بیٹھو گے۔ تاجر کی بیوی نے بکسے کا تالا کھولا اور اُس میں سے قمیض باہر نکالی۔ تاجر اب بھی کچھ سمجھ نہ پارہا تھا۔ اُس کی بیوی نے جب قمیض میں سے پیسے باہر نکالے تو وُہ جہاں تھا وہی ساکت ہوگیا۔ وُہ ٹوٹی پھوٹی آواز میں بولا یہ کہاں سے آئے؟ اُس کی بیوی بولی اِس قمیض میں سے نکلے ہیں جو تم کل لے کر آئے تھے۔ تاجر ہوش میں آیا تو اپنی بیوی کو کہا کہ ان پیسوں کو اُسی قمیض میں ڈال دو میں کل اِن کو واپس کر آوں گا۔ تاجر کی بیوی نے ایسا ہی کیا اور پیسوں کو قمیض میں ڈالا کر بکسے میں بند کردیا۔

اگلی صبح تاجر وُہ کپڑے لے کر اُسی محلے میں چلا گیا جہاں سے اُس نے عورت سے کپڑے لیے تھے۔ تاجر نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو تھوڑی دیر بعد ایک آدمی باہر نکلا۔ تاجر نے اُس آدمی کو سلام کیا اور پھر اپنا تعارف کروایا۔ تاجر نے آدمی سے درخواست کی کہ اُسے اندر آنے کی اجازت دی جائے وُہ اُنکی امانت اُن کو لوٹانا چاہتا ہے۔ آدمی بولا لیکن میں نے تو آپ کو کوئی امانت دی ہی نہیں تھی؟ تاجر نے عاجزی سے عرض کی کہ مجھے اندر تو آنے دیں میں آپ کو سب کچھ بتاتا ہوں۔ آدمی مان گیا اور تاجر کو لیے گھر کے اندر آ گیا۔ اندر آ کر آدمی نے تاجر کو بیٹھایا اور اتنے میں اُس کی بیوی بھی وہاں آ گئی۔ اُس نے تاجر کو پہچان لیا اور پھر اپنے میاں کو تاجر کے بارے میں بتایا کہ کیسے اُس نے چار عدد پرانے کپڑوں کے جوڑوں کے بدلے میں اُسے ایک عدد نیا سوٹ دیا تھا۔ اُس کے بعد دونوں میاں بیوی تاجر کی طرف متوجہ ہوئے۔ تاجر نے ساری روداد اُن کے گوش گزاری کہ کیسے اُس کی بیوی نے قمیض میں سے پیسے نکالے اور اب وُہ اُن کو لوٹانے آیا ہے وغیرہ۔ دونوں میاں بیوی کو یقین نہ آیا۔ پھر تاجر نے قمیض میں سے پیسے نکال کر اُن کے سامنے رکھ دیے۔

اب وُہ دونوں ایک دفعہ پیسوں کو دیکھ رہے تھے اور ایک دفعہ تاجر کو کہ جو ایک بہت بڑی رقم اُن کو واپس لوٹا رہا تھا۔ آدمی مسکرایا اور تاجر سے بولا یہ رقم اٹھا لو یہ اب تمہاری ہے۔ تاجر نے اُس رقم کو لینے سے انکار کردیا۔ دونوں میاں بیوی نے اُسے سمجھایا کہ دیکھو ہم تو اِن پیسوں سے بے خبر تھے۔ اگر تم یا تمہاری بیوی چاہتے تو یہ رقم اپنے پاس بھی رکھ سکتے تھے لیکن یہ تمہاری ایمانداری ہی ہے کہ جو تم یہ پیسے ہم کو لوٹا رہے ہو۔ اب ہم دونوں میاں بیوی اپنی خوشی سے تم کو یہ رقم دے رہے ہے اِس لیے ان پیسوں کو اپنے پاس رکھ لو۔ دونوں میاں بیوی کے سمجھانے پر تاجر مان گیا اور وُہ پیسے لے لیے۔

بازار جا کر اُس نے اپنے بچوں کے لیے ڈھیر سارے کھلونے خریدے۔ گھر آ کر اُس نے بچوں کو بہت سارا پیار کیا اور بیوی کو ساری کہانی سنائی۔ بیوی بولی ہم اتنے سارے پیسوں کا کیا کریں گے۔ تاجر بولا کچھ پیسوں سے میں کپڑے کی دکان بناؤں گا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔■

دنیا کا ذہین ترین کتا

آسٹریلیا میں ایک شخص کے پاس ایسا پالتو کتا موجود ہے، جسے دنیا کا ذہین ترین کتا کہا جارہا ہے، رپورٹ کے مطابق چیسٹی نامی اس کتے کو دنیا کا ذہین ترین کتا اس لیے کہا جارہا ہے کہ اس کو تقریباً تین سو بیس الفاظ یاد ہیں، جب کہ عام طور پر کتے کم وبیش پندرہ الفاظ یاد رکھ سکتے ہیں، اس کتے میں یہ قدرتی صلاحیت بھی موجود ہے کہ وہ صرف ایک بار دیکھی ہوئی تصویر یا انسان کو باآسانی ذہن نشین کرلیتا ہے اور طویل عرصے بعد دیکھ کر پہچاننے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔■

دنیا کا سب سے خاموش پرندہ

ہوڈڈ مرگینسر ایک بطخ کی قسم کا پرندہ ہے لیکن یہ بطخ سے بالکل مختلف ہے۔ یہ امریکا کے دریاؤں میں پایا جاتا ہے اور درخت کے سوراخوں میں انڈے دیتا ہے، ماہرین نے اس پرندے پر بہت تحقیقات کی ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آج تک اس پرندے کی آواز نہیں سنی، مادہ ساری زندگی ہی خاموش رہتی ہے جبکہ نر انڈوں کی حفاظت کے لیے بالکہ ہلکی ہلکی آوازیں نکالتا ہے اور وہ بھی قیں قیں نہیں بلکہ ہلکے ہلکی میاؤں میاؤں بلی کی طرح اور وہ بھی انڈے دینے کے موسم میں، تمام بطخ کی چونچ چوڑی ہوتی ہے لیکن اس بطخ کی چونچ بالکل نوکیلی ہوتی ہے اور تمام بطخ کا سر گول ہوتا ہے جبکہ اس کا سر بالکل چپٹا سا ہوتا ہے کیوں ہے ناں عجیب پرندہ۔■

مجھے مسلسل دوسرے جمعہ بھی جامع مسجد جانے سے روکا گیا: میر واعظ عمر فاروق

سری نگر، (یواین آئی) میر واعظ کشمیر میر واعظ عمر فاروق کا دعویٰ ہے کہ انہیں لگاتار دوسرے جمعہ بھی جامع مسجد جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے اپنے ایکس ہینڈل پر اپنے ایک ویڈیو بیان میں کہا: مجھے مسلسل دوسرے جمعہ بھی جامع مسجد جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے، افسوس کا مقام ہے کہ حکومت ہماری دینی اور شہری آزادی پر قدغن لگا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا: یہ جمعہ میرے لئے اس لئے بھی اہم تھا کیونکہ اسی ہفتے پروفیسر عبدالغنی بٹ جو میرے دیرینہ دوست اور ساتھی رہے ہیں، ہم سے جدا ہو گئے، ہمیں نہ ان کے نماز جنازہ میں شریک ہونے دیا گیا اور نہ ان کے اہلخانہ کے ساتھ تعزیت کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے، کیا حکام اس قدر خوف زدہ ہیں کہ ہم اپنے مرحومین کو الوداع بھی نہیں کہہ سکتے ہیں۔ عمر فاروق نے کہا: مجھے ہفتہ بہ ہفتہ گھر میں نظر بند رکھا جا رہا ہے اور جامع مسجد جیسے عظیم مرکز عبادت میں نماز جمعہ ادا کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں اپنے قائدوں، ساتھیوں کو وداع کرنے اور ان کے حق میں دعا کرنے سے روکا جا رہا ہے، یہ نہ صرف ناانصافی ہے بلکہ یہ امر قابل مذمت بھی ہے۔

حکومت افواج کو کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گی

1965 کی جنگ کوئی چھوٹا موٹا تصادم نہیں تھا بلکہ وہ ہندوستان کی طاقت کا امتحان تھا: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے 1965 کی جنگ میں پاکستان کو شکست دینے والے فوجیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ مادر وطن کی حفاظت کرنے والے ہر سپاہی کا احترام اور فلاح حکومت کی اولین ترجیح ہے اور سپاہیوں اور فوج کو کسی وسائل کی کمی محسوس نہیں ہونے دی جائے گی مسٹر سنگھ نے 1965 کی جنگ کے 60 سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقدہ تقریب میں اس جنگ میں بہادری دکھانے والے افسران اور جوانوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے سابق فوجیوں اور موجودہ سپاہیوں کو یقین دلایا کہ حکومت انہیں عزت سے لے کر فوجی ساز و سامان تک کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا، 'آج جب میں اپنے سابق فوجیوں کے درمیان ہوں، تو میں ایک عزم بھی آپ کے سامنے دہرانا چاہتا ہوں۔ وہ عزم یہ ہے کہ چاہے وہ موجودہ فوجی ہوں، سابق فوجی ہوں یا ہمارے شہیدوں کے اہلِ خانہ، ہماری حکومت کے لیے ہر کسی کا احترام اور فلاح سب سے بڑی ترجیح ہے۔ مسلح افواج کی جدید کاری ہو، تربیت ہو یا آلات کی اپ گریڈیشن، ہم یہ سب کچھ اس لیے کر رہے ہیں کہ ہمارے فوجیوں کو کبھی وسائل کی کمی محسوس نہ ہو۔'اس موقع پر 1965 کی جنگ کے بعد ویر چکر سے نوازے گئے افسران لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ستیس نامبیار اور میجر آر ایس بیدی سمیت اس جنگ میں اپنی بہادری دکھانے والے کئی سابق فوجی موجود تھے۔

وزیر دفاع نے کہا کہ 1965 کی جنگ کوئی چھوٹا موٹا تصادم نہیں تھا بلکہ وہ ہندوستان کی طاقت کا امتحان تھا۔ اس دور کے حالات کو دیکھتے ہوئے پاکستان نے سوچا کہ وہ دراندازی، گوریلا لڑائی اور اچانک حملوں سے ہندوستان کو ڈرا دے گا۔ لیکن پاکستان کو ہندوستانی جوانوں کے حوصلے اور طاقت کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ اپنی مٹی کی حفاظت کے لیے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ مسٹر سنگھ نے 1965 کی جنگ کے دوران پھلورہ، چاونڈہ اور دیگر لڑائیوں میں فوج کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی فوج نے پاکستان کی ہمت توڑ دی۔ فوج نے ثابت کر دیا کہ جنگ ٹینکوں سے نہیں بلکہ حوصلے اور عزم مصمم سے جیتی جاتی ہے۔ انہوں نے پرم ویر چکر فاتح عبد الحمید کا ذکر کرتے ہوئے کہا جنہوں نے جنوب کی لڑائی میں اپنی بہادری سے دشمن کے بے شمار ٹینک تباہ کیے۔ انہوں نے کہا کہ اس لڑائی اور اس سورما کے جنگی ہنر نے یہ سکھایا کہ بہادری ہتھیاروں سے نہیں بلکہ سپاہیوں کے دل سے پہچانی جاتی ہے۔ وہ لمحہ ہر ہندوستانی کے سینے کو فخر سے چوڑا کر دیتا ہے۔ ان کی بہادری ہمیں سکھاتی ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی حوصلہ، صبر اور وطن سے محبت کا امتزاج ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔ سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی قوتِ ارادی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا، 'کوئی بھی جنگ صرف میدانِ جنگ میں نہیں لڑی جاتی بلکہ جنگ میں حاصل ہونے والی جیت پورے قوم کے اجتماعی عزم کا نتیجہ ہوتی ہے۔ 1965 کے اس مشکل وقت میں، جب چاروں طرف غیر یقینی اور چیلنجز تھے، تب شری لال بہادر شاستری جی کی مضبوط قیادت میں ملک نے ان چیلنجوں کا سامنا کیا۔ شاستری جی نے نہ صرف فیصلہ کن سیاسی قیادت دی بلکہ پورے ملک کے حوصلے کو بلند کیا۔ انہوں نے ایک ایسا نعرہ دیا جو آج بھی ہمارے دلوں میں گونجتا ہے، 'جے جوان، جے کسان'۔ اس ایک نعرے میں ہمارے بہادر فوجیوں کے احترام کے ساتھ ساتھ ہمارے کسانوں کا وقار بھی شامل تھا۔' وزیر دفاع نے کہا کہ آزادی کے بعد سے ہی ہندوستان اپنے ہمسایوں کے معاملے میں اتنا خوش قسمت نہیں رہا ہے۔ ہمیشہ ملک کے سامنے کسی نہ کسی طرح کی چیلنجز آتی رہی ہیں۔ لیکن ہندوستانیوں کی یہی خصوصیت ہے کہ وہ چیلنجوں کو مقدر مان کر نہیں بیٹھے۔ ہم نے محنت کی اور اپنی تقدیر خود بنائی۔ آپریشن سندور کے دوران دیسی ہتھیاروں کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا، 'کسی بھی قوم کی اصل تقدیر اس کے کھیتوں میں، کارخانوں میں، لیبارٹریوں میں اور میدانِ جنگ میں بہائے گئے پسینے سے بنتی ہے۔ ہمارے شہریوں نے اب تک یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوستان اپنی تقدیر کسی اور کے بھروسے پر نہیں چھوڑتا، ہندوستان اپنی تقدیر خود تراشتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہمیں آپریشن سندور کے دوران بھی دیکھنے کو ملی۔' انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جیت اب ہندوستان کے لیے کوئی استثنا نہیں بلکہ جیت ہماری عادت بن چکی ہے اور یہ عادت ہمیں ہمیشہ برقرار رکھنی ہوگی۔

ہائی کورٹ کا اُتراکھنڈ حکومت کو توہین عدالت کا انتباہ

نینی تال، (یواین آئی) اُتراکھنڈ ہائی کورٹ نے جمعہ کے روز ریاستی حکومت سے کہا ہے کہ وہ ارکان پارلیمنٹ اور اسمبلی اراکین کے خلاف فوجداری اور بدعنوانی کے مقدمات کی جلد سماعت کے لیے فاسٹ ٹریک عدالت کے قیام کے معاملے میں وضاحت فراہم کرے۔ عدالت نے حکومت کو توہین عدالت کی وارننگ بھی دی ہے، دہرادون کے رہائشی ویکاش سنگھ نیگی کی جانب سے دائر مفاد عامہ کی عرضی کی سماعت چیف جسٹس جی۔ نریندر اور جج سبھاش اپادھیائے کی بینچ میں ہوئی۔ درخواست گزار کی جانب سے کہا گیا کہ سپریم کورٹ نے اشونی کمار اپادھیائے بمقابلہ مرکزی حکومت کیس میں 2023 میں تمام ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی تھی کہ ارکان پارلیمنٹ اور اراکین اسمبلی کے مقدمات کی سماعت کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی جائیں۔ سپریم کورٹ کی گائیڈلائنس کے مطابق بہار، اتر پردیش، مہاراشٹر، آندھرا پردیش، تلنگانہ، تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں خصوصی عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔ ان عدالتوں کے قیام کے نتیجے میں اراکین اسمبلی اور اراکین پارلیمنٹ کے خلاف درج مقدمات کی فوری سماعت ہو رہی ہے۔ مزید کہا گیا کہ اُتراکھنڈ میں ارکان پارلیمنٹ اور اسمبلی کے خلاف 26 مقدمات درج ہیں، لیکن اب تک ریاست میں خصوصی عدالتوں کا قیام عمل میں نہیں آیا ہے۔ درخواست گزار نے مطالبہ کیا کہ ریاست میں جلد از جلد خصوصی عدالتیں قائم کی جائیں۔ بینچ نے اسے سنجیدگی سے لیتے ہوئے حکومت کو توہین عدالت کا انتباہ جاری کیا ہے۔ ادھر چیف اسٹینڈنگ کونسل (سی ایس سی) چندر شیکھر راوت نے بینچ سے کہا کہ وہ اس معاملے میں صورتحال جاننے کے لیے وقت چاہتے ہیں، جسے عدالت نے قبول کر لیا اور ایک ہفتے کا وقت دیا ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 26 ستمبر کو ہوگی۔

سی جی پی ایس سی بھرتی گھپلہ: سابق سکریٹری، امتحان کنٹرولر سمیت کئی حراست میں

رائے پور، (یواین آئی) مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے چھتیس گڑھ لوک سیوا آیوگ (سی جی پی ایس سی) بھرتی گھپلے کی تحقیقات میں کارروائی تیز کرتے ہوئے جمعہ کے روز آیوگ کی امتحان کنٹرولر رہ چکی آرتی واسنک، سابق سکریٹری اور انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس کے (ریٹائرڈ) افسر جیون لال دھرو، ان کے بیٹے سمت دھرو، نشا کوسلے اور دیپا عادل کو حراست میں لے کر خصوصی عدالت میں پیش کیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس سے پہلے بھی آرتی واسنک سے پوچھ تاچھ کی گئی تھی لیکن تب انہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ تازہ کارروائی کو ایجنسی کی بڑی کارروائی مانا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے اس گھپلے میں سات لوگ گرفتار کیے گئے ہیں۔ گزشتہ سال 18 نومبر کو اس وقت کے چیئرمین ٹامن سنگھ سونوانی اور صنعت کار شروَن کمار گوئل کو تفتیشی ایجنسی نے گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد 10 اور 12 جنوری کو بھی کئی گرفتاریاں کی گئیں۔

کانگریس لیڈران نے ای سی آئی اور کرناٹک کے سی ای او پر عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا

کلبرگی، (یواین آئی) کرناٹک کے کانگریس لیڈر اور آلند سے رکن اسمبلی بی آر پاٹل نے جمعہ کو ہندوستانی الیکشن کمیشن (ای سی آئی) اور ریاست کے چیف الیکشن آفیسر (سی ای او) پر آلند میں ووٹر فراڈ کے معاملے پر عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا۔ مسٹر پاٹل نے کہا کہ کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) نے مبینہ انتخابی بے ضابطگیوں سے متعلق 18 خطوط لکھے، لیکن کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔ انہوں نے مجرموں کو جانچ سے بچانے کی سازش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ "صرف ایک رسمی غلطی نہیں، بلکہ جمہوری نظام کی بنیاد پر حملہ ہے"۔ "تحقیقات میں یہ پتہ چلنا چاہیے کہ کون ملوث ہے، کس نے تعاون کیا، اور کیا کارروائی کی گئی، سب کچھ عوام کے سامنے آنا چاہیے۔ کرناٹک کے وزیر پریانک کھرگے نے الزام لگایا کہ ای سی آئی اور کرناٹک کے سی ای او کا دفتر آلند ووٹر فراڈ کی تحقیقات کے حوالے سے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ جعلی فارم 7 کے استعمال کے ذریعے 5,994 ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے کی کوششوں سے متعلق ہے۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے راہل گاندھی کے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔

کانگریس نے سیبی کے ذریعہ اڈانی کو کلین چٹ دیے جانے پر اٹھائے سوال، موادنی گھوٹالہ کی جانچ کا مطالبہ

نئی دہلی۔ ہنڈن برگ معاملے میں اڈانی گروپ کو 'سیبی' (سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا) کی کلین چٹ ملنے کے ایک دن بعد جمعہ کو کانگریس نے اس پر کئی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ 'موادنی گھوٹالہ' کی سبھی سطحوں کی جانچ ضروری ہے، کیونکہ یہ سیبی کی جانچ کی حدود سے کہیں آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس تعلق سے اپنے ایک بیان میں کہا کہ منصوبہ بند سرخی کے برعکس 'موادنی انٹرپرائزیز' میں کمرشیل شراکت داری کو سپریم کورٹ کے ذریعہ لازمی جانچ کے حکم کے تحت جانچ کیے جا رہے 24 معاملوں میں سے صرف 2 معاملوں میں ابھی سیبی سے 'کلین چٹ' ملی ہے۔ جے رام رمیش نے مزید کہا کہ 'موادنی گھوٹالہ' کی سبھی سطحوں کی جانچ کی ضرورت ہے۔ جے رام رمیش نے اس معاملے میں سوالوں کی ایک سلسلہ شیئر کیا جسے پارٹی نے 'ہم اڈانی کے ہیں کون؟' سیریز کے تحت پوچھے ہیں اور کہا ہے کہ یہ اب تک جواب کے منتظر ہیں۔ کانگریس لیڈر نے ذکر کیا کہ عدالت عظمیٰ نے 2 مارچ 2023 کو سیبی کو ہدایت دی تھی کہ وہ ہنڈن برگ رپورٹ کے بعد '2 ماہ کے اندر جانچ پوری کرے'۔ انہوں نے کہا کہ "بار بار بڑھائی گئی مدت کار اور تاخیر کے بعد سیبی کا پہلا حکم آنے میں پورے 2 سال 7 مہینے لگ گئے۔" جے رام رمیش اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اب ہم سیبی کی ان بقیہ 22 معاملوں پر رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں، جن میں اڈانی گروپ کی کمپنیوں میں بھیدیا کاروبار کے الزام، کم از کم پبلک شیئر ہولڈنگ سے متعلق اصولوں کی خلاف ورزی کے 13 'مشتبہ لین دین' شامل ہیں، جن کی جانچ کے بارے میں سیبی نے 25 اگست 2023 کو عدالت عظمیٰ کو بتایا تھا۔ ان میں اڈانی کے قریبی ساتھی ناصر علی شعبان اہلی اور چانگ چنگ لنگ کے بیرون ملک میں سودے شامل ہیں۔" کانگریس کے ذریعہ وزیر اعظم سے پوچھے گئے 'ہم اڈانی کے ہیں کون' سوالات کی سیریز میں اٹھائے گئے ایشوز کا ذکر کرتے ہوئے رمیش نے کہا کہ ان میں ای ڈی، سی بی آئی اور انکم ٹیکس جیسی ایجنسیوں کا غلط استعمال کر کے کمپنیوں پر اپنی جائیداد اڈانی گروپ کو فروخت کرنے کا 'دباؤ' بنایا جانا بھی شامل ہے۔ رمیش نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ گوتم اڈانی اور ان کے 7 ساتھیوں کے ذریعہ ہندوستان میں مہنگے شمسی توانائی ٹھیکہ حاصل کرنے کے لیے مبینہ طور پر 2000 کروڑ روپے کا 'رشوت منصوبہ' تیار کیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ اس معاملے میں مودی حکومت نے تقریباً ایک سال سے وزیر اعظم کے معاون کو امریکی ایس ای سی سمن کو تعمیل کرانے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس اڈانی گروپ کے منافع کے لیے ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں جیسے اہم بنیادی ڈھانچے کی 'تفریق آمیز نجکاری' اور اہلی و چانگ کے ذریعہ 'زیادہ قیمت والے کوئلے کی درآمد' کی جانچ کا بھی مطالبہ کر رہی ہے، جس سے گجرات میں اڈانی بجلی اسٹیشن سے لی جانے والی بجلی کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا۔ قابل ذکر ہے کہ گجرات واقع اڈانی گروپ نے ان سبھی الزامات سے بار بار انکار کیا ہے۔ بازار ریگولیٹری سیبی نے جمعرات کو ہنڈن برگ ریسرچ کے الزامات کو خارج کرتے ہوئے صنعت کار گوتم اڈانی اور ان کی قیادت والے گروپ کو کلین چٹ دے دی۔

مولانا ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء اتراکھنڈ کے ذمہ داران راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف

نئی دہلی، (یواین آئی) قدرتی آفات کا شکار ہمالیائی ریاست اتراکھنڈ میں گزشتہ روز دہرادون میں بادل پھٹنے کا ایک سانحہ رونما ہوا جس سے ٹرالی میں ریت بھرنے والے کئی مزدوروں کی موت ہوگئی، پانی کے تیز بہاؤ میں متعدد گھر بھی بہہ گئے اور رہائشیوں نے کسی طرح بھاگ کر اپنی جان بچائی ایسے مشکل وقت میں جمعیۃ علماء ہند نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ وہ ملک کی ایک ایسی تنظیم ہے جو ہر مصیبت کے وقت میں لوگوں کی مدد اور دادرسی کو اپنا اہم فریضہ سمجھتی ہے بادل پھٹنے کے واقعہ کی خبر جیسے ہی جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کو ہوئی انہوں نے جمعیۃ علماء اتراکھنڈ کے ذمہ داران کو ہدایت دی کہ وہ متاثرہ علاقوں میں جائیں اور متاثرین کی مدد کریں۔ ریاستی جنرل سکریٹری مولانا شرافت علی قاسمی کی قیادت میں ایک نمائندہ وفد نے متاثرہ علاقوں پرول، ڈالن والا میں واقع ایم ڈی ڈی اے کالونی اور اگھوئی والا کا دورہ کیا وفد نے متاثرین سے ملاقات کی اور انہیں ہر ممکن مدد کا بھروسہ دیا۔ وفد نے بتایا کہ ایم ڈی ڈی اے کالونی میں بٹو، اندرسین اور جعفر کے مکانات پوری طرح تباہ ہو چکے ہیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ محض قدرتی آفات سے ہونے والی تباہی نہیں بلکہ ایک انسانی بحران ہے اس لئے محض تشویش کا اظہار کر دینا کافی نہیں بلکہ اس کے لئے راحت اور امداد کی سرگرمیوں میں تیزی لانے کی ضرورت ہے۔ مولانا مدنی کی ہدایت پر اتراکھنڈ جمعیۃ علماء نے اعلان کیا کہ مرنے والوں کے ورثہ کو ہر ممکن مالی امداد فراہم کی جائے گی اور ان کے بچوں کی تعلیم کا مکمل خرچ بھی اٹھایا جائے گا، اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والے فرمان کے گھر کا دورہ بھی وفد نے کیا وفد کے اراکین نے فرمان کے اہل خانہ کو ڈھارس دی اور یقین دلایا کہ اس دکھ کی گھڑی میں جمعیۃ علماء ہند ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کے لئے جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے یہاں ایک راحتی کیمپ بھی قائم کیا گیا ہے جہاں لوگوں کے کھانے پینے کا مکمل انتظام ہے جس میں ایک وقت میں پانچ سو سے چھ سو لوگ کھانا کھا رہے ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ ہریش راوت نے کل اس راحتی کیمپ کا دورہ کیا اور متاثرین سے ملاقات کی انہوں نے جمعیۃ علماء ہند کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ میں جمعیۃ علماء ہند اور اس کے صدر مولانا ارشد مدنی کا بے حد شکر گزار ہوں، انسانیت کی خدمت میں وہ ہمیشہ آگے رہتے ہیں جمعیۃ علماء ہند اور مولانا مدنی کی یہی شناخت بھی ہے، اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے متاثرین کو اکیس ہزار روپے فی کس نقد امداد فراہم کی جائے گی۔

یاسین ملک کے مقدمے کو انسانی ہمدردی کے تناظر میں دیکھا جائے: محبوبہ مفتی

سری نگر (یواین آئی) جموں وکشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) صدر محبوبہ مفتی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو خط لکھ کر جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ (جے کے ایل ایف) کے سربراہ یاسین ملک کے مقدمے پر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر نظرِ ثانی کرنے کی اپیل کی ہے۔ محبوبہ مفتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر تحریر کیا: 'میں نے امیت شاہ جی کو خط لکھا ہے کہ یاسین ملک کے معاملے کو انسانی ہمدردی کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے۔ اگرچہ میں ان کی سیاسی سوچ سے اختلاف رکھتی ہوں، لیکن اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے تشدد ترک کر کے سیاسی عمل اور پرامن جدوجہد کا راستہ اختیار کیا۔' اپنے خط میں محبوبہ مفتی نے مزید لکھا: 'یاسین ملک کا معاملہ پیچیدہ ہے کیونکہ یہ تنازعے سے جنمی کہانی ہے۔ لیکن سب سے اہم پہلو ان کی وہ بڑی تبدیلی ہے جو انہوں نے 1994 میں کی جب انہوں نے اسلحہ چھوڑنے اور پرامن سیاسی جدوجہد اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ ایک نایاب اور جرات مندانہ فیصلہ تھا جس کے ذریعے انہوں نے ریاست پر بھروسہ کیا۔' یہ اپیل ایسے وقت سامنے آئی ہے جب میڈیا رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا کہ یاسین ملک نے دہلی ہائی کورٹ میں حلف نامہ داخل کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہوں نے سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے کہنے پر دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ کے سربراہ حافظ سعید سے ملاقات کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ منموہن سنگھ نے انہیں تشدد ترک کرنے اور پرامن تحریک شروع کرنے پر شکریہ بھی ادا کیا تھا۔ خیال رہے کہ یاسین ملک کو قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی خصوصی عدالت نے دہشت گردی کے مالی معاونت کے مقدمے میں عمر قید کی سزا سنائی ہے۔

تحقیق کے معیار میں گراوٹ کے ذمے دار جامعات کے اساتذہ ہیں: پروفیسر عبدالحق

محنت، لگن اور جذبے کے ساتھ تحقیقی ذمے داری ادا کرنے کی ضرورت ہے: خواجہ محمد شاہد، موجودہ وقت میں سنجیدہ و معیاری تحقیق ناگزیر ہے: پروفیسر احمد محفوظ، قومی اردو کونسل اور غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالرز غالب سمینار کا افتتاح

نئی دہلی: ایوانِ غالب، نئی دہلی میں غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اشتراک سے سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالرز سمینار کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقعے پر علمی و ادبی شخصیات نے تحقیق کی اہمیت اور اردو تحقیق کی موجودہ صورت حال پر اظہارِ خیال کیا۔ استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ تحقیق ایک نہایت مشکل اور نازک فن ہے، ہر شخص اس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ انھوں نے کہا کہ آج کل جامعات میں ہونے والی سندی تحقیق کے معیار میں نمایاں گراوٹ آئی ہے، اس لیے تحقیق کے معیار کو بلند کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے مطابق ادب کا دائرہ وقت کے ساتھ وسیع ہوا ہے اور تحقیق کے طریقۂ کار میں بھی تبدیلی آئی ہے، اس لیے ریسرچ اسکالرز کو بھی جدید تقاضوں کے مطابق خود کو بدلنا ہوگا۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ اردو اسکالر جب تک ملٹی ڈسپلنری رجحان کا حامل نہیں ہوگا تب تک وہ معیاری تحقیق نہیں کر سکے گا۔ صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے پروفیسر عبدالحق (پروفیسر ایمریٹس، دہلی یونیورسٹی) نے کہا کہ اردو ادب میں بہت سے ایسے اہم پہلو ہیں جن پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ اردو تحقیق کے معیار میں جو گراوٹ آئی ہے اس کے لیے جامعات کے اساتذہ ذمے دار ہیں۔ وہ ریسرچ اسکالرز کو کوئی بھی موضوع دے دیتے ہیں کہ اس پر ریسرچ کرو، وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اسکالر کو اس موضوع سے دلچسپی ہے یا نہیں، حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اساتذہ طلبہ کو ایسے موضوعات فراہم کریں جن سے انھیں دلچسپی ہو اور واقعی اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت ہو، تبھی بہتر اور معیاری تحقیقات سامنے آسکیں گی۔

افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جناب خواجہ محمد شاہد (سابق پرو وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی) نے کہا کہ ریسرچ اسکالرز کی ذمے داری ہے کہ وہ محنت، لگن اور جذبے کے ساتھ تحقیق کریں، تبھی تحقیق کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج کل تحقیق کی تعداد تو بڑھ رہی ہے لیکن سنجیدگی اور محنت کا فقدان ہے، اسی وجہ سے موجودہ تحقیقات سے لوگوں کے علم میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی کوئی نئی چیز سامنے آ رہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جامعات سے باہر بھی اردو میں اعلیٰ تحقیقی کام ہوئے ہیں، خصوصاً مالک رام اور رشید حسن خان جیسے محققین نے صرف اپنے ذوق و شوق کی بنیاد پر عمدہ تحقیق پیش کی ہے، آج کے ریسرچ اسکالرز کو ان سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر احمد محفوظ (سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے کہا کہ تحقیق کا میدان بے حد وسیع ہے اور موجودہ وقت میں سنجیدہ و معیاری تحقیق ناگزیر ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اردو کے طلبہ اور ریسرچ اسکالرز کے لیے فارسی زبان کے بنیادی قواعد کا علم ہونا چاہیے، تبھی وہ اشعار کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج کل کے ریسرچ اسکالرز لغات کی طرف رجوع کم ہوا ہے، حالانکہ لغات کی غیر معمولی اہمیت ہے، ان سے استفادے کو معمول بنایا جائے تاکہ زبان و بیان میں کسی قسم کی غلطی نہ ہو۔ افتتاحی اجلاس کی نظامت کرتے ہوئے ڈاکٹر ادریس احمد (ڈائریکٹر، غالب انسٹی ٹیوٹ) نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور سمینار کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالرز سمینار اب غالب انسٹی ٹیوٹ کی شناخت بن چکے ہیں۔

افتتاحی اجلاس کے بعد دو تکنیکی اجلاس بھی ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت پروفیسر فاروق بخشی (سابق صدر شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی) نے کی۔ ثوبیہ صدیقی (ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی) نے 'ولایت جعفری بحیثیت افسانہ نگار'، درخشاں (ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے 'شوکت حیات کا افسانہ 'وبا' ایک تجزیاتی مطالعہ'، نکہت زہرا (ریسرچ اسکالر شعبۂ فارسی لکھنؤ یونیورسٹی) نے 'فروغ فرخزاد کے کلام میں سماجی مسائل کی صدائے بازگشت' اور عبداللہ (ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ) نے 'اتر پردیش کے اردو اداروں کی علمی و ادبی خدمات: ایک تحقیقی و تنقیدی مطالعہ' کے عنوانات پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت سید انوار صفی نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت پروفیسر چندر شیکھر (سابق صدر شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی) نے کی۔ نادیہ خان (شعبۂ اردو دین دیال اپادھیائے گورکھپور یونیورسٹی) نے 'مشرقی یوپی کا گمشدہ ستارہ ہندی گورکھپوری'، ذبیح اللہ آزاد (شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی) نے 'مولانا ابوالکلام آزاد کی ادبی خدمات اور ترجمان القرآن کا مختصر جائزہ'، محمد اسلم آزاد (شعبۂ اردو و فارسی ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، آرا) نے 'حسین الحق ایک عہد ساز افسانہ نگار' اور مہر النساء نے 'بستی اور پنجر ہجرت، ناسٹلجیا اور تاریخی شعور کا تجزیہ' پر مقالات پیش کیے۔

مختلف زبانوں اور بولیوں کے باوجود قومی شناخت ہمیں متحد کرتی ہے: منوج سنہا

سری نگر، 19 ستمبر (یواین آئی) جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ہے کہ امن، استحکام، اتحاد اور مشترکہ اہداف کے جذبے کے ساتھ ہندوستان کو ترقی یافتہ اور خوشحال بنانے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے۔ این آئی ٹی سری نگر میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کے اشتراک سے منعقدہ قومی سمینار سے خطاب کے دوران لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ہندوستان کی لسانی تنوع اس کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ یہاں کی سیکڑوں زبانوں اور بولیوں نے ایک مربوط سماج تشکیل دیا ہے جو آج ملک کی ہمہ جہت ترقی اور تبدیلی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا: 'مختلف زبانوں، بولیوں اور خیالات کے باوجود ایک مشترکہ قومی شناخت اور اجتماعی شعور ہمیں متحد کرتا ہے۔ ہمیں اسی تنوع میں اتحاد کی طاقت کو قوم سازی کے لیے بروئے کار لانا ہوگا۔'

'یا علی' کیلئے مشہور گلوکار زوبین گرگ کا انتقال، موسیقی کی دنیا میں صدمے کی لہر

گوہاٹی۔ بالی ووڈ اور آسامی موسیقی کے مشہور گلوکار و موسیقار زوبین گرگ کا انتقال ہو گیا ہے۔ وہ سنگاپور میں ایک اسکوبا ڈائیونگ حادثے کا شکار ہوئے، جہاں طبی سہولت ملنے کے باوجود ڈاکٹر انہیں بچانے میں ناکام رہے۔ ان کے انتقال کی خبر سے نہ صرف آسام بلکہ پورے ملک کے موسیقی کے حلقوں میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ زوبین گرگ نے اپنی جادوئی آواز سے موسیقی کی دنیا میں الگ پہچان بنائی تھی۔ ان کا گایا ہوا بالی ووڈ فلم 'گینگسٹر' کا مشہور گانا 'یا علی' آج بھی سننے والوں کو بے حد متاثر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فلم 'کرش 3' کے مشہور گانے 'دل تو ہی بتا' سمیت کئی یادگار گانے گائے، جو عوام کے دلوں کو چھو گئے۔ زوبین گرگ صرف گلوکار ہی نہیں بلکہ اداکار، موسیقار، ہدایت کار، پروڈیوسر اور اسکرین رائٹر بھی تھے۔ انہوں نے ہندی کے ساتھ ساتھ آسامی، بنگالی اور دیگر کئی زبانوں میں اپنی آواز کا جادو بکھیر کر شائقین کے دل جیتے۔ ان کی مقبولیت کی وجہ یہی تھی کہ ان کی آواز میں ایک خاص توانائی تھی، جو براہ راست دل تک رسائی رکھتی تھی۔ اطلاعات کے مطابق 53 سالہ زوبین گرگ سنگاپور میں شمال مشرقی خطے کے چوتھے فیسٹیول میں شرکت کے لیے گئے تھے اور اسکوبا ڈائیونگ کے دوران وہ بے ہوش ہو گئے۔ سنگاپور پولیس نے انہیں سمندر سے باہر نکالا اور فوری طور پر اسپتال پہنچایا، مگر ڈاکٹروں کی تمام کوششوں کے باوجود ان کی جان نہ بچائی جا سکی۔

آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما نے زوبین گرگ کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "زوبین کی آواز میں ایک انوکھی توانائی تھی، ان کا فن براہ راست دل و دماغ سے بات کرتا تھا۔ ان کے جانے سے ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔" زوبین گرگ کو آسام میں 'عوام کا گلوکار' کہا جاتا تھا، بالکل اسی طرح جیسے بھارت رتن بھوپین ہزاریکا کو عوامی فنکار کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ وہ نوجوانوں کے لیے تحریک اور موسیقی کے شیدائیوں کے لیے ایک علامت سمجھے جاتے تھے۔ ان کے انتقال پر سابق رکن پارلیمنٹ اور آسام پردیش کانگریس کمیٹی کے سابق صدر ریپون بورا نے بھی دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ "زوبین گرگ کے آسام وقت سے پہلے انتقال کی خبر دل کو جھنجھوڑ دینے والی ہے۔ ان کی آواز اور موسیقی نے کئی نسلوں کو متاثر کیا۔" زوبین گرگ کو موسیقی اور فلموں کے لیے متعدد اعزازات ملے۔ سال 2009 میں انہیں 55 ویں قومی فلم ایوارڈز میں بہترین موسیقی کی ہدایت کے لیے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ انہیں کئی فلم فیئر، اسکرین اور آئیفا ایوارڈز سے بھی سرفراز کیا گیا۔ ان کے خاندان پر یہ دوسرا بڑا صدمہ ہے، کیونکہ فروری 2002 میں ان کی چھوٹی بہن اور اداکارہ۔ گلوکارہ جونگی بارتھاکر ایک کار حادثے میں انتقال کر گئی تھیں۔

ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک کا جونپور کا دورہ، اسپتالوں و دیگر مقامات کا کیا معائنہ

جونپور:19 ستمبر(پی این ایس) اتر پردیش کے نائب وزیراعلیٰ برجیش پاٹھک نے جمعہ کو جونپور ضلع کا دورہ کیا، کئی اہم مقامات کا معائنہ کیا اور ترقیاتی پروجیکٹوں کا جائزہ لیا۔اس دورے میں انہوں نے صحت خدمات کی صورتحال کے حوالے سے افسران کو سخت ہدایات بھی جاری کیں۔نائب وزیراعلیٰ نے اپنے دورے کا آغاز پولیس لائنز کی نوتعمیر عمارت کا معائنہ کر کے کیا، جہاں انہوں نے تعمیراتی کاموں اور انتظامات کا جائزہ لیا۔اس کے بعد انہوں نے ماتاپور بستی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے سرکاری تعمیر شدہ مکانات کی حالت دیکھی اور مقامی باشندوں سے بات کی۔اس کے بعد برجیش پاٹھک نے ضلع اسپتال کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے ایمرجنسی وارڈ، جنرل وارڈ اور ادویات کی تقسیم کے مرکز کا معائنہ کیا۔سی ٹی سکین مشین کے حوالے سے انہوں نے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (سی ایم ایس) کو ہدایت دی کہ وہ صحافیوں کی شکایت کی فوری طور پر تحقیقات کریں اور ضروری کارروائی کریں۔انہوں نے واضح کیا کہ سی ٹی اسکین جیسی سہولیات عام لوگوں اور ڈاکٹروں دونوں کو ہر حال میں دستیاب ہونی چاہئیں۔"جب ڈپٹی چیف منسٹر سے ضلع میں غیر قانونی طور پر کام کرنے والے اسپتالوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، ضلع میں کام کرنے والے تمام نجی اسپتالوں کا معائنہ کیا جائے گا۔

راہل گاندھی ڈپریشن کے شکار، صرف تباہی کی بات کرتے ہیں

کانگریس کی مہم کو عوامی حمایت حاصل نہیں، پیلی بھیت میں کیشو پرساد موریہ کا بیان

پیلی بھیت۔اتر پردیش کے پیلی بھیت ضلع کے ترقیاتی کاموں کا جائزہ لینے پہنچے اتر پردیش کے ڈپٹی وزیراعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جمعہ کو کانگریس رہنما راہل گاندھی اور سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو پر سخت حملہ بولا۔انہوں نے کہا کہ "راہل گاندھی ڈپریشن کے شکار ہیں، کبھی ایٹم بم تو کبھی ہائیڈروجن بم گرانے کی بات کرتے ہیں، وہ صرف تباہی کا ذکر کرتے ہیں جبکہ بی جے پی ترقی کی بات کرتی ہے"۔موریہ نے اکھلیش یادو اور تیجسوی یادو کو بھی متکبر قرار دیا۔اس موقع پر انہوں نے ضلع کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل بھی پیش کی۔ڈپٹی وزیراعلیٰ نے الزام لگایا کہ کانگریس دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور بدعنوانی کی جننی ہے، اسی لیے عوام نے اسے اقتدار سے باہر کر دیا۔ان کے مطابق اقتدار جانے کے بعد کانگریس بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ 2047 تک راہل گاندھی اور اکھلیش یادو کی حکومت میں انٹری نہیں ہے۔کیشو پرساد موریہ نے مزید کہا کہ 2047 تک ایک ترقی یافتہ، خودکفیل اور دفاعی طور پر مضبوط بھارت بنانے کا خواب صرف وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں ممکن ہے، راہل گاندھی، اکھلیش یادو یا ان کے "انڈی" اتحاد کے بس کی بات نہیں ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ مودی جی کی قیادت میں صرف 11 برسوں میں بھارت 11ویں نمبر کی معیشت سے بڑھ کر دنیا کی چوتھی بڑی معیشت بننے جا رہا ہے۔کانگریس کے ووٹ چوری مہم پر ڈپٹی وزیراعلیٰ نے طنز کیا کہ اس کو عوامی حمایت نہیں مل رہی۔عوام بھارتیہ جنتا پارٹی کے ساتھ ہیں۔

ان کے مطابق "کانگریس صرف ہنگیری لال کے سپنے" دیکھ سکتی ہے۔کیشو پرساد موریہ نے ہریانہ اور مہاراشٹر کے انتخابات کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہاں عوام نے اپوزیشن کو کرارا جواب دیا اور اب بہار میں بھی این ڈی اے اتحاد بھاری اکثریت سے جیت درج کرے گا۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے خواتین کی صحت کے تعلق سے خصوصی اپیل کی ہے۔اس کے تحت مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپ لگائے جا رہے ہیں، جہاں خواتین سمیت تمام افراد کا مفت طبی معائنہ ہوگا۔موریہ نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے گھروں کی خواتین کو ان میڈیکل کیمپس میں لے جا کر ان کا صحت ٹیسٹ کرائیں، کیونکہ "خواتین صحت مند ہوں گی تو ملک صحت مند ہوگا"۔

ماں پر ایف آئی آر کے سوال پر اپرنا یادو نے دیا جواب

کانگریس کے گھوٹالوں کا ذکر کر راہل گاندھی پر کیا طنز

سلطان پور:19 ستمبر(پی این ایس) اتر پردیش خواتین کمیشن کی نائب صدر اپرنا یادو جمعہ کو سلطان پور پہنچیں۔یہاں انہوں نے ڈسٹرکٹ جیل میں خواتین قیدیوں سے ملاقات کی۔انہوں نے بتایا کہ وہاں ایک لائبریری بنائی جا رہی ہے اور وہ اسے کتابیں عطیہ کریں گی۔اس کے بعد جب اس کی والدہ کے خلاف کیس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے سادگی سے جواب دیا، 'کوئی تبصرہ نہیں'۔انہوں نے راہل گاندھی کو نشانہ بنایا اور ان پر طنز کیا۔ہائیڈروجن بم کے بیان کے بارے میں، انہوں نے کہا، 'ووٹ چوری... یا چوری نہیں ایک موضوع ہے'، کانگریس سے زیادہ ووٹ کس نے چرائے؟ بوفورس کیا ہے؟ گوگل پر سرچ کریں، کانگریس کے راز کھل جائیں گے۔پھر، انہوں نے وزیراعظم مودی کی تعریف کرتے ہوئے بہت سی باتیں کہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے ایک کام ضرور کیا ہے کہ دہشت گردی پھیلانے والوں کی نیندیں اڑا دی ہیں۔آج ملک دشمنوں کی نیند پوری طرح اڑ چکی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ راہل عجیب انداز میں بات کرتے ہیں، اس لیے ممکن ہے کہ وہ پی ایم کی تعریف کرنے کے بجائے ایسی باتیں کہہ رہے ہوں۔حکومت ہند کی ایجنسیوں کے بارے میں بکواس کرنے سے آپ کی سیاست نہیں چمکے گی۔وہ اتنے عرصے سے سیاست میں ہیں، اتنے بڑے گھرانے سے ہیں، ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

ایک شام شالیمار کے نام عنوان سے مشاعرے کا انعقاد

،امبیڈکر نگر: بزم سخن بسکھاری کے زیر اہتمام بسکھاری واقع جلالپور روڈ پر بدھ کی شب سراج احمد خان کی صدارت، کمیل احمد صدیقی کی سرپرستی میں انعقاد کیا گیا، جبکہ نظامت کے فرائض محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے ٹیچر محمد اسلم خان نے انجام دیے۔پروگرام کا آغاز سید عرفان اشرف کی نعت پاک سے ہوا۔پروگرام میں پی ایچ چیریٹیبل ٹرسٹ کے سربراہ اعلیٰ دبیر احمد ایڈوکیٹ نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو اپنی اس پیاری اور انمول زبان اردو کو زندہ رکھنے اور بعد کی نسلوں تک پہنچانے کے لیے ہر سطح پر سنجیدہ رہنے کی ضرورت ہے۔مہمان اعزازی سید عرفان اشرف نے کہا کہ اردو ایک زندہ و تابندہ اور عالمی زبان ہے۔آج دنیا کے بیشتر ممالک کے حصوں میں اردو بولی، سمجھی اور پڑھی جاتی ہے۔ٹیچر محمد اسلم خان نے کہا کہ اردو گنگا جمنی تہذیب کی علمبردار ہے۔جنگ آزادی میں اردو کا کردار اہمیت کا حامل رہا ہے۔کمیل احمد صدیقی نے کہا کہ اردو کی مٹھاس کے سبھی لوگ دیوانے ہیں۔اس لیے اس زبان کو فروغ دینے کے لیے ہم سب کی ذمہ داری ہے۔پروگرام کے آغاز میں حکیم عرفان اور کمیل احمد صدیقی نے مہمانوں کی گلپوشی کر استقبال کیا۔شعرا کے منتخب اشعار قارئین نذر ہیں۔

سفر میں نکلو تو ماں کی دعائیں لے کے سعید
قسم خدا کی کبھی بھی نہ حادثہ ہوگا
سعید ٹانڈوی

عشق کو اتنا بھی آسان نہ سمجھا جا
راہ میں کانٹے ہیں گلدان نہ سمجھا جا
کمیل احمد صدیقی

مجھے بھی پتہ ہے کہ رونا پڑیگا
لبوں پر تبسم سجانے سے پہلے
انصاف ٹانڈوی

اس طرح آپ کو آزماؤنگی میں
غیر کو دیکھ کر مسکراؤنگی میں
چاندنی مسکان ممبئی

مجھکو جس شخص سے محبت ہے
وہ نہایت ہی خوبصورت ہے
ڈاکٹر دستگیر احمد ٹانڈوی

اکھڑ نہ جائیں کہیں صبر کے شجر بھی قمر
ہوا ظلم کی رفتار بے تحاشہ ہے
قمر جیلانی ٹانڈوی

ذکر محبوب سرعام کیا ہو تو بتا
کسی محفل میں ترا نام لیا ہو تو بتا
حکیم عرفان اعظمی

چمن سے ایک گزارش کہ لب آئے
میری نگاہ محبت کا انتخاب آئے
شگفتہ لکھنوی

اس موقع پر اشتیاق ایڈوکیٹ ،معطوف احمد، عابد صدیقی، حسن وارثی، غلام رحمانی وغیرہ لوگ شریک تھے۔

گلشن پبلک اسکول سانپلہ بکال میں مشن شکتی کے تحت پروگرام کا انعقاد

دیوبند:19 /ستمبر (فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں سانپلہ بکال میں واقع گلشن پبلک اسکول میں مشن شکتی کے تحت پروگرام کے موقع پر اینٹی رومیو انچارج وپن شرما، لیڈی سب انسپکٹر سدھا تیاگی، کانسٹیبل گورو تیاگی اور نرندر کمار وغیرہ نے طالبات کو خواتین ہیلپ لائن نمبر کی معلومات دیتے ہوئے کہا کہ 1090 نمبر خواتین کے خلاف چھیڑ چھاڑ اور ہراساں کرنے کے معاملات کو حل کرنے کے لئے وقف ہے اور 1930 نمبر پر سائبر فراڈ کے بارے میں معلومات دے کر اپنی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔انہوں نے طالبات سے کہا کہ آج کا دور سوشل میڈیا کا دور ہے۔ اپنی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے انہیں نامعلوم ای میل یا لنکس پر کلک نہیں کرنا چاہیے اور پبلک وائی فائی استعمال کرتے وقت محتاط رہنا چاہیے۔اپنے ذاتی ڈیٹا کو محفوظ رکھنے کے لئے اچھا اینٹی وائرس سافٹ ویئر استعمال کرنا چاہئے۔ادارہ کے منیجر شمیم احمد اور نائب منیجر سلیم احمد نے اپنے خطاب میں طلباء و طالبات کو نظم وضبط کی زندگی گزارنے کا مشورہ دیا اور انہیں مشن شکتی کے تحت حاصل کردہ معلومات کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرنے کی ترغیب دی۔اس دوران اسکول کے پرنسپل وحید الزماں، ڈائرکٹر محمد نعیم، سینئر ٹیچر سمر سنگھ، ستندر اور فرحین سمیت اسکول کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

مولانا نیئر بہشتی پوروانچل کے سکریٹری مقرر

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) آل انڈیا شیعہ سماج کے قومی صدر سید قاسم حیدر رضوی نے معروف عالم دین مولانا نیئر بہشتی (ممتاز الافاضل) کو پانچ سال کے لیے پوروانچل کا سکریٹری مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔یہ خبر سوشل میڈیا کے ذریعے منظر عام پر آتے ہی ریاست بھر کی شیعہ برادری میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔امبیڈکر نگر پہنچنے پر مولانا نیئر بہشتی کا شاندار اور پرجوش استقبال کیا گیا۔اس موقع پر آل انڈیا شیعہ سماج کے سکریٹری مولانا ظفر الحسن نے کہا کہ مولانا نیئر بہشتی ایک محنتی، دیانت دار اور پرعزم شخصیت ہیں، جنہیں شیعہ برادری کی خدمت کے لیے ایک اہم اور بڑی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ مولانا نیئر بہشتی اپنی نئی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھاتے ہوئے سماج کی فلاح و بہبود کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔اس موقع پر مختلف اضلاع کی ممتاز شخصیات نے بھی مبارکباد پیش کی۔مرزاپور سے عادل، اعظم گڑھ سے میکش نقوی، کچھوچھہ شریف سے طالب علی آنسو ابن علی جعفری، محمد شارب سمیت کئی دیگر افراد نے مولانا نیئر بہشتی کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ نے جو علم ہم کو عطا کیا اسکا شکر ادا کریں

علمی شخصیات کے وجود میں آنے سے نور پیدا ہوتا ہے

سہارنپور 19، ستمبر (احمد رضا) علماء کرام کا اجتماعی فیصلہ ہے کہ علم حاصل کرو ماں کی گود سے گور تک علم ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے اس علم کی روشنی اور طاقت سے بڑے بڑے جابر، جاہل اور فتنہ پرور گروہ زیر ہوجایا کرتے ہیں بس علم کا سہی استعمال لازم ہے علم سے بڑی کوئی طاقت اور سفارش نہیں اللہ تعالیٰ کا کلام سبھی علوم پر غالب ہے اسلئے قرآن کی تلاوت کو خود پر لازم کرو تا کہ دنیا تمہاری طابع بن سکے! مدرسہ دارالعلوم محمودیہ موضع الہ یار پور عرف جلالیہ پوسٹ سنسار پور ضلع سہارنپور میں آج ششماہی امتحان کا انعقاد ہوا جس میں بحیثیت ممتحن مفتی عبدالواجد قاسمی استاد فقہ مدرسہ فیض العلوم مرزاپور، مفتی محمد زبیر قاسمی استاد فقہ و عربی مدرسہ فیض رحمانی سنسار پور، قاری محمد آصف جامعی استاد و نگراں جامعہ رحمت نگلہ جھنڈا، مولانا عبدالقادر مظاہری امام وخطیب مسجد مکرمیہ الہ یار پور وغیرہ حضرات نے طلباء وطالبات کا امتحان بڑی سنجیدگی اور گہرائی سے لیکر اطمینان کا اظہار کیا اور بہت عمدہ تاثرات پیش کئے الحمدللہ طلباء نے بہت ہی حسن وخوبی کے ساتھ ممتحن حضرات کے سوالات کے جوابات دیے، جلسہ میں سبھی ممتحن حضرات نے مدرسہ کے منتظمین، فارغین، طلبہ اور معاونین کو خوب تر سے خوب تر اپنی دعاؤں سے نوازا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسے کو مزید ترقیات سے نوازے اور تمام شرور وفتن سے محفوظ رکھے اور ضروریات کا غیب سے انتظام فرمائے آمین۔اس موقع پر مدرسے کے مہتمم قاری محمد محترم علی جامعی نے تمام ممتحن حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اس موقع پر مدرسہ کے اساتذہ قاری محمد صابر، قاری محمد گلبہار فیضی، قاری محمد معروف وغیرہ کے علاوہ دیگر اساتذہ و ذمہ دار حضرات موجود رہے!

کنکریوں نے تو مٹھی میں قسمت سنوار لی:: بوجہل کے نصیب پہ مٹی پڑی رہی

کاروان انسانیت کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد

ردولی، ایودھیا (محمد مدثر): کاروان انسانیت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد کنوینر مشاعرہ محمد انیس کے مکان محلہ عباسی میں ہوا جس کی صدارت شمیم حیدر ردولوی نے اور نظامت کاوش ردولوی نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر طارق جیلانی اور مہمان ذی وقار کے طور پر فیض خمار نے شرکت کی۔

مشاعرے کا آغاز تلاوت کلام پاک۔

اس موقع پر کاروان انسانیت کی جانب سے ہمدم ردولوی کو خمار بارہ بنکوی ایوارڈ سے نوازا گیا جس کے لئے شہر کے خاص وعام نے انہیں مبارکباد پیش کی۔پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں:

کنکریوں نے تو مٹھی میں قسمت سنوار لی
بوجہل کے نصیب پہ مٹی پڑی رہی
کاوش ردولوی

شہیب اسم محمد کو اگر لکھنا پڑے تم کو
محمد مصطفیٰ لکھ کر امام الانبیا لکھنا
شہیب کوثر

چھو کر نبی کے جسم مبارک کو بار بار
طائف کے پتھروں کو ادا پیار کی ملی
اسلم سیدنپوری

نزول رحمت پروردگار ہوتے ہی
چلی ہے جھوم کے باد صبا مدینے میں
نفیس بارہ بنکوی

خدا سے مانگو تو احمد کا واسطہ دے کر
زبان بھی نہ کھلے اور کام ہو جائے
مجیب ردولوی

تعریف ان کی میں کروں میری بساط کیا
کرتا ہے خود خدا بھی بڑائی حضور کی
نورعین چمن ولی

سنگ والے نہ آئنہ والے
خلد جائیں کے مصطفیٰ والے
فیض خمار

جس راہ سے گزر گئے سرکار دو جہاں
صحرا تلک تو دیکھئے گلزار ہو گیا
ہمدم ردولوی

مدح سرکار دوعالم ہے ہمارا مشغلہ
چین ملتا ہے ہمیں ذکر شہ ابرار سے
نثار ردولوی

کل بھی ہم یہ کہتے تھے آج بھی یہ نعرہ ہے
نام مصطفیٰ ہم کو جان و دل سے پیارا ہے
عظیم علی آبادی

نبی کے چاہنے والوں کے لب پر
مسلسل مصطفیٰ یا مصطفیٰ ہے
وفا علی آبادی

یونہی کھلونا بنے رہے، ہم قمر نے رب سے کہا یہ ہوگا
جب انگلیوں سے وہ پارہ کر کے گھما رہے تھے ہلال آقا
مہتاب ردولوی

ہیں رستے اور بھی کتنے ہدایت کے زمانے میں
جو لے جاتا ہے جنت تک وہ ہے رستہ محمد کا
علیم ردولوی

اسرا کی رات حضرت روح الامین نے
پلکوں سے اپنی چوما ہے تلوہ رسول کا
شمیم اسلم

ان کے علاوہ عظیم ردولوی اور عقیل نقوی نے بھی اپنے کلام پیش کئے۔اس موقع پر نسیم پرنس، حنیف انصاری، محمد اسماعیل سابق ممبر سلطان خان، تفہیم میاں، ذرغام حیدر خان، محمد توصیف انصاری، شارق بابا، کلیم عثمانی، ثاقب عثمانی، چاند میاں سمیت دیگر لوگ موجود تھے۔

مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی ووٹنگ کے ذریعہ جمعیۃ علماء وسطی زون اتر پردیش کے صدر منتخب

کانپور 19 ستمبر (پی این ایس) جمعیۃ علماء وسطی زون اتر پردیش کا انتخابی اجلاس نہایت خوشگوار اور پرامن ماحول میں جامعہ محمودیہ اشرف العلوم، جاج مؤ کانپور میں منعقد ہوا۔اجلاس کی صدارت زون کے نائب صدر اور جمعیۃ علماء شہر کانپور کے صدر ڈاکٹر حلیم اللہ خان نے کی، جبکہ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔اجلاس میں بطور آبزرور سید ذہین (دیوبند)، قاری ذاکر (مظفر نگر) اور انتخابی کمیٹی کے اراکین مفتی اویس اکرم (بجنور)، مولانا عبدالخالق (مرادآباد) اور مولانا علاؤالدین (ہاپوڑ) نے شرکت کی۔اجلاس کا آغاز قاری اسعد اقبال فرخ آبادی کی تلاوتِ کلام پاک اور مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی نعت سے ہوا۔ بعدہ زون کے جنرل سکریٹری مفتی ظفر احمد صاحب قاسمی کے ہاتھوں پرچم کشائی عمل میں آئی اور مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے جمعیۃ علماء ہند کا ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد انتخابی کارروائی شروع کی گئی۔ پہلے مرحلے میں صدارت کے لئے چار نام پیش کئے گئے:۱۔مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی (لکھیم پور) ۲۔مفتی ظفر احمد قاسمی (فرخ آباد) ۳۔قاری محمد زبیر (بہرائچ) ۴۔پروفیسر سید محمد نعمان (شاہجہاں پور)۔جن میں سے مفتی ظفر احمد قاسمی اور پروفیسر نعمان نے اپنے نام واپس لے لئے، یوں دو امیدوار میدان میں رہے۔نائب صدارت کے لئے سات نام سامنے آئے:۔ڈاکٹر حلیم اللہ خان (کانپور) ۲۔مولانا عبدالرب قاسمی (فرخ آباد) ۳۔مولانا عبدالرحمن قاسمی (سیتاپور) ۴۔مولانا عبدالجبار قاسمی (ہردوئی) ۵۔مولانا عمران قاسمی (شاہجہاں پور) ۶۔سید حسین احمد ہاشمی (لکھنؤ) ۷۔مولانا فیروز (شراوستی)۔جن میں سے مولانا عمران قاسمی اور سید حسین احمد ہاشمی نے نام واپس لے لئے۔ باقی پانچ امیدواروں میں سے چار کے انتخاب کے لئے ووٹنگ کرائی گئی۔

انتخابی کمیٹی نے تمام اضلاع سے نقشہ اور ممبر سازی کوٹہ طلب کیا، بعدازاں سخت نگرانی کے ساتھ اراکین کے شناختی کارڈ چیک کر کے بیلٹ پیپر جاری کئے گئے۔ ووٹنگ مکمل ہونے کے بعد گنتی تمام شرکاء کے سامنے کی گئی۔

صدارت کے لئے کل 272 ووٹ ڈالے گئے، جن میں مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی کو 200/ اور قاری زبیر احمد بہرائچ کو 72 ووٹ ملے۔ اس طرح مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی نے 128 ووٹوں کے واضح فرق سے کامیابی حاصل کی۔

نائب صدارت کے لئے کل 273 ووٹ ڈالے گئے۔مولانا عبدالرحمن قاسمی سیتاپوری 216، مولانا عبدالجبار قاسمی ہردوئی 214، ڈاکٹر حلیم اللہ خان کانپور 213 اور مولانا عبدالرب قاسمی فرخ آباد 210 ووٹ لے کر نائب صدر منتخب ہوئے۔ جبکہ مولانا فیروز شراوستی کو 74 ووٹ ملے۔زون کے خزانچی کے لئے اتفاق رائے سے مولانا انصار احمد جامعی کانپور کو منتخب کیا گیا۔

انتخابی نتائج کے بعد نومنتخب صدر مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی نے صدارتی خطاب میں کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ملتِ اسلامیہ ہندیہ کی ایک عظیم امانت ہے۔ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اتحاد، اخلاص اور قربانی کے ساتھ اس کاروان کو آگے بڑھائیں۔ زون کے تمام اضلاع کو تعلیمی وسماجی میدان میں مزید فعال اور بیدار کرنے کی کوشش کریں گے، اور مسلمانوں کے ملی، شرعی اور تہذیبی مسائل میں جمعیۃ کی آواز کو مضبوط و مؤثر بنائیں گے۔اجلاس کی نظامت اور گزشتہ کارروائی جنرل سکریٹری مفتی ظفر احمد قاسمی نے پیش کی۔انتخابی عمل میں 28/ اضلاع کے 273 سے زائد اراکین شریک ہوئے۔ مفتی اویس اکرم بجنور کی دعاء پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چوری کی بائک سمیت ملزم نوجوان گرفتار

دیوبند 19 /ستمبر (فیروز خان) سروس روڑ پر چیکنگ کے دوران پولیس نے ایک نوجوان کو چوری کی بائک سمیت گرفتار کر لیا۔پولیس نے ملزم نوجوان کی نشاندہی پر مزید دو اور بائکس برآمد کرنے کا دعوہ کیا ہے۔متعلقہ انچارج انسپکٹر سنیل شرما نے بتایا کہ چوری کی بائک کے ساتھ ملزم نوجوان کو گرفتار کیا گیا تھا پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے چوری کی گئی دو بائک اور برآمد کرائی ہیں، ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد اسے جیل بھیج دیا گیا ہے جبکہ چوری کی گئی تینوں بائکوں کو عدالت کے حکم پر قبضے میں لے لیا گیا ہے۔وہیں صبح قریب ساڑھے چار بجے سہارنپور سے چلکر دہلی جانے والی ٹرین نمبر 64022 کے ڈرائیور نے ریلوے اسٹیشن ماسٹر منوج کمار کو شگرمل کے نزدیک ریلوے لائن پر کسی کی لاش پڑے ہونے کی اطلاع دی، خبر ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس اور جی آر پی کی ٹیم نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے ضلع ہسپتال بھجوایا، پولیس کے مطابق لاش کی شناخت چمن ماجرا گاؤں کی باشندہ خاتون 45 سالہ بیتا اہلیہ جسونت کے طور پر ہوئی ہے۔

دبئی میں چھپا ہے سنبھل تشدد کا ماسٹر مائنڈ شارق ساٹا، جاری کیا گیا لک آؤٹ نوٹس

سنبھل 19 ستمبر (پی این ایس) پولیس نے جامع مسجد تشدد کے ماسٹر مائنڈ شارق ساٹا کی گرفتاری کے لیے لک آؤٹ نوٹس جاری کیا ہے۔ ملزم شارق ساٹا 2020 میں فرضی پاسپورٹ کے ذریعے دبئی فرار ہوا اور وہیں روپوش ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کرشنا کمار بشنوئی نے بتایا کہ 24 نومبر کو سنبھل میں تشدد کے دوران 28 پولیس اہلکار اور ایک ایس ڈی ایم زخمی ہوئے، جب کہ پانچ لوگ مارے گئے تھے۔شارق ساٹا اس تشدد کا ماسٹر مائنڈ ہے۔ملزم اتر پردیش، ہریانہ اور دہلی میں کئی مقدمات میں مطلوب ہے۔ پولیس نے جامع مسجد سروے کے دوران تشدد میں اس کے کردار کو دیکھتے ہوئے کارروائی کی ہے۔ آج تک ان کے کئی حواریوں کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈالا جا چکا ہے۔ان میں ملا افروز، غلام مصطفیٰ اور دیگر ملزمان شامل ہیں۔ جانچ سے معلوم ہوا ہے کہ دبئی میں مقیم شارق ساٹا اپنے گینگ کے ذریعے لگژری گاڑیوں کی چوری اور فروخت میں سہولت فراہم کرتا ہے۔یہی نہیں بلکہ وہ اپنے حواریوں کو اسلحہ اور گولہ بارود بھی فراہم کرتا ہے۔اے ایس پی کرشنا کمار بشنوئی نے بتایا کہ ملزم بیرون ملک روپوش ہے۔اس لیے ان کی گرفتاری کے لیے لک آؤٹ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ جس کے بعد انٹرپول اور دیگر اداروں کی مدد سے ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا۔شارق ساٹا نے حسین کے نام پر جعلی پاسپورٹ حاصل کیا اور اس پاسپورٹ کو استعمال کرتے ہوئے دبئی فرار ہو گیا۔اس نے یہ پاسپورٹ 2020 میں دہلی کے ایک پتے پر جاری کیا تھا۔تب سے وہ دبئی سے اپنا گینگ چلا رہا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ ملک بھر میں شارق ستا کے خلاف 54 مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ان میں سے 12 سنبھل کے نکھسا پولیس اسٹیشن میں اور ایک سنبھل کوتوالی میں درج ہیں۔ باقی کیس دوسرے اضلاع اور ریاستوں میں درج ہیں۔مقدمات میں ڈکیتی، لوٹ مار، چوری، غنڈہ گردی اور دیگر سنگین جرائم شامل ہیں۔

2022 میں، نوادہ پولیس اسٹیشن نے شارق ساٹا گینگ کے پانچ ارکان کو گرفتار کیا۔دوران تفتیش ملزمان نے انکشاف کیا کہ انہوں نے ایک سال میں 300 سے زائد سٹہ نمبر فروخت کر کے لاکھوں روپے کمائے۔ ملزمان نے یہ بھی انکشاف کیا کہ وہ مقررہ نمبروں کی بنیاد پر سٹہ گیمز چلاتے تھے۔ مشرا، مقررہ نمبروں سے جیتنے کے لالچ میں، یہاں تک کہ بکیوں کے گروہ کو ختم کر دیا۔اس کے بعد پولیس نے ان کے خلاف سخت کارروائی کی۔

بھائی نے تین سسرالیوں پر قتل کا لگایا الزام

دیوبند 19 /ستمبر (فیروز خان) دیوبند تحصیل کے گاؤں سوبھری محراب میں شادی شدہ خاتون سونیتا کی مشتبہ حالات میں موت ہوگئی۔ متوفیہ خاتون کے بھائی رام سنگھ نے پولیس کو دی گئی تحریر میں اپنی بہن کے تین سسرالیوں دیور للت، سسر برجپال، اور چچا کلیرام پر قتل کا الزام لگایا ہے۔رام سنگھ نے بتایا کہ سونیتا کا شوہر انیل گاؤں سے باہر کام کرنے کے لئے گیا ہوا تھا اور سونیتا کے دونوں بچے بھی اسکول گئے ہوئے تھے۔اسی دوران سونیتا کے دیور للت ادھار رقم لینے کے اس کے گھر آیا۔ جب اس کی بہن نے ادھار رقم دینے سے انکار کیا تو للت نے اس کی بہن سونیتا سے گالی گلوچ شروع کر دی اور سونیتا کی مخالفت پر للت نے اسے مارپیٹ کر زخمی کر دیا۔اس دوران للت کے والد برج پال اور چچا کلیرام بھی موقع پر پہنچ گئے اور تینوں نے سونیتا کا گلا گھونٹ کر اسے گھر کی چھت میں پھانسی پر لٹکا دیا۔انچارج انسپکٹر رمیش چندر نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد قانونی کارروائی کی جائے گی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان ہی نہیں بلکہ انسانی تقاضہ بھی ہے

آئی لو یو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جرم نہیں بلکہ ہمارے لئے لازم وضروری ہے

ردولی، ایودھیا (نامہ نگار) : قبل جمعہ دارالعلوم مخدومیہ ومتولی حشمتی مسجد مولانا محمد عمار رضا صدیقی حشمتی مصباحی نے حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، عظمت اور شان رحمۃ للعالمینی سے متعلق ایک ایمان افروز اور قابل رشک خطاب فرمایا۔آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ نے اپنے محبوب پاک کو جب شان رحمۃ للعالمینی کیساتھ مبعوث فرمایا تو ساتھ یہ بھی تنبیہ فرما دی کہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم جس بنیاد پہ ہر مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے۔ حضور کی آمد آمد سے ہی دنیا میں بہار آئی ورنہ دنیائے انسانیت کفر، شرک، ظلم، تشدد، شراب نوشی، زنا کاری، بدکاری، نفرت و عداوت وغیرہ کے دلدل میں پھنس چکی تھی۔آپ آئے ظلم کی تاریکی مٹی ماں باپ کی قدریں بڑھیں اونچ نیچ کا فرق مٹا یتیموں، بیواؤں اور مظلوموں کیساتھ ناانصافیوں کا دور ختم ہوا بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کے بجائے اپنے جگر کا ٹکڑا سمجھ کے پیار کرنے لگے، بیواؤں کے شوہروں کیساتھ جلانے اور منحوس سمجھنے کے بجائے انہیں عزت اور ہمدردیاں دینے لگے ماں باپ کو پیٹنے اور مارنے کے بجائے انہیں رب کی رضا اور اپنی جنت تصور کرنے لگے آقا اور غلام کا فرق مٹا کے ایک ساتھ بیٹھنے اور کھانے کھلانے پر فخر کرنے لگے جس بنیاد پہ جہاں مسلمان حضور سے محبت اور ان کے نام پہ اپنی جانیں قربان کرنے پر شاداں وفرحاں نظر آتے۔غیر مسلم بھی چاہے وہ ہندو ہوں، سکھ ہوں یا کہ عیسائی آپ کی شانیں بیان کرتے نہیں تھکتے۔ ہندوستان کی آزادی میں اہم کردار ادا کرنے والے گاندھی جی نے تو یہاں تک کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب ہم سب کے روحانی پیشوا ہیں۔ مشہور دانشور مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب "دی ہنڈریڈ" میں دنیا کے سو 100 عظیم ترین شخصیات کا تذکرہ کیا جنہوں نے تاریخ انسانی پر سب زیادہ اثر کیا ان شخصیات میں پہلی شخصیت ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا۔مشہور جرمن فلاسفر و دانشور جان واک اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ تھوڑی سی عربی جاننے والے جو قرآن اور صاحب قرآن (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر انگلیاں اٹھاتے ہیں اگر قرآن کی تفسیر اور احادیث مصطفےٰ نبی کی زبانی سن لیتے یا اب بھی دل سے پڑھ لیں تو آپ کے قدموں میں سر رکھ کے ایمان لے آئیں اور یہ کہتے نظر آئینگے کہ ہمیں بھی اپنے غلاموں میں شامل فرما لیں۔ایک ہندو مذہب رکھنے والی بچی نے سوشل میڈیا پوسٹ پہ لکھا کہ ہم اس نبی سے محبت اور ان کی تعریف کیوں نہ کریں جنہوں نے ہم بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا جنہوں نے ظلم وستم کیخلاف تحریک چلائی غریبوں یتیموں کو کھانا کھلانا ہمدردی کرنا باعث ثواب بتایا عام گزرگاہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو کار ثواب بتایا۔اور آپ نے اپنے جاری خطاب میں فرمایا کہ اگر کوئی آئی لو یو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جرم کہتا ہے تو بکتا رہے ہم تو یہی کہتے آئے ہیں اور کہتے رہینگے۔

وقف ترمیمی قانون پر عدالت عظمیٰ کا عبوری فیصلہ باعث تشویش، ہمیں تحریک چلانا ہوگی: مولانا کلب جواد نقوی

لکھنؤ ۱۹ ستمبر: وقف ترمیمی قانون پر سپریم کورٹ کے عبوری فیصلے کے متعلق تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری امام جمعہ مولانا سید کلب جواد نقوی نے کہا کہ عدالت عظمیٰ کا عبوری فیصلہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ حکومت نے عدالت عظمیٰ کے ججوں کو دھمکایا اور ان پر سیاسی دباؤ بنانے کی پوری کوشش کی گئی، جس کا اثر اس عبوری فیصلے پر بھی نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب حکومت کے وزرا چیف جسٹس اور عدالت عظمیٰ کے طریق کار پر سوال اٹھاتے ہوئے انہیں دھمکانے لگیں تو تشویش بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سابق چیف جسٹس نے وقف قانون پر کوئی فیصلہ نہیں دیا، اب کہیں جا کر اس مقدمے کی سماعت ہوئی جس پر ججوں کو دھمکانے اور سیاسی دباؤ صاف نظر آتا ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ عدالت عظمیٰ نے 'وقف بائی یوزر' پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں دیا، جب کہ مسلمانوں کا سب سے بڑا اعتراض حکومت کے ذریعہ 'وقف بائی یوزر' کے خاتمے پر تھا، مگر عدالت نے اس پر خاموشی اختیار کرتے ہوئے اوقاف کے رجسٹریشن کو لازمی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے جن تین شقوں پر عبوری روک لگائی وہ اطمینان بخش ہے مگر ابھی اصل لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ پورا قانون واپس ہونا چاہیے، ایک دو شقوں کی منسوخی یا ان میں ترمیم سے کچھ نہیں ہوگا۔ آخر مسلمان دوسو اور چارسو سال پرانے اوقاف کے دستاویز کہاں سے لائیں گے؟ مولانا نے مزید کہا کہ عدالت نے سینٹرل وقف کونسل اور ریاستی وقف بورڈوں میں بھی غیر مسلموں کے داخلے کا راستہ کھول دیا۔ کیا عدالت اور حکومت رام مندر ٹرسٹ میں مسلمانوں کو رکنیت دے سکتی ہیں؟ کیا دیگر مذاہب کے اوقاف اور ٹرسٹوں میں مسلمانوں کو ممبر بنایا جاسکتا ہے؟ مولانا نے کہا کہ یہ قانون مسلم اوقاف کو ہڑپنے کے لئے لایا گیا ہے، اس لئے اس پورے قانون کو واپس ہونا چاہیے۔ مولانا نے کہا جتنی عمارتیں آثار قدیمہ میں ہیں وہ سب حکومت کے قبضے میں چلی جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس قانون کے خلاف پوری طاقت سے تحریک چلانا ضروری ہے ورنہ اوقاف ختم کردیے جائیں گے۔

مولانا نے آگے حسین آباد ٹرسٹ میں جاری بدعنوانی اور مسلسل ہورہے قبضوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حسین آباد ٹرسٹ کی املاک میں جاری بدعنوانی اور وقف کی زمینوں پر جاری قبضوں سے حکومت کی منشا کو سمجھا جاسکتا ہے۔ پورے حسین آباد ٹرسٹ کی املاک پر حکومت کا قبضہ ہے جس کی آمدنی کا کوئی حساب وکتاب نہیں ہے۔ پھول منڈی کے سامنے حسین آباد کی زمین کو سڑک میں شامل کرلیا گیا ہے اور جو بورڈ وہاں پر حسین آباد کی ملکیت کا موجود تھا اس کو توڑ کر نالے میں ڈال دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پھول منڈی سے جو سڑک گھنٹہ گھر کی طرف جاتی ہے یہ پوری سڑک وقف حسین آباد کی ہے مگر اس پر بھی قبضہ کرلیا گیا۔ مولانا نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ نے وقف حسین آباد کو پرائیویٹ ٹرسٹ بتلایا ہے اور کہا ہے کہ پرائیویٹ ٹرسٹ آر ٹی آئی کے دائرے میں نہیں آتا، اس لئے اب تک حسین آباد کا کوئی حساب وکتاب نہیں دیا گیا۔

مولانا نے کہا کہ وقف ترمیمی قانون کی واپسی اور حسین آباد ٹرسٹ کے تحفظ کے لئے علماء اور انجمنوں کو آگے آنا ہوگا۔ بہت جلد علماء اور انجمنوں کا جلسہ منعقد ہوگا تاکہ آگے کا لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔ اس جلسے میں بلا تفریق سبھی علماء اور انجمنوں کو تمام اختلافات بھلا کر شامل ہونا چاہیے۔ اگر عوام اتحاد کا مظاہرہ کریں تو حکومتیں الٹ جاتی ہیں، جس کا مظاہرہ بنگلہ دیش اور نیپال میں دیکھا گیا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ سپریم کورٹ سے انصاف ملے گا: مولانا خالد رشید

وقف املاک کے تحفظ اور مقدمے کی کامیابی کے لیے یوم دعا کا اہتمام کیا گیا

لکھنؤ،۱۹ر ستمبر۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (AIMPLB) کی اپیل پر ملک بھر کے مسلمانوں نے جمعہ کو یوم دعا کا اہتمام کیا۔ آج علمائے کرام، ائمہ مساجد اور تمام مسلمانوں نے وقف املاک کے تحفظ اور وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کے خلاف سپریم کورٹ میں جاری مقدمے کی کامیابی کے لیے بارگاہ الٰہی میں خصوصی دعائیں کیں۔ جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں جمعہ کی نماز سے قبل دیے گئے خطبے میں امام عید گاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے نمازیوں کے بڑے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وقف اسلامی شریعت کا ایک اہم حصہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام ﷺ، آپ کے صحابہ کرامؓ اور دیگر مسلمانوں نے اپنی ذاتی جائیدادیں خدا تعالیٰ کے نام پر وقف کی ہیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ ہندوستان کا آئین مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے جو آرٹیکل 25 اور 26 میں درج ہے۔ ان دفعات کے تحت مذہبی اداروں اور عبادت گاہوں کو اپنے مذہبی ہدایات وروایات کے مطابق چلانے کا حق دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (JPC) کو ایک تفصیلی یادداشت دی تھی جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مذکورہ وقف ترمیمی ایکٹ کی کئی دفعات آئین ہند کے آرٹیکل 14، 15، 16، 25 اور 26 کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ اس وقت سپریم کورٹ میں ہے۔ اس نے اپنے حالیہ عبوری فیصلے میں مسلمانوں کو کچھ راحت دی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عدالت عظمیٰ اپنے حتمی فیصلے میں مسلمانوں کو مکمل انصاف فراہم کرے گی۔ جمعہ کی نماز کے بعد اتر پردیش سمیت ملک بھر کی مساجد میں اس مقدمے کی کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

بجلی چوری پر قابو پانے کیلئے لگایا جارہا ہے اسمارٹ میٹر

وجیلنس کارروائی میں شفافیت ہوگی □ ٹرانسفارمر فوری بدلے جائیں گے، □ تہواروں پر بلا تعطل بجلی سپلائی ہوگی □ صارفین کا اطمینان اولین ترجیح

لکھنؤ، 19 ستمبر 2025۔ صوبائی وزیر بلدیات و توانائی جناب اے۔ کے۔ شرما نے شکتی بھون کے سبھاگار میں بجلی محکمے کے اعلیٰ افسران کے ساتھ محکماتی جائزہ اجلاس منعقد کیا۔ میٹنگ کے دوران وزیر توانائی نے 50 فیصد سے زیادہ نقصان والے فیڈروں پر ترجیحی بنیاد پر اسمارٹ میٹر نصب کرنے، بجلی چوری پر قابو پانے، وجیلنس کارروائی کو مؤثر بنانے اور آئندہ تہواروں کے پیش نظر بلا تعطل بجلی سپلائی یقینی بنانے کے لیے واضح ہدایات دیں۔ وزیر توانائی نے کہا کہ جن فیڈروں پر 50 فیصد سے زیادہ بجلی چوری ہو رہی ہے، وہاں سب سے پہلے کارروائی کی جائے۔ ان فیڈروں پر اسمارٹ میٹر لگانا اولین ترجیح ہو، تاکہ نہ صرف چوری پر روک لگے بلکہ صارفین کو شفاف بلنگ کی سہولت بھی حاصل ہو۔ انہوں نے واضح کیا کہ وجیلنس کی کارروائی صرف زیادہ نقصان والے فیڈروں تک محدود رہے، ٹیمیں اپنی مرضی سے چھاپے نہ ماریں۔ کارروائی کے دوران شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنایا جائے، غریب اور چھوٹے صارفین کو ہرگز ہراساں نہ کیا جائے۔ ایماندار صارفین کی خدمت میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔ وزیر نے ہدایت دی کہ ہائی لاس ایریا میں جلے ہوئے ٹرانسفارمرز کو بروقت بدلا جائے تاکہ بل ادا کرنے والے صارفین کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ حتیٰ کہ جہاں 90 فیصد لوگ بل نہ دے رہے ہوں، وہاں بھی مرمت اور تبدیلی کا کام ضرور کیا جائے تاکہ بل ادا کرنے والے 10 فیصد صارفین متاثر نہ ہوں۔ نوراتری، دسہرہ اور دیوالی جیسے بڑے تہواروں کے پیش نظر وزیر نے افسران کو ہدایت دی کہ صوبے کے عوام کو بلا رکاوٹ بجلی مہیا کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں میں بجلی کی کٹوتی یا اندھیرا کسی بھی صورت برداشت نہیں ہوگا۔ میٹنگ کے اختتام پر وزیر توانائی نے کہا کہ محکمے کی اولین ترجیح صارفین کا اطمینان اور عوامی مفاد ہے۔ افسران عوام سے براہ راست رابطہ بڑھائیں اور ان کی شکایات کا فوری ازالہ کریں۔ حکومت کا مقصد ہے: عوام کو بہتر اور بلا رکاوٹ بجلی دینا، چوری پر قابو پانا اور ایماندار صارفین کو عزت دینا۔ میٹنگ میں ڈی جی وجیلنس جے نرائن سنگھ، چیئرمین آشیش گوئل، مینیجنگ ڈائریکٹر یو پی پی سی ایل پنکج کمار سمیت تمام ڈسکام کے ایم ڈی ورچوئل طور پر شریک ہوئے۔

بھیڑ پروری کے لیے 344.75 لاکھ منظور

لکھنؤ: 19 ستمبر۔ اتر پردیش حکومت نے بھیڑ اور اون ڈیولپمنٹ ایکٹ کے تحت بھیڑ پروری اسکیم کے منظم اور منصوبہ بند نفاذ کے لیے موجودہ مالی سال کے لیے 3 کروڑ 44 لاکھ 75 ہزار روپے کی رقم کو منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ حکومتی حکم میں، ڈائریکٹر، ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دی گئی ہے کہ حکومت ہند/ریاستی حکومت کے ذریعہ ایس سی ایس پی/ٹی ایس پی کے لیے مقرر کردہ معیارات/منظور شدہ ایکشن پلان کی مکمل تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے منظور شدہ رقم کینز کاسی اور اخراجات حکومت کو دستیاب کرائے جائیں اور اس اسکیم کے لیے مقرر کردہ رہنما خطوط اور سرٹیفکیٹ کی تفصیلات کے ساتھ ایک مقررہ سرٹیفکیٹ کے ساتھ حکومت کو دستیاب ہونا چاہیے۔ مستحقین کی فہرست محکمہ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا لازمی ہوگا۔ اسکیم کے تحت گرانٹ کی رقم استفادہ کنندگان کے بینک/پوسٹ آفس کھاتوں میں دستیاب کرائی جائے گی۔

'مویشی بہتری مرکز' کے قیام کے لیے رقم منظور

لکھنؤ: 19 ستمبر۔ اتر پردیش کی حکومت نے ریاست کے مویشیوں کی ترقی کے پروگرام کے ایک حصے کے طور پر بریلی ضلع میں جانوروں کی بہتری کے مرکز کے قیام کے لیے رواں مالی سال میں 18463000 روپے کی رقم کو منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ سرکاری حکم میں محکمہ مویشی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ منظور شدہ فنڈز کو منصوبہ کے رہنما خطوط کے مطابق خرچ کریں/استعمال کریں اور حکومت کو اخراجات کی تفصیلات اور استعمال کا سرٹیفکیٹ فراہم کریں۔ منظور شدہ فنڈ اسی مد/مقصد کے لیے خرچ/استعمال کیے جائیں گے جس کے لیے فنڈز منظور کیے گئے تھے۔

حکومت نے پورے تعلیمی نظام کو تباہ کردیا ہے: اکھلیش یادو

پارٹی کے ریاستی دفتر میں ٹیچر و گریجویٹ حلقہ کے انتخابات کے تعلق سے عہدیداروں سے خطاب

لکھنو: 19 ستمبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی کو ہرانے کے لیے مسلسل محنت کی ضرورت ہے۔ اگر انتخابات منصفانہ اور دیانتداری سے کرائے جائیں تو بی جے پی کا کوئی امیدوار جیت نہیں سکتا۔ اکھلیش یادو جمعہ کو لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں ٹیچر حلقہ اور گریجویٹ حلقہ کے انتخابات کے تعلق سے بات چیت کے بعد پارٹی عہدیداروں سے خطاب کررہے تھے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے جمہوریت کو کمزور کیا ہے۔ بی جے پی اور عہدیداروں کی ملی بھگت ہے۔ اس حکومت نے تعلیم کو کمرشیلائز کر کے پورے تعلیمی نظام کو تباہ کردیا ہے۔ بی جے پی غریبوں کو تعلیم سے دور رکھنا چاہتی ہے۔ انہوں نے فیس بڑھا دی ہے۔ محکمہ تعلیم اور تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی کمی کے باعث تعلیمی نظام کمزور ہوچکا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت کے دوران متعدد فوجی اسکول کھولے گئے۔ اسکول، کالج، یونیورسٹیاں، میڈیکل کالج قائم ہوئے۔ بڑے پیمانے پر اساتذہ کی بھرتی کی گئی۔ شکشامتروں کو اسسٹنٹ ٹیچر بنایا گیا، لیکن بی جے پی نے اقتدار میں آکر سب کچھ برباد کردیا۔ محکمہ تعلیم میں بڑے پیمانے پر کرپشن ہے۔ اساتذہ کو مختلف طریقوں سے ہراساں کیا جارہا ہے۔ اگر بی جے پی اقتدار میں رہتی ہے تو وہ سرکاری کالجوں سمیت تعلیمی اداروں کو فروخت کردے گی۔ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی پالیسیاں پوری طرح ناکام ہوچکی ہیں۔ کسانوں کی آمدنی دوگنی نہیں ہوئی۔ مہنگائی اور کرپشن اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ کسانوں کو کھاد اور دیگر ضروری زرعی سامان بروقت نہیں مل رہا ہے۔ کھاد کی بلیک مارکیٹنگ اور منافع خوری ہورہی ہے۔ نوجوانوں کے لیے نوکریاں نہیں ہیں۔ بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ بی جے پی نے بیرون ملک سے کالا دھن واپس لانے کا وعدہ کیا تھا۔ کالا دھن کہاں گیا؟ تھانوں اور تحصیلوں میں بڑے پیمانے پر کرپشن اور لوٹ مار ہے۔ بی جے پی حکومت نے جی ایس ٹی کے نام پر تاجروں کو پریشان کیا۔ انہوں نے مہنگائی بڑھا کر عام لوگوں کو لوٹا۔

بی جے پی حکومت کی پالیسیاں پوری طرح ناکام: اکھلیش

لکھنؤ 19 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ و سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے جمعہ کو حکمراں جماعت بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت کی پالیسیاں پوری طرح سے ناکام ہوگئی ہیں۔ ایس پی سربراہ نے جمعہ پارٹی کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسانوں کی آمدنی دوگنی نہیں ہوئی۔ مہنگائی، بدعنوانی شباب پر ہے۔ کسانوں کو کھاد اور دیگر زرعی ضرورت کی چیزیں وقت پر نہیں مل رہی ہیں۔ کھاد کی کالا بازار اور منافع خوری جاری ہے۔ نوجوانوں کے لئے نوکری، روزگار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے روزگاری بڑھتی جارہی ہے۔ بی جے پی نے بیرون ملک سے کالا دھن لانے کا وعدہ کیا تھا کالا دھن کہاں چلا گیا؟ تھانے، تحصیلوں میں بدعنوانی اور لوٹ ہے۔ بی جے پی حکومت نے جی ایس ٹی کے نام پر کاروباریوں کو ہراساں کیا۔ مہنگائی بڑھا کر عوام سے لوٹ کیا۔ ٹیچر انتخابی حلقے اور گریجویٹ انتخابی حلقے کے ضمن میں غور وخوض کے بعد اکھلیش نے کہا کہ بی جے پی کو ہرانے کے لئے لگاتار کام کرنا ہوگا۔ انتخابات غیر جانبدارانہ اور ایمانداری سے ہوں تو بی جے پی کو کائی امیدوار نہیں جیت سکتا ہے۔ یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے جمہوریت کو کمزور کیا ہے۔ بی جے پی اور افسران میں سانٹھ گانٹھ ہے۔ اس حکومت نے تعلیم کو کمرشیل کردیا ہے۔ پورے تعلیمی نظام کو برباد کردیا ہے۔ بی جے پی غریبوں کو تعلیم سے دور کرنا چاہتی ہے۔ فیس مہنگی کردی ہے۔ محکمہ تعلیم اور تعلیمی اداروں میں ٹیچروں کی کمی سے تعلیمی نظام کمزور ہوگیا ہے۔ سا

اتر پردیش کے اساتذہ کیلئے کیش لیس طبی سہولت کا اعلان

مدرسہ ٹیچرز ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے اساتذہ کا اظہار تشکر

لکھنؤ، 19 ستمبر 2025::اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے یوم اساتذہ کے موقع پر اساتذہ کو ایک بڑا تحفہ دیتے ہوئے کیش لیس طبی سہولت کا اعلان کیا۔ اس اعلان کے بعد تمام اساتذہ، خصوصاً مدارس کے اساتذہ و ملازمین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس سہولت کے تحت مدد یافتہ (ایڈیڈ) مدارس، بنیادی، متوسط، اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے ساتھ ساتھ سماجی فلاح و اقلیتی فلاح کے محکموں کے تحت کام کرنے والے اساتذہ و ملازمین بھی مستفید ہوں گے۔ اس سلسلے میں ماذھیمک شکشا پریشد اور اقلیتی بہبود محکمہ نے باقاعدہ سرکاری حکمنامہ جاری کردیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اساتذہ کی تنظیمیں طویل عرصے سے اس مطالبے کو حکومت کے سامنے اٹھاتی رہی ہیں۔ یوپی ودھان پریشد میں اساتذہ کے گروپ کے رہنما اور ایم ایل سی دھروکمار تریپاٹھی نے بھی بارہا یہ مسئلہ ایوان میں اٹھایا۔ یوم اساتذہ کے اس خصوصی اعلان کے بعد مدرسہ اساتذہ اور ملازمین میں خاص طور پر مسرت و اطمینان پایا جارہا ہے۔ اس موقع پر ارمان احمد خان (سابق رکن اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اور ضلعی وزیر، ٹیچرز ایسوسی ایشن مدارس عربیہ اعظم گڑھ) نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور ایم ایل سی دھروکمار تریپاٹھی کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ "وزیر اعلیٰ نے کیش لیس طبی سہولت فراہم کر کے نہ صرف اساتذہ کی دیرینہ اور جائز مانگ کو پورا کیا ہے بلکہ ان کے مسائل کے تئیں اپنی حساسیت اور سنجیدگی کا بھی ثبوت دیا ہے۔ یہ اعلان اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت اساتذہ کے وقار اور سہولتوں میں اضافہ کے لئے عملی اقدامات کررہی ہے۔ اس سے یقیناً پورے صوبے کے لاکھوں اساتذہ اور ملازمین کو راحت ملے گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ "مدرسہ اساتذہ اور ملازمین طویل عرصے سے صحت کی بہتر سہولتوں کے لئے جدوجہد کررہے تھے۔ کیش لیس طبی سہولت کی دستیابی سے اب انہیں بروقت اور معیاری علاج مل سکے گا جس سے ان کی زندگی میں آسانی آئے گی اور وہ پوری دلجمعی اور اطمینان کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دے سکیں گے۔" ارمان احمد خان نے اپنی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ: ہم امید کرتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ موصوف مدرسہ طلبہ کی اعلیٰ تعلیم کے مواقع بڑھانے کی سمت میں بھی تاریخی قدم اٹھائیں گے۔

لکھنؤ: مشتبہ حالات میں نوجوان نے لگائی پھانسی

لکھنؤ 19 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے بنتھرا تھانہ علاقے میں جمعرات کی رات ایک نوجوان نے مشتبہ حالات میں پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔ پولیس کے مطابق بنتھرا علاقے کے سید پور پرہی باشندہ سرویش (19) مزدوری کرتا تھا۔ جمعرات کی رات کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں سونے چلا گیا۔ جمعہ کی صبح جب وہ دیر تک نہیں اٹھا تو اس کی ماں کامنی جب کمرے میں پہنچی تو دروازہ اندر سے بند ملا۔ دروازہ کھلونے پر سرویش چھت کے کنڈے سے ساڑی کے سہارے لٹکا ہوا ملا۔ یہ دیکھ اہل خانہ میں کہرام مچ گیا اور انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ متوفی کے والد رام بلاک کو دوسال قبل موت ہوچکی ہے۔ پریوار میں ماں کامنی، چھوٹا بھائی امریش اور ایک چھوٹی بہن ہے۔ سب

صفائی ہماری ذہنی وسماجی کیفیت کی آئینہ دار ہے: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں "سوچھتا ہی سیوا ہے" کے تحت انسانی زنجیر کا انعقاد

لکھنؤ، 19 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کے احاطے میں آج اتر پردیش کی گورنر و یونیورسٹی کی چانسلر کی ہدایات کے مطابق "سوچھتا ہی سیوا ہے" مہم کے تحت ایک خصوصی انسانی زنجیر تشکیل کے ذریعے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ کے درمیان صفائی کے تئیں بیداری پیدا کرنا اور معاشرے میں صفائی کی ثقافت کو فروغ دینا تھا۔ اس موقع پر طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ صفائی صرف ایک جسمانی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ ہماری ذہنی اور سماجی کیفیت کا بھی آئینہ ہے۔ اگر ہم صاف ماحول میں رہتے ہیں تو نہ صرف جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے بلکہ ذہنی سکون اور سماجی ہم آہنگی بھی قائم رہتی ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ صفائی کسی ایک فرد یا ادارے کی نہیں بلکہ پورے سماج کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جب ہر شخص اپنی ذمہ داری نبھائے گا تو ہم ایک صحت مند اور خوشحال سماج کی تعمیر کرسکیں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی کی یہ انسانی زنجیر صرف ایک علامتی اقدام نہیں ہے بلکہ یہ اس عزم کا اعلان ہے کہ ہمارا ہر طالب علم اور ہر استاد صفائی کو اپنی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنائے گا۔ اس پورے مہم و این ایس ایس کوآرڈینیٹر اور کلچرل کمیٹی کی صدر ڈاکٹر ظلی مشرا نے کہا کہ صفائی ہی خدمت مہم کا مقصد صرف صفائی کرنا نہیں ہے بلکہ اسے ایک ایسی تحریک میں بدلنا ہے جس میں ہم سب اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے شامل ہوں اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لائیں۔ یہ تحریک ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ صفائی محض ایک دن یا ایک ہفتے کی سرگرمی نہیں بلکہ یہ طرز زندگی ہے۔ اگر ہم سب چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل کرنا شروع کردیں، جیسے کچرا جگہ پر ڈالنا، پانی اور توانائی کی بچت کرنا، اور ماحول کو صاف رکھنے کے لیے دوسروں کو بیدار کرنا، تو ہم واقعی ایک بڑی سماجی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اسی دوران ڈاکٹر مہیش کمار رجسٹرار یونیورسٹی میں اس مہم کے تحت انسانی زنجیر کا قیام اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے طلبہ اور اساتذہ نہ صرف تعلیمی میدان میں آگے ہیں بلکہ سماجی ذمہ داریوں کو بھی بھرپور طریقے سے نبھا رہے ہیں۔ اس طرح کے پروگرام طلبہ میں نہ صرف صفائی کے تئیں شعور پیدا کرتے ہیں بلکہ انہیں ایک ذمہ دار شہری بننے کی تربیت بھی دیتے ہیں۔ اس پروگرام میں اساتذہ کے علاوہ طلبہ نے پورے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے اپنے آس پاس صفائی رکھنے کے تعلق سے حلف بھی لیا۔

محکمہ جنگلات کی 'گرین چوپال' میں کسانوں کی مسائل کا حل

لکھنؤ۔ ماحولیاتی تحفظ، جنگلات اور آبی و موسمیاتی تغیرات کے تحت اودھ فاریسٹ ڈویژن نے ایک نئی پہل کرتے ہوئے ""گرین چوپال"" کا آغاز کیا ہے۔ اس اقدام کے مطابق، ہر مہینے کے تیسرے جمعہ کو گرام پنچایت کی سطح پر جنگلاتی افسران اور اہلکار موجود رہیں گے تاکہ کسانوں اور دیہاتیوں کی شکایات اور مسائل کا موقع پر ہی حل نکالا جاسکے۔ دُرگا رینج کی رینجر، سونم وِکشت نے بتایا کہ یہ گرین چوپال تھانہ دیوس اور تحصیل دیوس کی طرز پر کام کرے گی۔ اس کا بنیادی مقصد عوام کو جنگلاتی محکمے سے متعلق اسکیموں اور مسائل کے حل کے لیے ایک براہ راست پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ ان کے مطابق کسانوں کو اکثر آم کے باغات کے مرمت و بحالی، جنگلی جانوروں سے فصلوں کے نقصان، یا مکان کی تعمیر میں رکاوٹ بننے والے درختوں کو ہٹانے جیسی دشواریوں کے حل کے لیے طویل انتظار کرنا پڑتا تھا۔ اب اس چوپال کے ذریعے ان کی تمام شکایات فوراً سن کر حل کی جائیں گی۔ گزشتہ جمعہ کو دُرگا رینج کے بھکھیر وہ گاؤں میں پہلی گرین چوپال کا انعقاد کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں کسان اور دیہاتی شریک ہوئے۔ گاؤں کی پردھان کانتی دیوی کی صدارت میں ہونے والی اس میٹنگ میں کسانوں کو حکومت کی مختلف اسکیموں سے بھی جوڑا گیا۔

لکھنؤ۔کانپور میں پرائیویٹ آپریٹر چلائیں گے الیکٹرک بسیں

لکھنؤ 19 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے ریاست کے دو معروف میونسپل کارپوریشنوں لکھنؤ۔کانپور میں پراویٹ آپریٹر اور تنظیموں کے ذریعہ الکٹرانک بسوں کو چلوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریاستی حکومت شہری ٹرانسپورٹ کو شفاف، محفوظ اور آلودگی سے پاک بنانے کے مقصد کے تحت ان بسوں کو نیٹ کانٹریکٹ موڈ کے تحت چلائے گی۔ جس سے شہریوں کو کفایتی، قابل اعتبار اور آرام دہ سفر کی سہولیت ملے گی۔ آفیشیل بیان کے مطابق اس پروجکٹ کے تحت کانپور اور لکھنؤ میں 10-10 شاہراہوں پر الکٹرک بسوں کی دستیابی، آپریشن اور دیکھ بھال کے لئے ٹینڈر مدعو کئے گئے ہیں۔ ہر شاہراہ پر کم سے کم دس الکٹرک بسیں چلائی جائیں گی۔ بیان کے مطابق آپریٹر ایک ایک سے زیادہ راستوں کے لئے بولی لگا سکتے ہیں۔ حالانکہ دو آپریٹر کو ایک ہی شاہراہ پر آپریشن کی اجازت نہیں ہوگی۔ اطلاع کے مطابق ان بسوں کا آپریشن علاقے کانپور اور لکھنؤ تک ہی محدود ہوگا۔ بس ڈیو پی نگر نگم ٹرانسپورٹ کارپوریشن اتھارٹی کے ذریعہ طے کئے جائیں گے۔ چارجنگ اسٹیشن اور میٹرنگ سہولیت اتھارٹی کے ذریعہ دستیاب کرائی جائے گی۔

ملیح آباد میں زیورات ونقدی چوری

لکھنؤ۔ ملیح آباد۔ محمد نگر میں چوروں نے دیوار میں نقب لگا کر ایک گھر کو نشانہ بنایا اور لاکھوں روپے کے زیورات ونقدی چرالی۔ یہ واقعہ جمعرات کی رات پیش آیا، جب سشیل کمار نامی شخص کے گھر میں چور داخل ہوئے۔ متاثرہ سشیل کمار کے مطابق چوروں نے گھر کی دیوار توڑ کر اندر داخل ہوکر قیمتی سامان اڑا لیا۔ گھر سے 2 جوڑی جھمکے، 2 منگل سوتر، 3 جوڑی پائل، ایک انگوٹھی، ایک ٹیکا، ایک نتھنی، ایک گچھا، 4 ناک کی کیلیں اور ایک جوڑی پازیب کے ساتھ ساتھ ایک لاکھ 80 ہزار روپے کی نقدی بھی چرالی گئی۔ اس واردات سے خاندان کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ صبح جب اہل خانہ جاگے تو واقعہ کا انکشاف ہوا، جس کے بعد فوراً پولیس کو اطلاع دی گئی۔ متاثرہ خاندان نے ملیح آباد تھانے میں رپورٹ درج کرادی ہے۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے تفتیش شروع کردی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرلیا جائے گا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس کیس میں سختی سے کارروائی کی جارہی ہے اور مجرموں کو ہرگز بخشا نہیں جائے گا۔